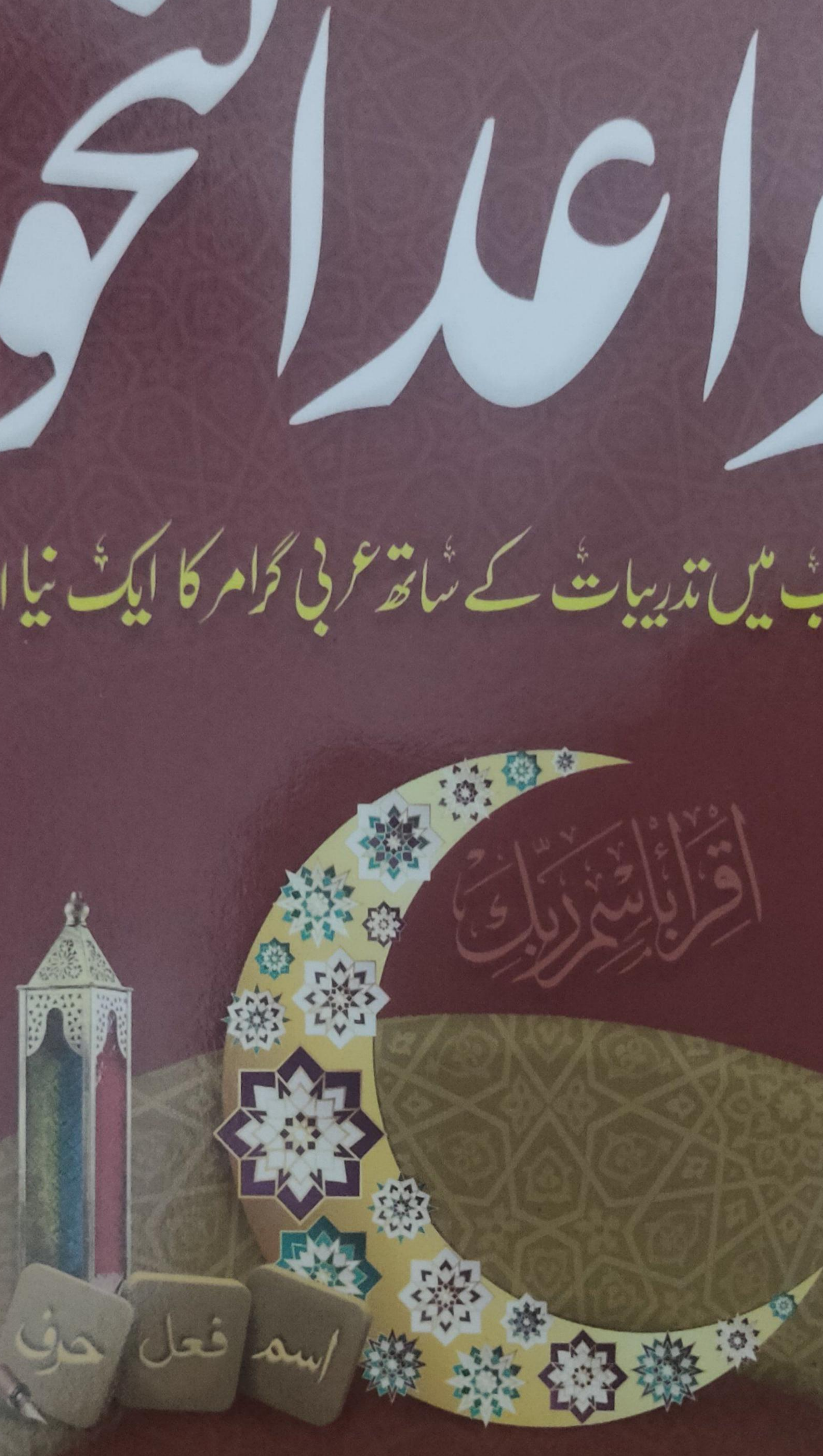
ابتدائی

قواعد النحو

عام فہم اسلوب میں تدریبات کے ساتھ عربی گرامر کا ایک نیا انداز



دارالسلام ریسرچ سنٹر

DARUSSALAM

مشرف اعلیٰ:

فضیلۃ الشیخ مولانا عبد المالک مجاہد حفظہ اللہ

(مینجنگ ڈائریکٹر: دارالسلام انٹرنیشنل، چیئرمین: دارالسلام ایجوکیشنل سسٹم)

مؤلفین

ابوالحسن حافظ عبدالخالق حفظہ اللہ — مولانا مفتی عبدالولی خان حفظہ اللہ — مولانا محمد عمران صارم حفظہ اللہ

مولانا حافظ عبدالسمیع حفظہ اللہ — مولانا محمد یوسف قصوری حفظہ اللہ — مولانا ابونعمان بشیر احمد حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ مختار احمد سلفی حفظہ اللہ

اشراف: حافظ عبدالعظیم اسد حفظہ اللہ (مدیر: دارالسلام ایجوکیشنل سسٹم والرحمہ انسٹیٹیوٹ) فضیلۃ الشیخ قاری طارق جاوید عارفی حفظہ اللہ (مدیر: دارالسلام ریسرچ سنٹر، لاہور)

مراجعة مجموعة من العلماء تحت إشراف

فضيلة الشيخ محمد ياسين ظفر

المدير العام لوفاق المدارس السلفية باكستان

دارالسلام

کتاب و سنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ

DARUSSALAM

PAKISTAN پاکستان

ہیڈ آفس و مرکزی شوروم (مین برانچ ①) 36- لوئر مال، سیکرٹریٹ سٹاپ، لاہور

فون: 00 324 372 ,24 400 372 ,34 240 373 42 0092 www.darussalam.pk

برانچ ② اُردو بازار: غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور فون: 54 200 371 42 0092 فیکس: 03 207 373 042

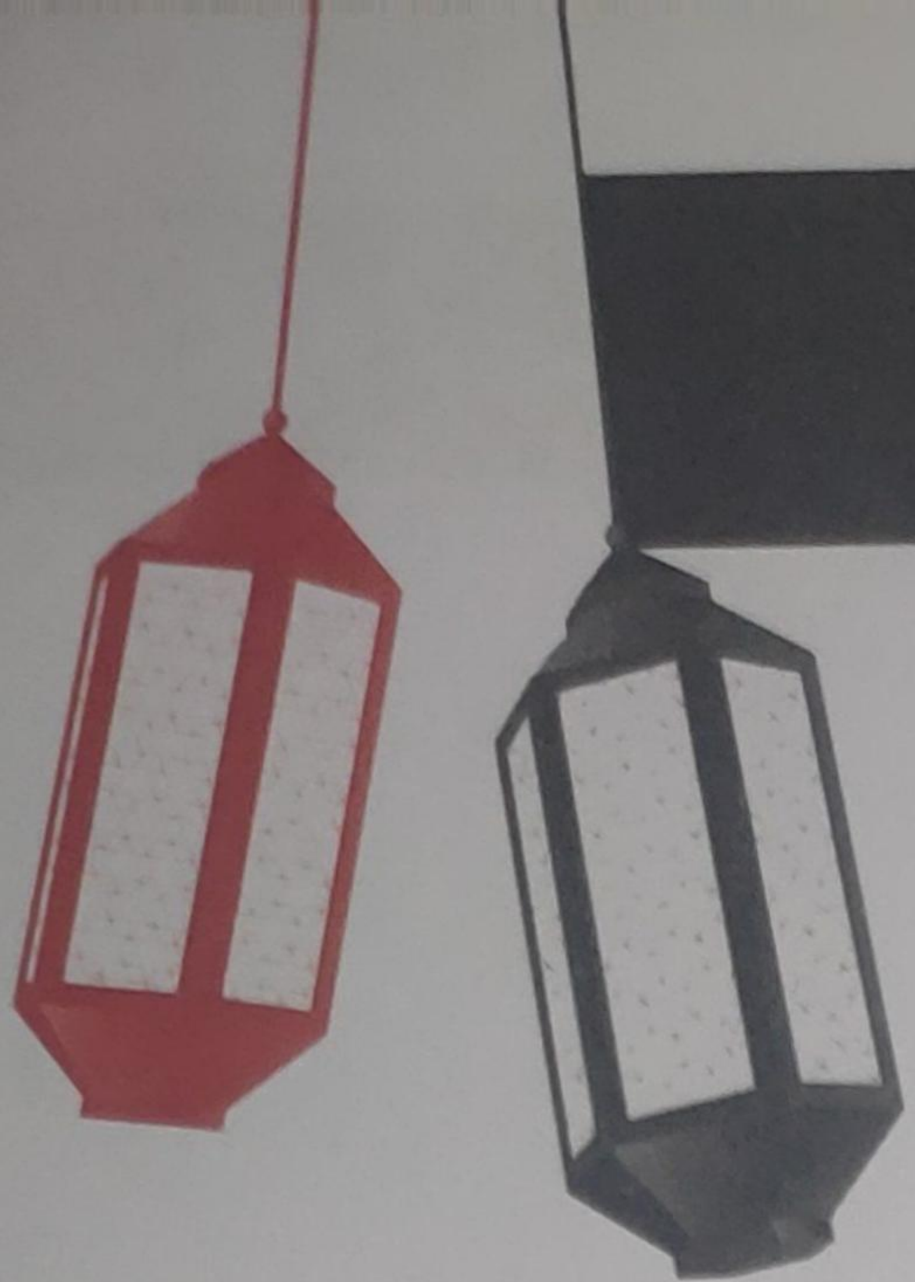
برانچ ③ ڈیفنس: Y بلاک، گول کمرشل مارکیٹ، دکان: 2 (گراؤنڈ فلور) ڈیفنس، لاہور فون: 10 926 356 42 0092

کراچی مین طارق روڈ، ڈالمن مال سے (بہادر آباد کی طرف) دُوسری گلی، کراچی فون: 36 939 343 21 0092

اسلام آباد F-8 مرکز، ایوب مارکیٹ، شاہ ویز سنٹر فون: 13 15 228 51 0092

ملتان نزد چونگی نمبر 9، ملحقہ باٹا شور بوسن روڈ ملتان فون: 24 00 622 61 0092

فیصل آباد بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ فیصل آباد فون: 944 11 26 41 0092

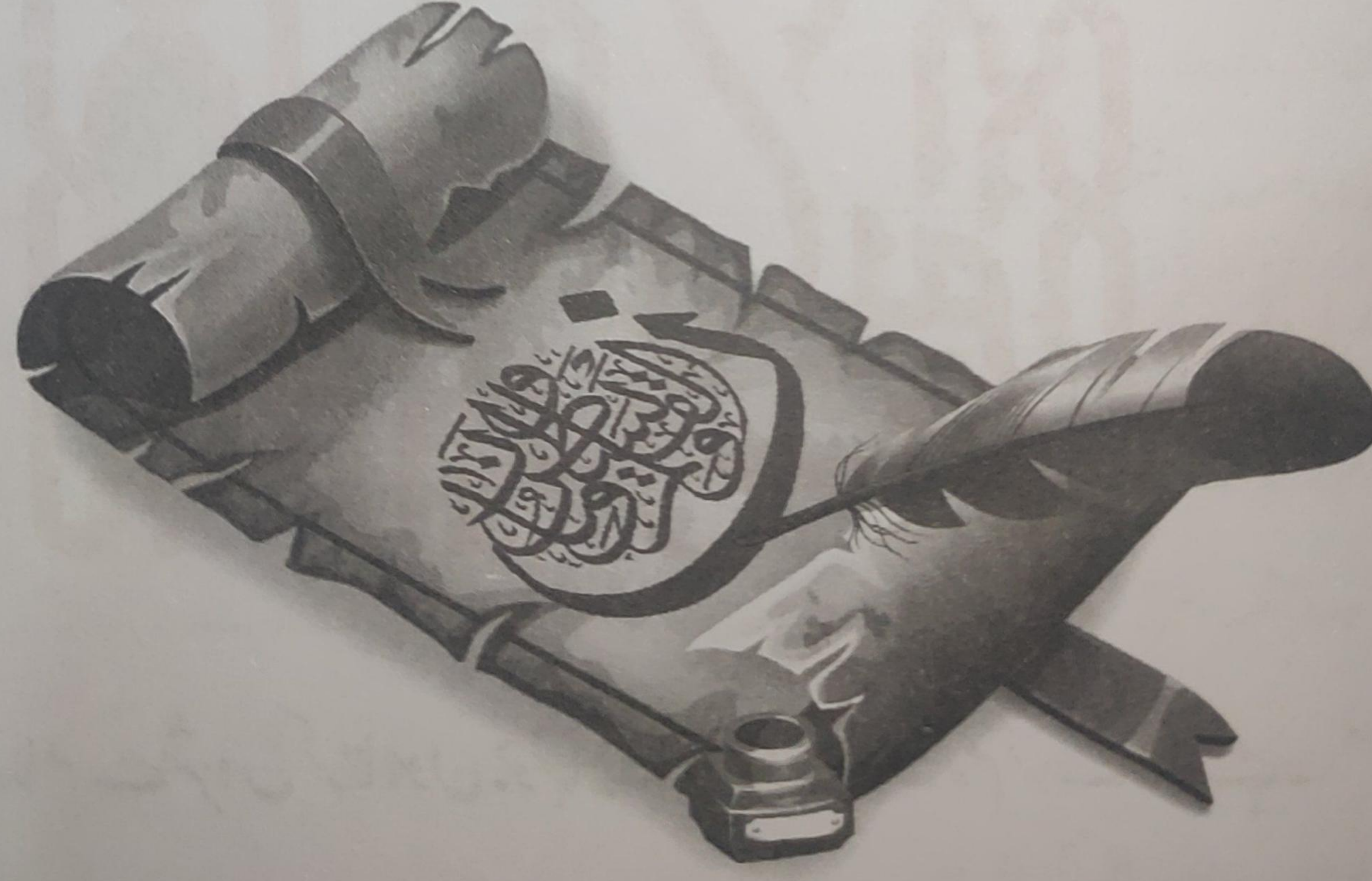


جدید ایڈیشن

ابتدائی

قواعد النحو

عام فہم اسلوب میں تدریبات کے ساتھ عربی گرامر کا ایک نیا انداز



تالیف

دارالسلام ریسرچ سنٹر



اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے۔

فہرست

اُسلوبِ تالیف اور طریقۂ تدریس

اسلوبِ تالیف

عربی زبان میں گرامر یعنی نحو وصرف پر بہت سی کتابیں لکھی جا چکی ہیں، جن میں سے کچھ نصابی اور کچھ ہم نصابی ہیں، تاہم جدید نصابیات کے تقاضوں کے مطابق ایک ایسی آسان فہم کتاب کی اشد ضرورت تھی جو نحو کی تمام ضروری ابحاث اور ان کی تدریبات وتمرینات پر مشتمل ہو اور اس میں جدید عصری اسلوب اور آسان اندازِ بیان ملحوظ رکھا گیا ہو تاکہ طلبہ کے لیے حفظِ قواعد اور ان کی عملی تطبیق ممکن ہو سکے۔ اسی مقصد کے تحت دارالسلام نے یہ ذمہ داری اٹھائی اور ماہرینِ فن علمائے کرام کی مشاورت اور سفارشات کی روشنی میں اسے نبھانے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ.

اس کتاب کی تیاری میں درج ذیل امور کا خیال رکھا گیا ہے:

① آسان، مختصر اور جامع تعریفات کا اہتمام کیا گیا ہے۔

② نحو کی متداول اور معروف کتب کی ترتیب کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔

③ ہر سبق میں تعریف اور مثال بیان کر کے اس کے متعلقہ ضروری ابحاث اور تفصیلات دی گئی ہیں۔

④ زیادہ تر قرآن وحدیث سے مثالیں دی گئی ہیں، البتہ آسانی کے پیشِ نظر دیگر مثالیں بھی جا بجا مذکور ہیں۔

⑤ سبق کی اہمیت کے پیشِ نظر بعض اسباق مفصل اور بعض مختصر ہیں اور اسی کے مطابق ان کی تدریبات ہیں۔

⑥ تدریبات میں استفہامی، انشائی اور معروضی اسلوب اختیار کیا گیا ہے، مثلاً: مختصر سوالات، خالی جگہ، درست اور غلط کی نشاندہی وغیرہ اور متعدد تمرینات کے آخر میں چند عربی الفاظ کے معانی ذکر کیے گئے ہیں تاکہ طلبہ

کے ذخیرۂ الفاظ میں وسعت پیدا ہو۔

⑦ کتاب کی تیاری میں طلبہ کی علمی استعداد اور درجے کا خیال رکھا گیا ہے اور کچھ مقامات پر ان کی استعداد بڑھانے کی کوشش بھی کی گئی ہے۔

⑧ اس کتاب کے تینوں حصوں میں تعریفات ایک جیسی ہیں جبکہ ابحاث وتفصیلات میں مرحلہ وار اضافہ کیا گیا ہے۔

⑨ سال کے تعلیمی ایام اور کلاس کے وقت کے پیشِ نظر قواعد وضوابط میں جامعیت کے ساتھ ساتھ اختصار کو بھی مدنظر رکھا گیا ہے۔

⑩ طلبہ میں عملی تطبیق کی صلاحیت پیدا کرنے کے لیے نحوی ترکیب کی عملی مشق کا اہتمام بھی کیا گیا ہے۔

کتاب کا منہج

① نحوی قواعد ومسائل عمدہ انداز اور سلیس اسلوب میں تحریر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

② ہر قاعدے کے ساتھ مثال بھی ذکر کی گئی ہے اور قرآنی مثالوں کو ترجیح دی گئی ہے تاکہ فہم میں آسانی ہو۔

③ تمام عربی الفاظ پر اعراب لگائے گئے ہیں تاکہ ابتدا ہی سے طلبہ الفاظ کو درست ضبط اور دیے گئے معانی کے ساتھ یاد کریں۔

اہداف

① تعریفات اور ان کی امثلہ کو اچھی طرح ذہن نشین کرانا۔

② سبق میں مذکور نحوی اصولوں کی تدریبات میں خوب مشق کرانا۔

③ تدریبات میں دیے گئے سوالات کو تحریری شکل میں کاپی پر حل کرانا۔

نصاب کی تکمیل کا عملی خاکہ

سال کے عموماً تعلیمی ایام کم وبیش 200 ہوتے ہیں۔ اس کتاب کے کل تدریسی صفحات 120 ہیں جن میں سے 70 صفحات تعریفات، قواعد اور احکام پر مشتمل ہیں اور باقی 50 صفحات پر تدریبات اور مشقیں ہیں۔ اسباق میں 910 لائنیں ہیں، یوں ہر صفحے میں اوسطاً 13 لائنیں بنتی ہیں، اگر روزانہ کی بنیاد پر صرف 7 لائنیں سبق

پڑھایا جائے تو یہ کتاب بآسانی 130 دنوں میں ختم ہوسکتی ہے۔ باقی 50 دنوں میں ساتھ ساتھ مشقیں حل کر لی جائیں تو کتاب اصل وقت سے پہلے ہی مکمل ہوسکتی ہے اور دہرائی کے لیے مناسب وقت بھی میسر آسکتا ہے۔

طریقۂ تدریس

① سبق شروع کرنے سے پہلے سبق کا خلاصہ اچھی طرح طالب علم کو سمجھایا جائے۔

② ابتدائی طور پر زیادہ لمبی بحث کرنے سے گریز کیا جائے، صرف کتاب ہی پر اکتفا کیا جائے۔

③ سبق پڑھانے کے بعد کلاس میں کچھ وقت اس سبق کو دہرانے کے لیے ضرور دیا جائے۔

④ اگلے دن ہر طالب علم سے سبق ضرور سنا جائے، سبق سننے میں کوئی رعایت نہ کی جائے، سبق ازبر ہونا چاہیے، اٹک اٹک کر سنانے کو غلط قرار دیا جائے، سبق کا خلاصہ سننے کی بجائے مکمل سبق کتاب کے مطابق سنا جائے۔

⑤ سبق کے آخر میں آنے والی تمارین کلاس میں طلبہ سے حل کرائی جائیں، اگر اس میں کوئی مشکل ہو تو راہنمائی کی جائے۔

⑥ تمام مشقیں کاپی پر حل کرائی جائیں اور انھیں چیک بھی کیا جائے، کیونکہ اگر تدریبات کو حل کرنے کی پابندی کی جائے تو نحو کے بنیادی مضامین ازبر ہو جاتے ہیں۔ تمارین صرف لکھوانے پر اکتفا نہ کیا جائے، بلکہ انھیں سنا بھی جائے۔

⑦ سبق پڑھانے میں آسان الفاظ کا چناؤ کیا جائے اور ٹھہر ٹھہر کر وائٹ بورڈ کی مدد سے اچھی طرح سبق سمجھایا جائے۔

⑧ ہر بحث کے اختتام پر نقشے کی مدد سے مذکورہ اسباق اور ان کی تقسیم کو اچھی طرح ذہن نشین کرایا جائے۔

⑨ معروضی سوالات کلاس میں حل کرائے جائیں جبکہ انشائی سوالات ہوم ورک کے طور پر دیے جائیں۔

طریقۂ امتحان

① کلاس میں ہر بحث کے مکمل ہونے پر، نیز ہفتہ وار کسی دن گزشتہ پڑھے ہوئے اسباق کا جائزہ زبانی یا تحریری امتحان کی صورت میں لیا جائے۔

② ماہانہ ٹیسٹ کا ضرور اہتمام کیا جائے۔

③ امتحانی سوالات جدید اسلوب کے مطابق تیار کرنے کے لیے مندرجہ ذیل دو چیزیں ضروری ہیں:

① معروضی ② انشائی

معروضی سوالات

کتاب میں دی گئی تدریبات کی روشنی میں معروضی سوالات بنائے جائیں، مثلاً:

① مختصر سوالات۔

② خالی جگہ۔

③ صحیح اور غلط کی نشاندہی۔

④ کثیر الانتخابی سوالات۔

⑤ کالم ملائیں، وغیرہ۔

انشائیہ سوالات

① تعریفات اور ان کی امثلہ کے ساتھ وضاحت۔

② اقسام اور احکام۔

③ قواعد اور ان کی تفصیل۔

④ اعراب اور وجہ اعراب۔

⑤ عربی عبارتوں کی ترکیبیں۔

⑥ کسی عبارت سے مخصوص چیزیں حل کرانا، مثلاً: اسم، فعل اور حرف الگ الگ کرائیں، معرفہ اور نکرہ کی پہچان کرائیں، اعراب اور وجہ اعراب پوچھیں۔

عرضِ ناشر

"ابتدائی قواعد النحو" آپ کے زیر مطالعہ ہے۔ علمِ نحو تمام عربی علوم و معارف کے لیے ستون کی حیثیت رکھتا ہے کیونکہ تمام عربی علوم اسی کی مدد سے چہرہ کشا ہوتے ہیں۔

علومِ نقلیہ کی جلالت وعظمت اپنی جگہ، مگر یہ بھی حقیقت ہے کہ ان کے اسرار و رموز اور معانی و مفاہیم تک رسائی علمِ نحو کے بغیر ممکن نہیں۔

حق یہ ہے کہ قرآن وسنت اور دیگر عربی علوم سمجھنے کے لیے "علمِ نحو" کلیدی حیثیت رکھتا ہے، اس کے بغیر علومِ اسلامیہ کی گہرائی و گیرائی اور وزن و وقار تک پیش قدمی کا کوئی امکان نہیں۔

علمِ نحو کی مذکورہ اہمیت کے پیشِ نظر عربی، فارسی اور دیگر زبانوں میں اس فن کی مفصّل ومطوّل، متوسط اور مختصر ہر طرح کی کتابیں لکھی گئیں۔ اردو زبان میں صرف ونحو کی کتابیں لکھنے کا مقصد لسانی اصول وقواعد کی تسہیل و تفہیم اور عربی زبان کی ترویج و اشاعت ہی تھا کیونکہ فنِ تعلیم کا اصول اور تجربہ یہ ہے کہ ابتدائی طور پر کوئی مضمون اگر مادری زبان میں ذہن نشین ہو جائے تو پھر اُسے کسی بھی اجنبی زبان میں تفصیل و اضافہ سمیت بخوبی پڑھا اور سمجھا جاسکتا ہے۔ زیرِ نظر کتاب اِسی مقصد کے تحت الثانوية العامة کے لیے لکھی گئی ہے۔ اس کی چند نمایاں خصوصیات درج ذیل ہیں:

(1) قواعد و مسائل کی عام فہم اور آسان اسلوب میں پیشکش۔ (2) قواعد و مسائل میں راجح قول اجاگر کرنے کا التزام۔ (3) قواعد اور مثالوں کی صحت و درستی کا امکان بھر اہتمام۔ (4) محلِ استشہاد کی الفاظ اور رنگوں کے ذریعے وضاحت۔ (5) طالبانِ علم کی آسانی کے لیے درج کردہ مثالوں کا سلیس اردو میں ترجمہ۔ (6) طالب علم کی ذہنی استعداد اور علمی درجے کا خصوصی لحاظ۔ (7) قواعد کی تطبیق و اجرا کے لیے ہر سبق کے بعد تمرینات۔ (8) فن کی معتبر عربی کتابوں: مُغْنِي اللَّبِيب، شرح ابن عقيل، أَوْضَحُ الْمَسَالِك، النحو الوافي، شرح قطر النَّدٰى،

جامع الدروس العربیۃ اور النحو الواضح کے علاوہ دیگر فارسی اور اردو کتابوں سے اخذ و استفادہ۔

یہ کتاب اکابر علمائے کرام کے حکم کے مطابق انھی کی سرپرستی میں تیار کی گئی ہے۔ علوم و فنون کے جن ماہرین نے اسے تالیف کیا، ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں: ابوالحسن حافظ عبدالخالق، مولانا مفتی عبدالولی خان، مولانا محمد عمران صارم، مولانا حافظ عبدالسمیع، مولانا محمد یوسف قصوری، مولانا ابونعمان بشیر احمد اور شیخ مختار احمد سلفی حفظہم اللہ۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اسے مزید بہتر بنانے اور جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کی ضرورت پیش آئی تو شیخ حافظ محمود احمد تبسم، شیخ حافظ محمد سعید، شیخ ابو ابراہیم محمد ندیم اور حافظ ابوبکر رفیقی حفظہم اللہ نے اس کی نوک پلک سنواری، بڑی جانفشانی سے اس کی تنقیح کی اور مفید اضافہ جات کیے۔ ان علماء نے اس کتاب کی تیاری میں بڑی محنت سے حصہ لیا اور مہارتِ فن، باریک بینی اور احساسِ ذمہ داری کا بھرپور ثبوت دیا۔ اس پر طرہ یہ کہ متعدد شیوخ الحدیث اور کبار اہل علم نے اس پر نظرِ ثانی فرمائی جس سے اس کی وقعت و اہمیت دوچند ہو گئی۔ یوں گرامی قدر علماء کی مساعیٔ جمیلہ کے نتیجے میں یہ کتاب عربی کے تدریسی سرمائے میں ایک قیمتی اضافہ اور عربی سیکھنے کے آرزومندوں کے لیے ایک نادر تحفہ بن گئی۔

تمام تر کوشش اور احتیاط کے باوجود اس احتمال کی گنجائش ہے کہ کہیں بعض تسامحات راہ پا گئی ہوں، لہٰذا قارئین کرام اور علمائے عظام سے درخواست ہے کہ وہ اس کتاب کو بے داغ اور خوب سے خوب تر بنانے کے لیے ممکنہ اغلاط و تسامحات کی نشاندہی فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں ان کی اصلاح کر دی جائے۔

میں دارالسلام لاہور کے مدیر جناب قاری طارق جاوید عارفی اور سینئر ریسرچ سکالر جناب حافظ صداقت اکرام اور کمپوزنگ و ڈیزائننگ سیکشن کے انچارج جناب عبدالرافع اور ان کے رفقاء خرم شہزاد اور عرفان لطیف کا شکرگزار ہوں کہ ان کی محنت اور ہنرمندی سے اتنی اچھی اور اہم کتاب منظرِ عام پر آ رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب عزیزوں کو جزائے خیر دے۔ آمین!

خادم کتاب وسنت

ربیع الاوّل 1445ھ / ستمبر 2023ء

عبد المالک مجاہد

مینجنگ ڈائریکٹر دارالسلام انٹرنیشنل الریاض، لاہور

سبق 1

مبادیات

نحو کی تعریف: نحو عربی زبان کا وہ علم ہے جس کے ذریعے اسم، فعل اور حرف کو ایک دوسرے سے جوڑنے کا طریقہ اور ان کے آخری حرف کی حالت (معرب و مبنی ہونے کے لحاظ سے) معلوم ہو۔

موضوع: علم نحو کا موضوع ''کلمہ'' اور ''کلام'' ہے۔

غرض و غایت: اس علم کے سیکھنے کا مقصد یہ ہے کہ انسان عربی زبان پڑھنے، لکھنے اور بولنے میں ہر قسم کی لفظی غلطی سے محفوظ رہے، نیز قرآن و حدیث کے صحیح فہم کا ملکہ پیدا ہو۔

واضع: اس علم کے واضع اول راجح قول کے مطابق جلیل القدر تابعی أبو الأسود الدُّؤَلِي رحمہ اللہ ہیں۔

اصطلاحات

حرکت: زبر، زیر اور پیش میں سے ہر ایک کو ''حرکت'' کہتے ہیں اور ان تینوں کو ''حرکاتِ ثلاثہ'' کہتے ہیں۔

عربی میں ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

ضمہ: پیش (ـُـ) کو، **فتحہ:** زَبر (ـَـ) کو اور **کسرہ:** زیر (ـِـ) کو کہتے ہیں۔ اور وہ حرف جس پر ضمہ ہو اسے ''مضموم''، جس پر فتحہ ہو اسے ''مفتوح'' اور جس پر کسرہ ہو اسے ''مکسور'' کہتے ہیں۔

متحرک: وہ حرف جس پر حرکت ہو، اسے ''متحرک'' کہتے ہیں۔

تنوین: دو پیش (ـٌـ)، دو زبر (ـً) اور دو زیر (ـٍ) میں سے ہر ایک کو ''تنوین'' کہتے ہیں۔

نون تنوین: تنوین کی ادائیگی کے وقت جو نون ساکن کی آواز پیدا ہوتی ہے، اسے ''نونِ تنوین'' کہتے ہیں۔

سکون: حرکت نہ ہونے کو ''سکون'' کہتے ہیں۔ اس کی علامات یہ ہیں: (ـْـ، ٥، ٨)۔

ساکن: وہ حرف جس پر حرکت نہ ہو، اسے ''ساکن'' کہتے ہیں۔

تشدید: ایک حرف کو دو بار (ایک بار سکون اور ایک بار حرکت کے ساتھ) پڑھنے کو "تشدید" کہتے ہیں اور اس کی علامت یہ ہے: (ـّـ)۔

مُشَدَّد: وہ حرف جس پر تشدید ہو، اسے "مُشَدَّد" کہتے ہیں، جیسے: ﴿مُحَمَّدٌ﴾ میں دوسرا "م"۔

سوالات وتدریبات

① علم نحو کی تعریف ذکر کریں۔

② حرکاتِ ثلاثہ کسے کہتے ہیں؟

③ تشدید اور مشدَّد کسے کہتے ہیں؟

④ قوسین میں دیے گئے الفاظ میں سے مناسب لفظ سے خالی جگہ پُر کریں:

① علم نحو کا موضوع .... ہے۔ (کلمہ، کلام، کلمہ اور کلام)

② دو پیش، دو زبر اور دو زیر میں سے ہر ایک کو............... کہتے ہیں۔ (سکون، تنوین، تشدید)

③ جس حرف کو دو بار پڑھا جائے، اسے .... کہتے ہیں۔ (مشدّد، ساکن، مکسور)

④ جس حرف پر حرکت نہ ہو، اسے .... کہتے ہیں۔ (مشدّد، ساکن، متحرک)

⑤ جس حرف پر فتحہ ہو، اسے .... کہتے ہیں۔ (مضموم، مفتوح، مکسور)

⑥ مندرجہ ذیل قرآنی کلمات کو پڑھیں اور ضمہ، فتحہ، کسرہ، تنوین، سکون اور تشدید کی پہچان کریں:

﴿رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ﴾، ﴿لَيْلَةُ الْقَدْرِ﴾، ﴿الْخَالِقُ﴾، ﴿سِنَةٌ﴾[1]، ﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ﴾، ﴿اَللّٰهُ الصَّمَدُ﴾[2]، ﴿كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ﴾، ﴿سِرَاجًا﴾[3]، ﴿اِلٰهِ النَّاسِ﴾، ﴿رَفَعَ السَّمٰوٰتِ﴾، ﴿ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ﴾۔

⑦ مندرجہ ذیل قرآنی کلمات کو پڑھیں اور مضموم، مفتوح، مکسور، ساکن اور مشدد حروف کی پہچان کریں:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ﴾، ﴿بِسْمِ اللّٰهِ﴾، ﴿نَارٌ﴾، ﴿جَنَّةٌ﴾، ﴿مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾، ﴿نَعْبُدُ﴾، ﴿نَسْتَعِيْنُ﴾۔

[1] اونگھ۔ [2] بے نیاز۔ [3] چراغ۔

سبق 2

لفظ کا بیان

لفظ کی تعریف: ہر وہ آواز جو انسان کے منہ سے نکلے، اسے ''لفظ'' کہتے ہیں۔ اگر آواز بامعنی ہو تو اسے ''موضوع'' کہتے ہیں، جیسے: زید اور بے معنی ہو تو ''مہمل'' کہتے ہیں، جیسے: دیز۔

لفظ موضوع کی دو اقسام ہیں: (1) مفرد (2) مرکب

مفرد اور اس کی اقسام

مفرد وہ اکیلا لفظ ہے جو ایک معنی پر دلالت کرے، اسے ''کلمہ'' بھی کہتے ہیں، جیسے: «رَجُلٌ» ''مرد''، «ضَرَبَ» ''اُس نے مارا''، «مِنْ» ''سے''۔

کلمہ کی تین اقسام ہیں: (1) اسم (2) فعل (3) حرف

اسم

اسم وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی پر خود دلالت کرے اور اس میں کوئی زمانہ نہ پایا جائے، جیسے: «رَجُلٌ»، «عِلْمٌ»، «مِفْتَاحٌ».

اسم کی علامات: اسم کی اہم علامات یہ ہیں:

(1) شروع میں اَلْ ہو، جیسے: ﴿اَلْحَمْدُ﴾.

(2) شروع میں حرفِ جر ہو، جیسے: ﴿لِلّٰهِ﴾.

(3) شروع میں حرفِ ندا ہو، جیسے: ﴿يٰاٰدَمُ﴾.

(4) آخر میں تنوین ہو، جیسے: ﴿حَكِيْمٌ﴾.

(5) آخر میں تائے تانیث متحرکہ ہو، جیسے: «عَائِشَةُ».

(6) تثنیہ[1] ہو، جیسے: «رَجُلَانِ» ''دو مرد''۔

[1] تثنیہ اور جمع ہونا اسم کی علامات ہیں، فعل تثنیہ وجمع نہیں ہوتا اور فعل کے جو صیغے تثنیہ وجمع کہلاتے ہیں وہ فاعل کے اعتبار سے ہیں، یعنی وہ صیغے یہ بتاتے ہیں کہ کام کرنے والے دو یا زیادہ افراد ہیں، یہ مطلب نہیں ہوتا کہ کام دو یا زیادہ ہوتے ہیں۔

⑦ جمع ہو، جیسے: «رِجَالٌ» "کئی مرد۔"

⑧ مضاف ہو، جیسے: ﴿رَسُوْلُ اللّٰہِ﴾۔

⑨ موصوف ہو، جیسے: ﴿قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ﴾۔

⑩ مسند الیہ ہو، جیسے: «آدَمُ أَبُوْنَا» میں «آدَمُ»۔

فعل

فعل وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی پر خود دلالت کرے اور اس میں تین زمانوں میں سے کوئی زمانہ بھی پایا جائے، جیسے: «نَصَرَ» "اس نے مدد کی۔" «یَنْصُرُ» "وہ مدد کرتا ہے یا کرے گا۔" «اُنْصُرْ» "تو مدد کر۔"

فعل کی علامات: فعل کی اہم علامات یہ ہیں:

① شروع میں «قَدْ» ہو، جیسے: ﴿قَدْ سَمِعَ اللّٰہُ﴾۔

② شروع میں «س» یا «سَوْفَ» ہو، جیسے: ﴿سَیَقُوْلُ﴾، ﴿سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ﴾۔

③ شروع میں حرفِ ناصب ہو، جیسے: ﴿اَنْ یَّضْرِبَ﴾۔

④ شروع میں حرفِ جازم ہو، جیسے: «لَمْ یَسْمَعْ»۔

⑤ آخر میں تائے تانیث ساکنہ ہو، جیسے: «قَالَتْ»۔

⑥ آخر میں ضمیر مرفوع متصل ہو، جیسے: «كَتَبْتَ»۔

⑦ آخر میں نونِ تاکید ثقیلہ یا خفیفہ ہو، جیسے: «لَیَنْصُرَنَّ»، «لَیَنْصُرَنْ»۔

⑧ ماضی ہو، جیسے: «نَصَرَ»۔

⑨ مضارع ہو، جیسے: «یَنْصُرُ»۔

⑩ امر ہو، جیسے: «اُنْصُرْ»۔

فعل کی اقسام

فعل کی تین اقسام ہیں: ① فعلِ ماضی ② فعلِ مضارع ③ فعلِ امر

فعلِ ماضی: وہ فعل ہے جو گزشتہ زمانے میں کسی کام کے کرنے یا ہونے پر دلالت کرے، جیسے: «كَتَبَ» "اس نے لکھا۔"

فعلِ مضارع: وہ فعل ہے جو زمانۂ حال یا مستقبل میں کسی کام کے کرنے یا ہونے پر دلالت کرے، جیسے: «یَكْتُبُ» "وہ لکھتا ہے یا لکھے گا"، «یَكْرُمُ» "وہ عزت والا ہوتا ہے یا ہوگا۔"

فعلِ امر: وہ فعل ہے جس کے ذریعے آئندہ زمانے میں کسی کام کے کرنے کا مطالبہ کیا جائے، جیسے: «اُكْتُبْ» "تو لکھ۔"

حرف

حرف وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی پر دلالت کرنے کے لیے دوسرے کلمے کا محتاج ہو، جیسے: «مِنْ»، «إِلٰی».

حرف کی علامت اور فائدہ: حرف کی علامت یہ ہے کہ اس میں اسم اور فعل کی کوئی علامت نہ ہو یعنی اسم وفعل کی علامت سے خالی ہونا حرف کی علامت ہے، جیسے: «هَلْ»، «فِيْ»، «لَمْ» وغیرہ۔

حرف عام طور پر ''ربط'' کے لیے آتا ہے، کبھی دو اسموں کے درمیان، جیسے: «سَعِيدٌ فِي الْمَسْجِدِ»، کبھی دو فعلوں کے درمیان، جیسے: «أُرِيدُ أَنْ أَصُومَ» ''میں چاہتا ہوں کہ روزہ رکھوں''، کبھی ایک اسم اور ایک فعل کے درمیان جیسے: «مَشَيْتُ إِلَى الْكَعْبَةِ» ''میں کعبہ کی طرف چلا''

سوالات وتدریبات

① لفظ کسے کہتے ہیں اور اس کی کتنی اقسام ہیں؟

② اسم کی تعریف کریں اور مثال دیں۔

③ اسم کی علامات بیان کریں۔

④ فعل کی تعریف کریں اور مثال دیں۔

⑤ فعل کی علامات ذکر کریں۔

⑥ حرف کی تعریف مع مثال ذکر کریں۔

⑦ درست جملے پر (✓) کا اور غلط پر (✗) کا نشان لگائیں:

① جو بات انسان کے منہ سے نکلے، اسے لفظ کہتے ہیں۔

② فعل تثنیہ اور جمع بھی ہوتا ہے۔

③ شروع میں «اَلْ» ہونا حرف کی علامت ہے۔

④ فعل امر میں کسی کام کے کرنے کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔

⑤ تائے تانیث ساکنہ فعل کی علامت ہے۔

⑥ جس کلمے میں اسم اور فعل کی علامت نہ ہو وہ حرف ہوتا ہے۔

⑧ کالم نمبر1 کو دیکھتے ہوئے کالم نمبر 2 میں مندرجہ ذیل الفاظ میں سے مناسب الفاظ لکھیے:

«ضَرَبَ»، «اَلْحَجُّ»، «مِنْ»، ربط، تائے تانیث متحرکہ، تائے تانیث ساکنہ۔

کالم:1	کالم:2
اسم	
اسم کی علامت	
فعل	
فعل کی علامت	
حرف	
حرف کا فائدہ	

⑨ درج ذیل مثالوں میں اسم، فعل اور حرف کی شناخت کریں اور ان کی علامات بھی بیان کریں:

﴿قَدْ﴾، ﴿عَنْ﴾، ﴿سَيَعْلَمُوْنَ﴾، ﴿لَمْ نَجْعَلْ﴾، ﴿مُؤْمِنٌ﴾، ﴿قُلْ﴾، ﴿يُؤْمِنُوْنَ﴾، ﴿أَسْمَاءٌ﴾، ﴿سَمِعَتْ﴾، ﴿اِمْرَأَتَانِ﴾، ﴿يَانُوْحُ﴾، ﴿قَدْ يَعْلَمُ﴾، ﴿قَالَ إِبْرَاهِيْمُ﴾، ﴿عَلِمَ﴾، ﴿أَنْزَلْتُ﴾، «اَلْمَطَرُ»، «قَدْ فَتَحَ»، «مِنْ طِيْنٍ»، «سَوْفَ تَعْلَمُ».

⑩ مندرجہ ذیل الفاظ معانی یاد کیجیے:

﴿نَمْلَةٌ﴾ چیونٹی، «خُبْزٌ» روٹی، «اَلْمِدَادُ» سیاہی، «تَفَتَّحَتْ زَهْرَةٌ» کلی کھل گئی، «أَحْرَقَ» اس نے جلایا، «غَنَمٌ» بکریاں، «بِئْرٌ» کنواں، «عُصْفُوْرٌ» چڑیا، «سِجْنٌ» جیل، قید خانہ۔

سبق 3

مرکب

مرکب وہ لفظ ہے جو دو یا دو سے زیادہ کلمات سے مل کر بنے، جیسے: «زَيْدٌ قَائِمٌ»، «قَرَأَ حَامِدٌ كِتَابًا»۔

مرکب کی اقسام

مرکب کی دو اقسام ہیں: (1) مرکب مفید (2) مرکب غیر مفید

مرکب مفید: وہ مرکب ہے کہ جب متکلم بات کر کے خاموش ہو جائے تو سننے والے کو اس بات سے کسی واقعے کی خبر یا کسی چیز کی طلب معلوم ہو، جیسے: ﴿اَللّٰهُ اَحَدٌ﴾ ”اللہ ایک ہے۔“ ﴿وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ﴾ ”اور تم نماز قائم کرو۔“ پہلی مثال میں اللہ تعالیٰ کے ایک ہونے کی خبر معلوم ہوئی، اور دوسری مثال میں نماز قائم کرنے کی طلب معلوم ہوئی ہے۔

فائدہ: مرکب مفید[1] کو ”جملہ“ اور ”کلام“ بھی کہتے ہیں۔

مرکب غیر مفید: جب متکلم بات کر کے خاموش ہو جائے تو سننے والے کو اس بات سے کسی واقعے کی خبر یا کسی چیز کی طلب معلوم نہ ہو، جیسے: «غُلَامُ زَيْدٍ» ”زید کا غلام“ ان الفاظ سے سننے والے کو ”زید کے غلام“ کے بارے میں نہ کوئی خبر معلوم ہوئی ہے اور نہ ہی اس کے بارے میں کوئی طلب معلوم ہوئی ہے، اس لیے یہ مرکب غیر مفید ہے۔

فائدہ: مرکب غیر مفید کو ”مرکب ناقص“ بھی کہتے ہیں۔

[1] اسے ”مرکب اسنادی“ اور ”مرکب تام“ بھی کہتے ہیں۔

سوالات وتدریبات

① مرکب کی تعریف اور اقسام ذکر کریں۔

② مرکب مفید کسے کہتے ہیں؟ مثال دے کر واضح کریں۔

③ مرکب غیر مفید کی تعریف مع مثال ذکر کریں۔

④ درج ذیل امثلہ میں سے مفرد اور مرکب کی شناخت کریں:

﴿اَللّٰهُ اَحَدٌ﴾، ﴿رَبُّنَا اللّٰهُ﴾، ﴿عَذَابٌ عَظِيْمٌ﴾، ﴿عَبْدُ اللّٰهِ﴾، ﴿شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ﴾، «مَكَّةُ»، «صَلَاةُ الظُّهْرِ»، «غَنَمٌ»، «اَلْعِلْمُ نُورٌ»، «قَلَمٌ جَمِيلٌ»، «بِئْرٌ»، «رَجُلٌ صَالِحٌ»، «عُصْفُورٌ»، «شَجَرَةٌ»، «حُسْنُ الْخُلُقِ»، «مُبَارَكَةٌ».

⑤ درج ذیل مثالوں میں سے مرکب مفید اور غیر مفید کو الگ الگ کریں:

﴿خَتَمَ اللّٰهُ﴾، ﴿اُعْبُدُوا اللّٰهَ﴾، «سِجْنُ الْمُؤْمِنِ»، «اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ»، «آيَةُ الْمُنَافِقِ»، «آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ».

⑥ مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یاد کریں:

«مُثْمِرٌ» پھل دار، «مُجْتَهِدٌ» محنتی، «كُرَّاسَةٌ» کاپی، «اَلْأُسْطُوَانَةُ» ستون، «اَلتُّفَّاحُ» سیب، «اَلرُّمَّانُ» انار، «تُرَابٌ» مٹی، «حُلْوٌ» میٹھا، «مُنْفَطِرٌ» پھٹنے والا۔

سبق 4

جملے کی اقسام

[1]

① ذات کے اعتبار سے ② مفہوم کے اعتبار سے

ذات کے اعتبار سے: جملے کی دو اقسام ہیں: ① جملہ اسمیہ ② جملہ فعلیہ

جملہ اسمیہ: وہ جملہ ہے جس کا پہلا جز اسم ہو اور دوسرا جز خواہ اسم ہو یا فعل، جیسے: «اَللّٰهُ خَالِقٌ»، «اَللّٰهُ خَلَقَنَا»، اس کا پہلا جز ''مبتدا'' اور دوسرا ''خبر'' کہلاتا ہے۔

جملہ فعلیہ: وہ جملہ ہے جس کا پہلا جز فعل اور دوسرا اسم ہو، جیسے: «قَامَ زَيْدٌ»، اس کا پہلا جز ''فعل'' اور دوسرا ''فاعل'' کہلاتا ہے۔ [2]

مفہوم کے اعتبار سے: جملے کی دو اقسام ہیں: ① جملہ خبریہ ② جملہ انشائیہ

جملہ خبریہ: وہ جملہ ہے جس میں کسی بات کی خبر دی گئی ہو اور اس میں سچ یا جھوٹ کا امکان ہو، جیسے: «زَيْدٌ عَالِمٌ» ''زید عالم ہے۔'' «جَاءَ عَلِيٌّ» ''علی آیا۔'' پہلی مثال میں زید کے عالم ہونے اور دوسری میں علی کے آنے کی خبر دی گئی ہے اور خبر دینے والا خبر دینے میں سچا بھی ہو سکتا ہے اور جھوٹا بھی۔

جملہ اسمیہ خبریہ کے ترجمہ میں ''ہیں، ہوں، ہو'' وغیرہ آتے ہیں۔

جملہ انشائیہ: وہ جملہ ہے جس میں کسی چیز کو طلب کیا گیا ہو اور اس میں سچ یا جھوٹ کا امکان نہ ہو، جیسے: «اُطْلُبُوا الْعِلْمَ» ''علم حاصل کرو۔'' اس مثال میں علم کی طلب مقصود ہے، سچ یا جھوٹ کا اس میں دخل نہیں۔

[1] صفات کے اعتبار سے بھی جملے کی کئی اقسام ہیں، مثلاً: ① مبیّنہ ② مُعلّلہ ③ معترضہ ④ مستانفہ ⑤ حالیہ ⑥ معطوفہ۔ [2] ہر جملے میں مسند اور مسند الیہ کا ہونا ضروری ہوتا ہے، کیونکہ جملہ وہ ہوتا ہے جس میں اسناد پائی جائے اور اسناد ایسی فائدہ بخش نسبت کو کہتے ہیں کہ جس پر خاموش ہونا درست ہو۔ جملہ اسمیہ میں مبتدا کو ''مسند الیہ'' اور خبر کو ''مسند'' کہتے ہیں۔ جملہ فعلیہ میں فعل کو ''مسند'' اور فاعل کو ''مسند الیہ'' کہتے ہیں۔ اسم مسند اور مسند الیہ دونوں ہو سکتا ہے، فعل صرف مسند ہوتا ہے اور حرف نہ مسند ہوتا ہے اور نہ مسند الیہ۔

جملہ انشائیہ کی اقسام

جملہ انشائیہ کی مندرجہ ذیل دس اقسام ہیں:

① امر، جیسے: ﴿وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ﴾ ''اور تم نماز قائم کرو۔''

② نہی، جیسے: ﴿لَا تَحْزَنْ﴾ ''تو غم نہ کر۔''

③ استفہام، جیسے: «هَلْ ذَهَبَ سَعْدٌ؟» ''کیا سعد گیا؟''

④ تمنی (خواہش کرنا) جیسے: «لَيْتَ الطَّعَامَ لَذِيْذٌ!» ''کاش! کھانا مزے دار ہو!''

⑤ ترجی (امید کرنا) جیسے: «لَعَلَّ خَالِدًا نَاجِحٌ» ''امید ہے کہ خالد کامیاب ہونے والا ہے۔''

⑥ عقود، جیسے: «بِعْتُ»، «اِشْتَرَيْتُ» ''میں نے بیچ دیا، میں نے خرید لیا۔''[1]

⑦ ندا، جیسے: «يَا اَللّٰهُ!» ''اے اللہ!''

⑧ عرض (درخواست کرنا)، جیسے: «أَلَا تَنْزِلُ بِنَا!» ''کیا آپ ہمارے ہاں تشریف نہیں لائیں گے!''

⑨ قسم، جیسے: «وَاللّٰهِ!» ''اللہ کی قسم!''

⑩ تعجب، جیسے: «مَا أَكْرَمَ حَامِدًا!» ''حامد کس قدر سخی ہے!''

ترکیبیں: ① ﴿اَللّٰهُ اَحَدٌ﴾: لفظِ «اَللّٰه» مبتدا، «أَحَدٌ» خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

② «قَامَ زَيْدٌ»: «قَامَ» فعل، «زَيْدٌ» فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

③ «هَلْ ذَهَبَ سَعْدٌ؟»: «هَلْ» حرفِ استفہام، «ذَهَبَ» فعل، «سَعْدٌ» فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

سوالات وتدریبات

① جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ کی تعریف اور امثلہ ذکر کریں۔

② جملہ خبریہ اور جملہ انشائیہ کی تعریف اور امثلہ ذکر کریں۔

[1] جب «بِعْتُ» اور «اِشْتَرَيْتُ» کے الفاظ بیچنے اور خریدنے کے موقع پر بولے جا رہے ہوں تو وہ عقود، یعنی جملہ انشائیہ میں شامل ہیں اور جب وہ بعد میں بطور خبر استعمال ہوں تو اس وقت جملہ خبریہ ہوں گے۔

③ جملہ انشائیہ کی اقسام ذکر کریں۔

④ جملہ اسمیہ کے کتنے اجزا ہوتے ہیں اور ان کے کیا کیا نام ہیں؟

⑤ جملہ فعلیہ کے کتنے اجزا ہوتے ہیں اور ان کے کیا کیا نام ہیں؟

⑥ قوسین میں دیے گئے الفاظ میں سے مناسب لفظ سے خالی جگہ پُر کریں:

① جس جملے کا پہلا رکن فعل ہو، اسے جملہ............... کہتے ہیں۔ (اسمیہ، فعلیہ)

② «اَللّٰہُ أَحَدٌ» جملہ............... کی مثال ہے۔ (اسمیہ، فعلیہ)

③ جس جملے میں کسی چیز کو وجود میں لانا مقصود ہو، اسے جملہ............... کہتے ہیں۔ (انشائیہ، خبریہ)

④ جملہ انشائیہ کی............... اقسام ہیں۔ (آٹھ، دس)

⑤ «یَا حَامِدُ!» جملہ............... کی مثال ہے۔ (خبریہ، انشائیہ)

⑦ مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ کر کے ان میں سے جملہ اسمیہ وفعلیہ، مبتدا وخبر اور فعل و فاعل کی نشان دہی کریں:

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ﴾، ﴿أَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾، ﴿اِتَّقُوا النَّارَ﴾، «اَلْجَنَّةُ حَقٌّ»، «اَلْمَاءُ بَارِدٌ»، «صَدَقَ الْوَلَدُ»، «یَلْعَبُ الصَّبِيُّ»، «اَلتُّفَّاحُ حُلْوٌ»، «اَلدَّرْسُ سَهْلٌ»، «قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ».

⑧ درج ذیل امثلہ میں جملہ خبریہ اور انشائیہ کی شناخت کریں:

﴿اَلسَّمَاءُ مُنْفَطِرٌ﴾، ﴿یٰٓاَیُّهَا الرَّسُوْلُ﴾، ﴿اَللّٰهُ الصَّمَدُ﴾، ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ﴾، ﴿رَبِّ اغْفِرْلِيْ﴾، ﴿قَتَلْتَ نَفْسًا﴾، ﴿لَیْتَنِيْ كُنْتُ تُرَابًا﴾، «مَا أَجْمَلَ خَالِدًا!»، «هَلْ تُحِبُّ الرُّمَّانَ؟»، «اَلْوَلَدُ مُجْتَهِدٌ»، «لَا تَلْعَبْ فِي الطَّرِيْقِ»، «لَعَلَّ بَكْرًا نَائِمٌ»، «نَظِّفْ ثِیَابَكَ»، «وَقَفَ الرَّجُلُ».

⑨ مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی یاد کریں:

«وَرْدَةٌ» گلاب کا پھول، «اَلْكُمَّثْرٰی» ناشپاتی، «سُوْقٌ» بازار، «خَضْرَاءُ» سبز رنگ والی۔

سبق 5

مرکب غیر مفید کی اقسام

مرکب غیر مفید کی مندرجہ ذیل پانچ اقسام ہیں:

① مرکب اضافی ② مرکب توصیفی ③ مرکب بنائی ④ مرکب منع صرف ⑤ مرکب صوتی

مرکب اضافی: وہ مرکب ہے جس میں پہلے اسم کی دوسرے اسم کی طرف اضافت (نسبت) کی جائے، پہلے اسم کو ''مضاف'' اور دوسرے کو ''مضاف الیہ'' کہتے ہیں، جیسے: ﴿رَسُوْلُ اللهِ﴾ ''اللہ کے رسول۔'' اس میں ﴿رَسُوْلُ﴾ مضاف اور لفظِ ﴿اَللهِ﴾ مضاف الیہ ہے، اس کے ترجمہ میں عام طور پر کا، کے، کی، را، رے، ری وغیرہ آتا ہے۔[1]

مرکب توصیفی: وہ مرکب ہے جس میں دوسرا اسم پہلے کی اچھی یا بُری صفت بیان کرے، پہلے اسم کو ''موصوف'' اور دوسرے کو ''صفت'' کہتے ہیں، جیسے: ﴿رَجُلٌ عَالِمٌ﴾ ''عالم آدمی۔'' اس میں ﴿رَجُلٌ﴾ موصوف اور ﴿عَالِمٌ﴾ صفت ہے۔

فائدہ: موصوف اور صفت اعراب، واحد تثنیہ جمع، مذکر و مؤنث اور معرفہ ونکرہ ہونے میں ایک جیسے ہوتے ہیں۔

مرکب بنائی: وہ مرکب ہے جس میں دو اسمائے عدد مل کر ایک کلمہ بن جائیں، جیسے: ﴿أَحَدَ عَشَرَ﴾، یہ گیارہ سے لے کر انیس تک اسم عدد ہیں۔ اس کے دونوں جز مبنی بر فتح ہوتے ہیں، سوائے ﴿اِثْنَا عَشَرَ﴾ کے، اس کا پہلا جز معرب[2] ہوتا ہے۔

مرکب منع صرف: وہ مرکب ہے جس میں دو کلمات اضافت اور اسناد کے بغیر مل کر ایک کلمہ بن جائیں، جیسے: ﴿بَعْلَبَكُّ﴾، یہ ﴿بَعْل﴾ (بت) اور ﴿بَكّ﴾ (بانی شہر کا نام) سے مل کر شہر کا نام بن گیا ہے۔ اس کا پہلا جز مبنی بر فتح[3] اور دوسرا معرب ہوتا ہے جس پر غیر منصرف[4] والا اعراب آتا ہے۔ ﴿الدَّارَقُطْنِيُّ﴾ بھی مرکب بنائی ہے۔

① مضاف پر تنوین اور الف لام نہیں آتے اور مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔ ② معرب و مبنی کا بیان سبق نمبر 10 میں آئے گا، معرب کے آخری حرف کا اعراب بدلتا رہتا ہے اور مبنی کا نہیں بدلتا۔ ③ پہلا جز کبھی کبھی ساکن بھی ہوتا ہے۔ ④ غیر منصرف کا بیان سبق نمبر 12 میں آئے گا۔

مرکب صوتی: وہ مرکب ہے جس کا دوسرا جز اسم صوت ہو، جیسے: «سِيْبَوَيْهِ» جو «سِيْب» اور «وَيْه» سے مرکب ہے۔ اس کا پہلا جز مبنی بر فتح اور دوسرا مبنی بر کسرہ ہوتا ہے۔

سوالات و تدریبات

① مرکب غیر مفید کی کتنی اقسام ہیں؟ ذکر کریں۔

② مرکب مفید اور غیر مفید میں کیا فرق ہوتا ہے؟

③ مرکب اضافی کی تعریف مع مثال ذکر کریں۔

④ مرکب توصیفی کی تعریف مع مثال ذکر کریں۔

⑤ مرکب بنائی کسے کہتے ہیں اور اس پر اعراب کیسے آتا ہے؟

⑥ مرکب منع صرف کسے کہتے ہیں اور اس کا اعراب بیان کریں۔

⑦ مرکب صوتی کی کیا پہچان ہے؟

⑧ درج ذیل امثلہ میں مرکب اضافی اور مرکب توصیفی کی شناخت کریں اور مضاف، مضاف الیہ اور موصوف، صفت کو بھی الگ الگ کریں:

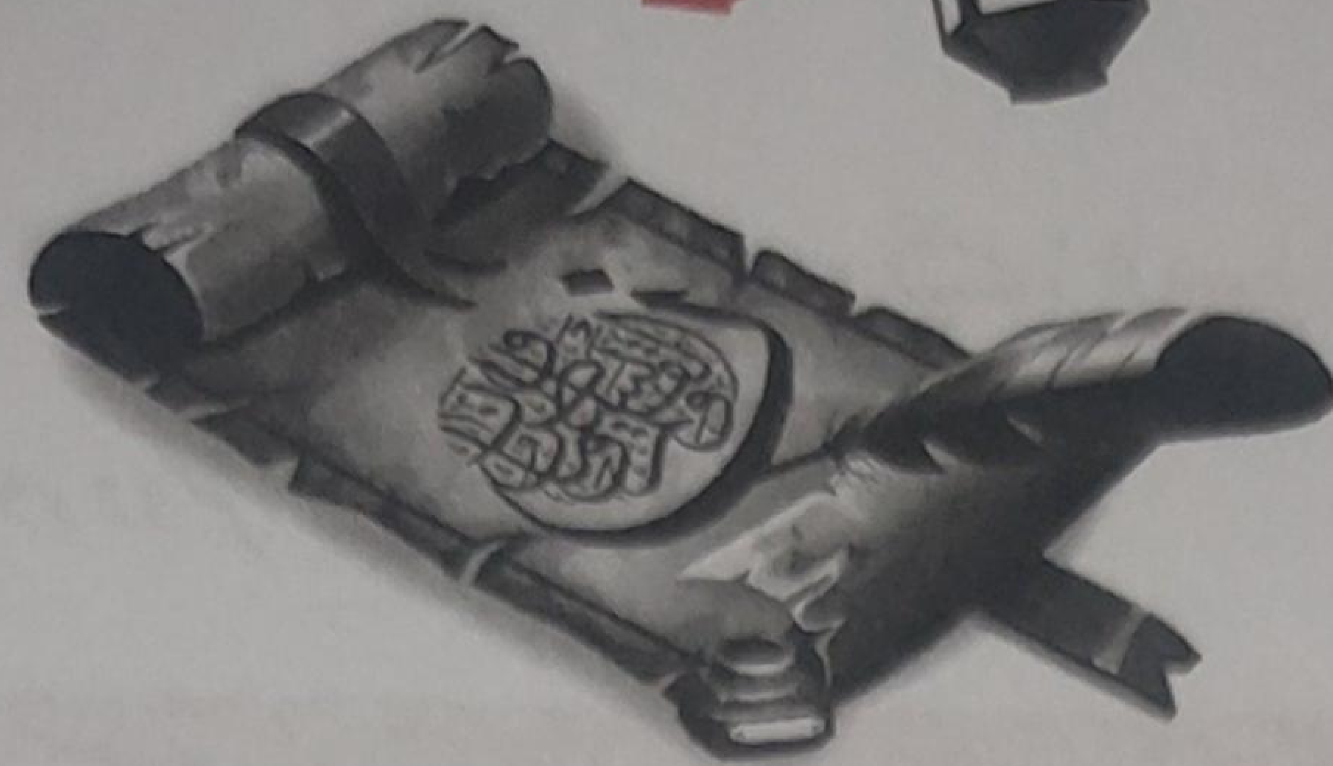
﴿اَلْحَيَاةُ الدُّنْيَا﴾، ﴿فَضْلُ اللهِ﴾، ﴿رَبُّ الْعَالَمِيْنَ﴾، ﴿اَلشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ﴾، «عَذَابُ الْآخِرَةِ»، «طَلَبُ الْعِلْمِ»، «أُمَّةٌ مُّسْلِمَةٌ»، «صَلَاةُ الْفَجْرِ»، «اَلْمَسْجِدُ الْجَامِعُ»، «كِتَابِيْ».

⑨ درج ذیل مرکبات میں سے مرکب غیر مفید کی قسموں کو الگ الگ کریں:

﴿رُسُلُ اللهِ﴾، ﴿الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ﴾، «صَوْمُ رَمَضَانَ»، «تِسْعَةَ عَشَرَ»، «شَجَرٌ مُثْمِرٌ»، «مَعْدِيكَرِبُ»، «كِتَابُ اللهِ»، «رَاهَوَيْهِ»، «خَمْسَةَ عَشَرَ».

⑩ درج ذیل امثلہ میں سے مرکب مفید اور غیر مفید کو الگ الگ کریں:

﴿اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا﴾، ﴿رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا﴾، ﴿هَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾، ﴿كُلَّ شَيْءٍ﴾، ﴿خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ﴾، ﴿هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ﴾، ﴿رَبُّ الْعَالَمِيْنَ﴾، «هُوَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ»، «كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ»، «وَلَدٌ صَالِحٌ»، «زَيْدٌ وَلَدٌ صَالِحٌ»، «شَهْرٌ مُبَارَكٌ».



اسم کا بیان

اسم کی اقسام

اسم کی کئی ایک اعتبار سے تقسیم کی جاتی ہے، ان تقسیمات میں سے چند ایک مندرجہ ذیل ہیں:

1. مادہ کے اعتبار سے
2. معیّن اور غیر معیّن ہونے کے اعتبار سے
3. جنس کے اعتبار سے
4. تعداد کے اعتبار سے
5. اعراب وبناء کے اعتبار سے

سبق 6

جامد، مصدر، مشتق

مادہ کے اعتبار سے اسم کی تین اقسام ہیں: (1) جامد (2) مصدر (3) مشتق

جامد: وہ اسم ہے جو نہ تو خود کسی کلمہ سے بنا ہو اور نہ اس سے کوئی کلمہ بنے، جیسے: «رَجُلٌ».

مصدر: وہ اسم ہے جو خود تو کسی کلمہ سے نہ بنا ہو، لیکن اس سے اسمائے مشتقات اور افعال بنتے ہوں، جیسے: «نَصْرٌ»۔ مصدر کے ترجمے کے آخر میں ''نا'' آتا ہے۔

مشتق: وہ اسم ہے جو مصدر سے بنا ہو، مثلاً: اسم فاعل، اسم مفعول، اسم ظرف، اسم آلہ، اسم تفضیل وغیرہ، جیسے: «نَاصِرٌ»، «مَنْصُوْرٌ».

سوالات وتدریبات

1. مادے کے اعتبار سے اسم کی کتنی اقسام ہیں؟
2. جامد، مصدر اور مشتق کی تعریف کریں۔
3. مندرجہ ذیل مثالوں میں اسم جامد، مصدر اور مشتق کی نشاندہی کریں اور ان کے معانی بھی لکھیں:

«قَلَمٌ»، «عَالِمٌ»، «ضَرْبٌ»، «فَرَسٌ»، «أَعْلَمُ»، «مِفْتَاحٌ»، «حَسَنٌ»، «عِلْمٌ»، «ثَوْبٌ»، «مَضْرُوبٌ»، «زَيْدٌ»، «مِنْصَرٌ».

سبق 7

معرفہ ونکرہ

معین اور غیر معین ہونے کے اعتبار سے اسم کی دو اقسام ہیں: ① معرفہ ② نکرہ

معرفہ: وہ اسم ہے جو کسی معین چیز پر دلالت کرے، جیسے: «عُمَرُ»، «مَكَّةُ».

اس کی سات اقسام ہیں:

① **علَم:** وہ اسم ہے جو کسی خاص شخص، چیز یا جگہ کا نام ہو، جیسے: «مُحَمَّدٌ ﷺ»، «زَمْزَمُ»، «مَكَّةُ».

② **ضمیر:** وہ اسم ہے جو کسی اسم (Noun) کی جگہ پر بولا جائے، جیسے: «أَنَا»، «أَنْتَ»، «هُوَ».

③ **اسم اشارہ:** وہ اسم ہے جس سے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے، جیسے: «هٰذَا»، «ذٰلِكَ».

④ **اسم موصول:** وہ اسم ہے جو بغیر صلہ[1] کے جملے کا جز نہ بن سکے، جیسے: «اَلَّذِي»، «اَلَّذِينَ».

⑤ **معرَّف باللّام:** وہ اسم ہے جس کے شروع میں الف لام داخل ہو، جیسے: «اَلْقَلَمُ»، «اَلرَّجُلُ».

⑥ **معرَّف بالاضافت:** وہ اسم ہے جو کسی معرفہ کی طرف مضاف ہو، جیسے: «رَسُولُ اللهِ» میں «رَسُولُ».

⑦ **معرَّف بالنداء:** وہ اسم ہے جس سے پہلے حرفِ نداء ہو، جیسے: «يَا رَجُلُ!».

نکرہ: وہ اسم ہے جو کسی غیر معیَّن چیز پر دلالت کرے: جیسے، «رَجُلٌ» ''کوئی مرد''، «كِتَابٌ» ''کوئی ایک کتاب''، «مَاءٌ» ''کچھ پانی''۔

نوٹ: اردو زبان میں نکرہ کے ترجمے میں عموماً ''ایک''، ''کوئی ایک'' یا ''کچھ'' کا اضافہ کیا جاتا ہے اور اسی سے اس کی شناخت ہوتی ہے۔

---

[1] اسم موصول کے بعد آنے والے جملہ خبریہ کو ''صلہ'' کہتے ہیں۔

سوالات وتدریبات

① اسم معرفہ کی تعریف مع مثال ذکر کریں۔

② اسم معرفہ کی کتنی اقسام ہیں؟

③ اسم نکرہ کی تعریف مع مثال ذکر کریں۔

④ قرآن مجید سے اسم معرفہ کی تمام اقسام کی ایک ایک مثال ذکر کریں۔

⑤ قوسین میں دیے گئے مناسب لفظ سے خالی جگہ پُر کریں:

① جو اسم کسی معین شخص، چیز یا جگہ پر دلالت کرے، اسے .... کہتے ہیں۔ (نکرہ، معرفہ)

② وہ اسم جس کے شروع میں حرف نداء ہو، اسے .... کہتے ہیں۔

(معرف بالاضافت، معرف بالنداء)

③ شروع میں الف لام .... کی علامت ہے۔ (نکرہ، معرفہ)

⑥ درج ذیل کلمات میں سے معرفہ ونکرہ کی شناخت کریں:

﴿مُحَمَّدٌ﴾، ﴿كِتَابٌ﴾، ﴿اَلْبَيْتُ﴾، ﴿أَخُوكَ﴾، ﴿هٰذَانِ﴾، ﴿أُولٰئِكَ﴾، ﴿أَنْتَ﴾، ﴿رَمَضَانَ﴾، ﴿اَلَّتِي﴾، «قَلَمُ زَيْدٍ»، «فَرَسٌ»، «يَا رَجُلُ»، «عُصْفُورٌ»، «بَلَدٌ».

⑦ درج ذیل مثالوں میں اسم معرفہ کی نشاندہی کریں اور اس کی قسم بھی بتائیں:

﴿ذٰلِكَ الْكِتَابُ﴾، ﴿أُولٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ﴾، ﴿يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ﴾، ﴿اَلَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ﴾، ﴿هٰذِهٖ جَهَنَّمُ﴾، ﴿أَرْضُ اللهِ وَاسِعَةٌ﴾.

⑧ مندرجہ ذیل الفاظ اور معانی یاد کریں:

«اَلْفَائِزُوْنَ» کامیاب ہونے والے، «جُنُوْدٌ» لشکر، «أَكْوَابٌ» پیالے، «غِلْمَةٌ» غلام، لڑکے، «أُسَارىٰ» قیدی، «الرَّاعِي» چرواہا، نگہبان، «اَلْبَادِي» دیہاتی، صحرا و جنگل میں رہنے والا، خانہ بدوش۔

سبق 8

مذکر و مؤنث

جنس کے اعتبار سے اسم کی دو اقسام ہیں: (1) مذکر (2) مؤنث

مذکر: وہ اسم ہے جس میں تانیث کی علامت نہ پائی جائے، جیسے: «طِفلٌ»، «مَاءٌ».

مؤنث: وہ اسم ہے جس میں تانیث کی لفظی یا تقدیری[1] علامت پائی جائے، جیسے: «اِمْرَأَةٌ»، «أَرْضٌ».

علاماتِ تانیث

تانیث کی علامات تین ہیں:

1. تائے تانیث مُدَوَّرہ (گول تاء)، جیسے: «فَاطِمَةُ»، «قَارِئَةٌ» ''پڑھنے والی۔''
2. الف مقصورہ برائے تانیث: جیسے: «صُغْرٰی»، «سَلْمٰی».
3. الف ممدودہ برائے تانیث، جیسے: «حَمْرَاءُ» ''سرخ رنگ والی''، «صَحْرَاءُ» ''صحرا۔''

مؤنث کی اقسام

(1) ذات کے اعتبار سے (2) علامت کے اعتبار سے

(1) **ذات کے اعتبار سے:** مؤنث کی دو اقسام ہیں: (1) مؤنث حقیقی (2) مؤنث غیر حقیقی

مؤنث حقیقی: وہ مؤنث ہے جس کے مقابلے میں نر جاندار ہو، جیسے: «اِمْرَأَةٌ».

مؤنث غیر حقیقی: وہ مؤنث ہے جس کے مقابلے میں نر جاندار نہ ہو، جیسے: «مَدْرَسَةٌ».

(2) **علامت کے اعتبار سے:** مؤنث کی دو اقسام ہیں: (1) مؤنث قیاسی (2) مؤنث سماعی

مؤنث قیاسی: وہ مؤنث ہے جس میں علامتِ تانیث لفظوں میں موجود ہو، جیسے: «عَائِشَةُ».

مؤنث سماعی: وہ مؤنث ہے جس میں علامتِ تانیث مقدر ہو یا اہلِ عرب نے اسے اپنے کلام میں مؤنث شمار کیا ہو، جیسے: «أَرْضٌ»، «دَارٌ».

---

[1] جو چیز لفظوں میں نہ ہو، لیکن اس کا لحاظ رکھا گیا ہو، اسے ''تقدیری'' کہا جاتا ہے۔

سوالات وتدریبات

① اسم مذکر کی تعریف مع مثال ذکر کریں۔

② اسم مؤنث کی تعریف مع مثال ذکر کریں۔

③ علاماتِ تانیث ذکر کریں اور ہر ایک کی مثال دیں۔

④ مؤنث حقیقی کسے کہتے ہیں؟

⑤ مؤنث غیر حقیقی کسے کہتے ہیں؟

⑥ مؤنث قیاسی کسے کہتے ہیں؟

⑦ مؤنث سماعی کسے کہتے ہیں؟

⑧ قوسین میں دیے گئے مناسب لفظ سے خالی جگہ پُر کریں:

① وہ اسم جس میں تانیث کی لفظی یا تقدیری علامت پائی جائے، اسے .... کہتے ہیں۔ (مذکر، مؤنث)

② تائے تانیث متحرکہ (گول تاء) .... کی علامت ہے۔ (مذکر، مؤنث)

③ «طَلْحَةُ» .... ہے۔ (مذکر، مؤنث)

④ وہ مؤنث جس کے مقابلے میں مذکر ہو اسے مؤنث .... کہتے ہیں۔ (حقیقی، غیر حقیقی)

⑤ وہ اسم جس میں علامتِ تانیث مقدر ہو اسے مؤنث .... کہتے ہیں۔ (قیاسی، سماعی)

⑨ درج ذیل اسماء میں سے مذکر ومؤنث کی شناخت کریں اور مؤنث کی علامت بھی بتائیں:

«قَلَمٌ»، «كُرَّاسَةٌ»، «جِدَارٌ»، «بَقَرَةٌ»، «سُوقٌ»، «مُسْلِمَةٌ»، «حَمْزَةُ»، «مَسْجِدٌ»، «كُبْرٰى»، «خَضْرَاءُ»، «طَالِبَةٌ»، «كِتَابٌ»، «شَمْسٌ»، «أُخْتٌ»، «جَنَّةٌ»، «بَيْضَاءُ»، «زَيْنَبُ»، «أُمٌّ»، «حُسْنٰى»، «سَاعَةٌ».

⑩ درج ذیل اسماء میں سے پہلے مؤنث حقیقی وغیر حقیقی اور پھر مؤنث قیاسی وسماعی کی شناخت کریں:

«عَابِدَةٌ»، «مَرْيَمُ»، «لَيْلٰى»، «آيَةٌ»، «سَوْدَاءُ»، «بِنْتٌ»، «اِمْرَأَةٌ»، «عَيْنٌ»، «بَقَرَةٌ».

سبق 9

واحد، تثنیہ، جمع

عدد کے اعتبار سے اسم کی تین اقسام ہیں: (1) واحد (2) تثنیہ (3) جمع

واحد: وہ اسم ہے جو ایک فرد پر دلالت کرے، جیسے: «رَجُلٌ» "ایک مرد"، «اِمْرَأَةٌ» "ایک عورت۔"

تثنیہ: وہ اسم ہے جو دو افراد پر دلالت کرے، جیسے: «رَجُلَانِ» "دو مرد"، «اِمْرَأَتَانِ» "دو عورتیں۔"

تثنیہ بنانے کا طریقہ: یہ واحد کے آخر میں الف ماقبل مفتوح اور نونِ مکسور یا یائے ساکن ماقبل مفتوح اور نونِ مکسور لگانے سے بنتا ہے، جیسے: «رَجُلٌ» سے «رَجُلَانِ»، «رَجُلَيْنِ»۔

جمع: وہ اسم ہے جو دو سے زائد افراد پر دلالت کرے، جیسے: «مُسْلِمُوْنَ» "کئی مسلمان مرد"، «کُتُبٌ» "کئی کتابیں۔"

جمع کی اقسام: جمع کی دو اقسام ہیں: (1) جمع سالم (2) جمع مکسر

جمع سالم: وہ جمع ہے جس میں جمع بناتے وقت واحد کا صیغہ سلامت رہے۔

اس کی دو اقسام ہیں: (1) جمع مذکر سالم (2) جمع مؤنث سالم

جمع مذکر سالم: وہ جمع ہے جو واحد کے آخر میں واؤ ماقبل مضموم اور نونِ مفتوح یا یائے ساکن ماقبل مکسور اور نونِ مفتوح لگانے سے بنتی ہے، جیسے: «مُسْلِمٌ» سے «مُسْلِمُوْنَ»، «مُسْلِمِيْنَ»۔

جمع مؤنث سالم: وہ جمع ہے جو واحد کے آخر میں الف اور تاء لگانے سے بنتی ہے، جیسے: «زَيْنَبُ» سے «زَيْنَبَاتٌ»۔

فائدہ: اگر واحد کے آخر میں تائے تانیث مدوّرہ (گول تاء) ہو تو جمع مؤنث سالم بناتے وقت وہ حذف ہو جاتی ہیں، جیسے: «مُسْلِمَةٌ» سے «مُسْلِمَاتٌ»۔

جمع مکسر: وہ جمع ہے جس میں جمع بناتے وقت واحد کا صیغہ سلامت نہ رہے، جیسے: «قَلَمٌ» سے «أَقْلَامٌ»۔

جمع مکسر کی اقسام: جمع مکسر کی دو اقسام ہیں: ① جمع قلت ② جمع کثرت

جمع قلت: وہ جمع ہے جو تین سے لے کر دس تک افراد پر دلالت کرے۔

جمع قلت کے چار وزن ہیں: ① «أَفْعُلٌ»، جیسے: «أَفْلُسٌ» ''پیسے'' ② «أَفْعَالٌ»، جیسے: «أَثْوَابٌ» ''کپڑے'' ③ «أَفْعِلَةٌ»، جیسے: «أَطْعِمَةٌ» ''کھانے'' ④ «فِعْلَةٌ»، جیسے: «صِبْيَةٌ» ''بچے۔''

جمع کثرت: وہ جمع ہے جو تین سے لے کر غیر محدود افراد پر دلالت کرے۔

جمع کثرت کے بے شمار اوزان ہیں، ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

نمبر شمار	وزنِ جمع	مثال	واحد	معنی
1	فُعْلٌ	حُمْرٌ	أَحْمَرُ، حَمْرَاءُ	سرخ (مذکر / مؤنث چیز)
2	فُعُلٌ	حُمُرٌ	حِمَارٌ	گدھا
3	فُعَلٌ	نُصَرٌ	نُصْرٰی	زیادہ مدد کرنے والی
4	فِعَلٌ	فِرَقٌ	فِرْقَةٌ	گروہ
5	فَعَلَةٌ	طَلَبَةٌ	طَالِبٌ	طلب کرنے والا / طالبِ علم
6	فِعَلَةٌ	قِرَدَةٌ	قِرْدٌ	بندر
7	فُعَّلٌ	سُجَّدٌ	سَاجِدٌ	سجدہ کرنے والا
8	فُعَّالٌ	جُهَّالٌ	جَاهِلٌ	جاہل
9	فِعَالٌ	عِبَادٌ	عَبْدٌ	بندہ
10	فُعُولٌ	عُلُومٌ	عِلْمٌ	علم

جمع مُنْتَهَى الْجُمُوعِ: وہ جمع ہے جس میں الفِ جمع کے بعد دو حروف ہوں یا ایسے تین حروف ہوں جن کا درمیانی حرف ساکن ہو، جیسے: «مَسَاجِدُ»، «مَصَابِيحُ»۔

جمع منتہی الجموع کے دو مشہور وزن ہیں: ① «مَفَاعِلُ»، جیسے: «مَسَاجِدُ» ② «مَفَاعِيلُ»، جیسے: «مَصَابِيحُ»۔

سوالات وتدریبات

① واحد، تثنیہ اور جمع کی تعریف مع مثال ذکر کریں۔

② تثنیہ بنانے کا کیا طریقہ ہے؟

③ جمع مذکر سالم کسے کہتے ہیں؟ مع مثال ذکر کریں۔

④ جمع مؤنث سالم کسے کہتے ہیں؟ مع مثال ذکر کریں۔

⑤ جمع سالم اور جمع مکسر میں کیا فرق ہے؟

⑥ تثنیہ اور جمع مذکر سالم بنانے کا طریقہ ذکر کریں۔

⑦ جمع قلت کسے کہتے ہیں؟

⑧ جمع کثرت کسے کہتے ہیں؟

⑨ جمع منتہی الجموع کسے کہتے ہیں؟

⑩ جمع قلت اور کثرت میں کیسے فرق ہوتا ہے؟

⑪ مندرجہ ذیل خالی جگہیں مناسب لفظ سے پُر کریں:

① وہ اسم جو دو افراد پر دلالت کرے، اسے .... کہتے ہیں۔ (واحد، تثنیہ، جمع)

② «أَفْعِلَةٌ» جمع .... کے اوزان میں سے ہے۔ (قلت، کثرت، سالم)

③ .... مفرد کے آخر میں الف اور تاء لگانے سے بنتی ہے۔ (جمع مذکر سالم، جمع مؤنث سالم، جمع مکسر)

④ وہ جمع جس کی دلالت تین سے دس تک افراد پر ہو، اسے جمع .... کہتے ہیں۔ (قلت، کثرت)

⑤ «مُسْلِمَيْنِ» .... کا صیغہ ہے۔ (جمع مذکر سالم، تثنیہ)

⑫ درج ذیل الفاظ کا ترجمہ کریں اور ان میں سے واحد، تثنیہ اور جمع الگ الگ کریں:

«قَلَمٌ»، «مُعَلِّمَيْنِ»، «طَالِبَاتٌ»، «مَسَاجِدُ»، «كَاتِبَانِ»، «اَلْفَائِزُونَ»، «عُصْفُورٌ»، «صَالِحَاتٌ»، «جُنُودٌ»، «عَبْدٌ»، «أَسْمَاءٌ»، «نِسَاءٌ».

⑬ درج ذیل کلمات سے تثنیہ بنائیں:

«یَوْمٌ»، «زَوْجٌ»، «غُلَامٌ»، «مِائَةٌ»، «فَرَسٌ»، «طَالِبٌ»، «مُعَلِّمٌ»، «نَاصِرٌ»، «سَاعَةٌ»، «عَيْنٌ».

⑭ درج ذیل کلمات سے جمع مذکر سالم بنائیں:

«سَامِعٌ»، «خَادِمٌ»، «زَيْدٌ»، «غَائِبٌ»، «مُدَرِّسٌ».

⑮ درج ذیل کلمات سے جمع مؤنث سالم بنائیں:

«فَاطِمَةُ»، «صَالِحَةٌ»، «مُعَلِّمَةٌ»، «طَالِبَةٌ»، «سَاعَةٌ».

⑯ درج ذیل کلمات سے جمع مذکر سالم، جمع مؤنث سالم، جمع قلت اور جمع کثرت کو الگ الگ کریں:

«أَكْوَابٌ»، «غِلْمَةٌ»، «عَامِلُوْنَ»، «عِبَادٌ»، «مُؤْمِنِيْنَ»، «وَرَدَاتٌ»، «أَسْمَاءٌ»، «طَيِّبَاتٌ»، «رُسُلٌ».

⑰ مندرجہ ذیل الفاظ معانی یاد کریں:

«اَلسَّبُعُ» درندہ، «خَتَمَ» اُس نے مہر لگائی، «اَلشَّارِعُ» سڑک، روڈ، «مُزْدَحِمٌ» رش والا، بھیڑ والا، «تَحِيَّةٌ» سلام، «شَكْوٰى» شکایت، تکلیف، «نَرْجِسُ» نرگس کا پھول، «عَطْشَانُ» پیاسا مرد، «مَثْلَثُ» تین تین۔

سبق 10

معرب و مبنی

اعراب و بناء کے اعتبار سے اسم کی دو اقسام ہیں: (1) معرب (2) مبنی

معرب: وہ اسم ہے جو مبنی اصل کے مشابہ نہ ہو اور ترکیب میں واقع ہو اور اس کا حکم یہ ہے کہ اس کا اعراب عامل کے تبدیل ہونے سے بدل جاتا ہے، اسے "اسم مُتَمَکِّن" بھی کہتے ہیں، جیسے: «جَاءَ حَامِدٌ»، «رَأَيْتُ حَامِدًا»، «ذَهَبْتُ إِلٰى حَامِدٍ»، ان مثالوں میں حامد معرب ہے۔

مبنی الاصل تین ہیں: فعل ماضی، امر حاضر معلوم اور تمام حروف۔

مبنی: وہ اسم ہے جو مبنی اصل کے مشابہ ہو، اس کا آخر عامل کے تبدیل ہونے سے نہیں بدلتا اور اسے اسم غیر متمکن بھی کہتے ہیں، جیسے: «جَاءَ هٰؤُلَاءِ»، «رَأَيْتُ هٰؤُلَاءِ»، «ذَهَبْتُ إِلٰى هٰؤُلَاءِ»، ان مثالوں میں «هٰؤُلَاءِ» مبنی ہے، کیونکہ اس کا آخر تینوں مثالوں میں ایک ہی حالت (کسرۂ اصلی) پر برقرار رہا ہے۔

معرب کے متعلقہ چند اصطلاحات

اعراب: مختلف عوامل کے آنے سے کلمات کے آخر پر رونما ہونے والی لفظی یا تقدیری تبدیلی کو "اعراب" کہتے ہیں۔

اسم معرب کے اعراب کے نام: اسم معرب کا اعراب رفع، نصب اور جر کہلاتا ہے، یاد رہے کہ فعل معرب میں جر کی بجائے جزم آتا ہے۔[1]

عامل: وہ فعل، اسم یا حرف ہے جس کی وجہ سے اعراب آئے۔

معمول: وہ اسم یا فعل ہے جس پر عامل کا اعراب آئے۔

محلِ اعراب: کلمے کے آخری حرف کو "محلِ اعراب" کہتے ہیں۔

(1) عربی زبان میں صرف دو چیزیں معرب ہیں: اسموں میں اسم متمکن اور فعلوں میں فعل مضارع جو نون تاکید اور نون جمع مؤنث سے خالی ہو۔

جیسے: «قَامَ زَیْدٌ»، اس میں «قَامَ» عامل، «زَیْدٌ» معمول، ضمہ "اعراب"، اور دال "محلِ اعراب" ہے۔

اعراب کی اقسام: علامت کے اعتبار سے اعراب کی چار اقسام ہیں:

① **اعراب بالحرکت:** وہ اعراب ہے جو ضمہ، فتحہ اور کسرہ کے ساتھ آئے۔

② **اعراب بالحرف:** وہ اعراب ہے جو واؤ، الف اور یاء کے ساتھ آئے۔

③ **لفظی یا ظاہری اعراب:** وہ اعراب ہے جس میں علامتِ اعراب لفظوں میں موجود ہو، جیسے: «جَاءَ زَیْدٌ»۔

④ **تقدیری اعراب:** وہ اعراب ہے جس میں علامتِ اعراب لفظوں میں موجود نہ ہو، جیسے: «جَاءَ مُوْسٰی»، «جَاءَ مُسْلِمِيَّ»۔ یہاں «مُوْسٰی» میں ضمہ تقدیری اور «مُسْلِمِيَّ» میں واؤ تقدیری ہے۔

سوالات وتدریبات

① معرب اور مبنی کی تعریف اور مثال ذکر کریں۔

② اعراب کی اقسام بیان کریں۔

③ اسم معرب اور فعل کے اعراب میں کیا فرق ہے؟

④ عامل، معمول اور محلِ اعراب سے کیا مراد ہے؟

⑤ مندرجہ ذیل خالی جگہیں مناسب لفظ سے پُر کریں:

① .... کا آخر مختلف عوامل کے آنے سے تبدیل ہو جاتا ہے۔ (معرب، مبنی)

② .... کا آخر ایک ہی حالت پر برقرار رہتا ہے۔ (معرب، مبنی)

③ .... اسموں کے ساتھ خاص ہے۔ (رفع، نصب، جر)

④ .... فعلوں کے ساتھ خاص ہے۔ (رفع، نصب، جزم)

⑤ .... وہ اسم یا فعل ہے جس پر اعراب آئے۔ (عامل، معمول)

⑥ درست جملے پر (✓) کا اور غلط پر (✗) کا نشان لگائیں:

① «جَاءَ حَامِدٌ»، «رَأَیْتُ حَامِدًا»، «ذَهَبْتُ إِلٰی حَامِدٍ» میں «حَامِد» مبنی ہے۔

② ضمہ، فتحہ اور کسرہ کو اعراب بالحرکت کہتے ہیں۔

③ مبنی کا آخر مختلف عوامل کے آنے کے باوجود ایک ہی حالت پر برقرار رہتا ہے۔

سبق 11

اسم معرب اور مبنی کی اقسام

آخری حرف کے اعتبار سے اسم معرب کی دو اقسام ہیں: (1) صحیح (2) معتل

صحیح: وہ اسم ہے جس کے آخر میں حرفِ علت نہ ہو، جیسے: «اَلْكِتَابُ»، «اَلْقَلَمُ».

معتل: وہ اسم ہے جس کے آخر میں حرف علت ہو، اس کی دو اقسام ہیں: (1) اسم مقصور (2) اسم منقوص

اسم مقصور: وہ اسم معرب ہے جس کے آخر میں الف مقصورہ لازمہ[1] ہو، جیسے: «مُوسٰی»، «عِيسٰى».

اسم منقوص: وہ اسم معرب ہے جس کے آخر میں یائے لازمہ ماقبل مکسور ہو، جیسے: «اَلْقَاضِي»، «اَلْهَادِي».

فائدہ: جاری مجریٰ صحیح وہ اسم ہے جس کے آخر میں حرفِ علت ماقبل ساکن ہو، جیسے: «دَلْوٌ»، «ظَبْيٌ».

اسم مبنی کی اقسام: اسم مبنی (غیر متمکن) کی درج ذیل آٹھ اقسام ہیں:

(1) مضمرات (2) اسمائے اشارات (3) اسمائے موصولات (4) اسمائے افعال (5) اسمائے اصوات (6) اسمائے کنایات (7) مرکب بنائی (8) مبنی ظروف۔ (ان کی تفصیل آگے سبق نمبر 43 سے شروع ہوگی۔)

سوالات وتدریبات

(1) نحویوں کی اصطلاح میں صحیح اور جاری مجریٰ صحیح کسے کہتے ہیں؟

(2) اسم مقصور اور اسم منقوص میں کیا فرق ہے؟

(3) درج ذیل مثالوں سے اسم معرب کی اقسام الگ الگ کریں:

﴿مُوسٰى﴾، ﴿اَلْعَفْوَ﴾، ﴿يُوْسُفَ﴾، ﴿أُسَارٰى﴾، ﴿زَيْدٌ﴾، «اَلرَّاعِي»، «اَلرَّاشِي وَالْمُرْتَشِي»، «اَلْبَادِي»، «عُمَرُ»، «أَقْلَامٌ»، «اَلنَّحْوُ»، «اَلصَّرْفُ».

(4) اسم مبنی کی اقسام کے نام بتائیں۔

[1] وہ الف مقصورہ جو رفعی، نصبی اور جری تینوں حالتوں میں موجود رہے "لازمہ" کہلاتا ہے، چنانچہ اسمائے ستہ اور تثنیہ اسم مقصور نہیں کہلائیں گے۔

سبق 12

منصرف وغیر منصرف

منصرف: وہ اسم ہے جس میں اسبابِ منع صرف میں سے دو سبب یا دو کے قائم مقام ایک سبب نہ پایا جائے۔ اس پر تینوں حرکات اور تنوین آسکتی ہیں، جیسے: «زَیْدٌ»

غیر منصرف: وہ اسم ہے جس میں اسبابِ منع صرف میں سے دو سبب یا دو کے قائم مقام ایک سبب پایا جائے۔ اس پر کسرہ اور تنوین نہیں آتے، بلکہ جری حالت میں کسرہ کی جگہ فتحہ آتا ہے۔

اسبابِ منع صرف نو ہیں:

① عدل ② وصف ③ تانیث ④ معرفہ ⑤ عُجمہ

⑥ جمع ⑦ ترکیب ⑧ وزنِ فعل ⑨ الف ونون زائدتان

ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

عدل: کسی اسم کا صرفی قاعدے کے بغیر اپنے اصل صیغے سے دوسرے صیغے میں بدل جانا ''عدل'' کہلاتا ہے، اس کی دو اقسام ہیں:

① **عدل تحقیقی:** جس کی واقعی کوئی اصل ہو، جیسے: «ثُلَاثُ» (تین، تین) اصل میں «ثَلٰثَۃٌ ثَلٰثَۃٌ» تھا۔

② **عدل تقدیری:** جس کی کوئی اصل نہ ہو، لیکن مان لی گئی ہو، جیسے: «عُمَرُ» کی اصل «عَامِرٌ» مان لی گئی ہے۔

«ثُلَاثُ» میں پہلا سبب عدل اور دوسرا وصف ہے اور «عُمَرُ» میں پہلا سبب عدل اور دوسرا علمیت ہے۔

وصف: کسی اسم کا ایسی ذات پر دلالت کرنا جس کے ساتھ کوئی (اچھی یا بری) صفت بھی معلوم ہو رہی ہو، جیسے: «أَحْمَرُ» ''سرخ رنگ والا۔'' اس میں پہلا سبب وصف اور دوسرا سبب وزنِ فعل ہے، «سَكْرَانُ» ''مدہوش۔'' اس میں پہلا سبب وصف اور دوسرا الف ونون زائدتان ہے۔

تانیث: (مؤنث ہونا) تانیث کی دو صورتیں ہیں: ① تانیث بالتاء ② تانیث بالألف

تانیث بالتاء کے غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے شرط ہے کہ وہ (مؤنث اسم) علم ہو، جیسے: «عَائِشَةُ»، «مَكَّةُ»۔ ان میں پہلا سبب تانیث اور دوسرا علم ہے۔

تانیث بالالف دوسببوں کے قائم مقام ہوتی ہے، جیسے: «حَمْرَاءُ»[1] .

معرفہ: یہاں صرف معرفہ کی قسم ''اسم علم'' مراد ہے، جیسے: «زَيْنَبُ»، اس میں پہلا سبب علم اور دوسرا سبب تانیث ہے۔

عجمہ: وہ اسم جو عربی زبان کے علاوہ کسی اور زبان میں علم ہو، جیسے: «إِبْرَاهِيمُ»، اس میں پہلا سبب علم اور دوسرا عجمہ ہے۔

جمع: اس کے لیے شرط ہے کہ یہ منتہی الجموع کا صیغہ ہو، یہ دوسببوں کے قائم مقام ہوتی ہے، جیسے: «مَسَاجِدُ، مَصَابِيحُ».

ترکیب: اس سے مراد یہ ہے کہ دو کلمے اضافت و اسناد کے بغیر مرکب ہو کر کسی کا علم بن جائیں، جیسے: «بَعْلَبَكُّ»، اس میں پہلا سبب علم اور دوسرا ترکیب ہے۔

وزنِ فعل: اسم کا فعل کے وزن پر ہونا، جیسے: «شَمَّرُ» ''گھوڑے کا نام''، «أَحْمَدُ»۔ ان میں سے پہلا فعل ماضی اور دوسرا فعل مضارع کے وزن پر ہے۔ ان میں پہلا سبب علم اور دوسرا وزنِ فعل ہے۔

الف ونون زائدتان: جب یہ دونوں (صفتی معنی سے خالی) اسم کے آخر میں ہوں تو اس کے لیے شرط ہے کہ وہ علم ہو، جیسے: «عُثْمَانُ» اور جب یہ صفت کے آخر میں ہوں تو اس کے لیے شرط ہے کہ اس کی مؤنث «فَعْلٰی» کے وزن پر آتی ہو، جیسے: «سَكْرَانُ»، اس کی مؤنث «سَكْرٰى» آتی ہے۔

فائدہ: جب غیر منصرف مضاف ہو یا اس پر «اَلْ» داخل ہو تو جری حالت میں اس پر کسرہ آ جاتا ہے، جیسے: «ذَهَبْتُ إِلٰى مَسَاجِدِكُمْ»، «مَرَرْتُ بِالْمَسَاجِدِ».

[1] بعض صاحبِ تحقیق اہلِ علم کے ہاں صرف الف ممدودہ دوسببوں کے قائم مقام ہوتی ہے اور الف مقصورہ والے کلمے کا اعراب اسم مقصور کی طرح تینوں حالتوں میں تقدیری ہی شمار ہوتا ہے۔ واللہ أعلم.

سوالات وتدریبات

① اسم منصرف اور غیر منصرف کی تعریف کریں۔

② اسبابِ منع صرف کون کون سے ہیں؟

③ کون کون سے اسباب دو کے قائم مقام ہوتے ہیں؟

④ غیر منصرف پر کب کسرہ آسکتا ہے؟

⑤ مندرجہ ذیل خالی جگہیں مناسب کلمات سے پُر کریں:

① .... سے مراد وہ اسم ہے جس پر تنوین آئے۔ (منصرف، غیر منصرف)

② جمع کے منع صرف کا سبب بننے کے لیے شرط ہے کہ وہ .... ہو۔ (مکسر، سالم، منتہی الجموع)

③ جو اسم غیر عربی زبان کا لفظ ہو، اسے .... کہتے ہیں۔ (وصف، عجمہ، تانیث)

④ .... دو اسبابِ منع صرف کے قائم مقام ہے۔ (وزنِ فعل، تانیث بالألف، معرفہ)

⑤ کسی اسم کا صرفی قاعدے کے بغیر اپنے اصل صیغے سے دوسرے صیغے میں بدل جانا .... کہلاتا ہے۔

(عدل، وصف، معرفہ)

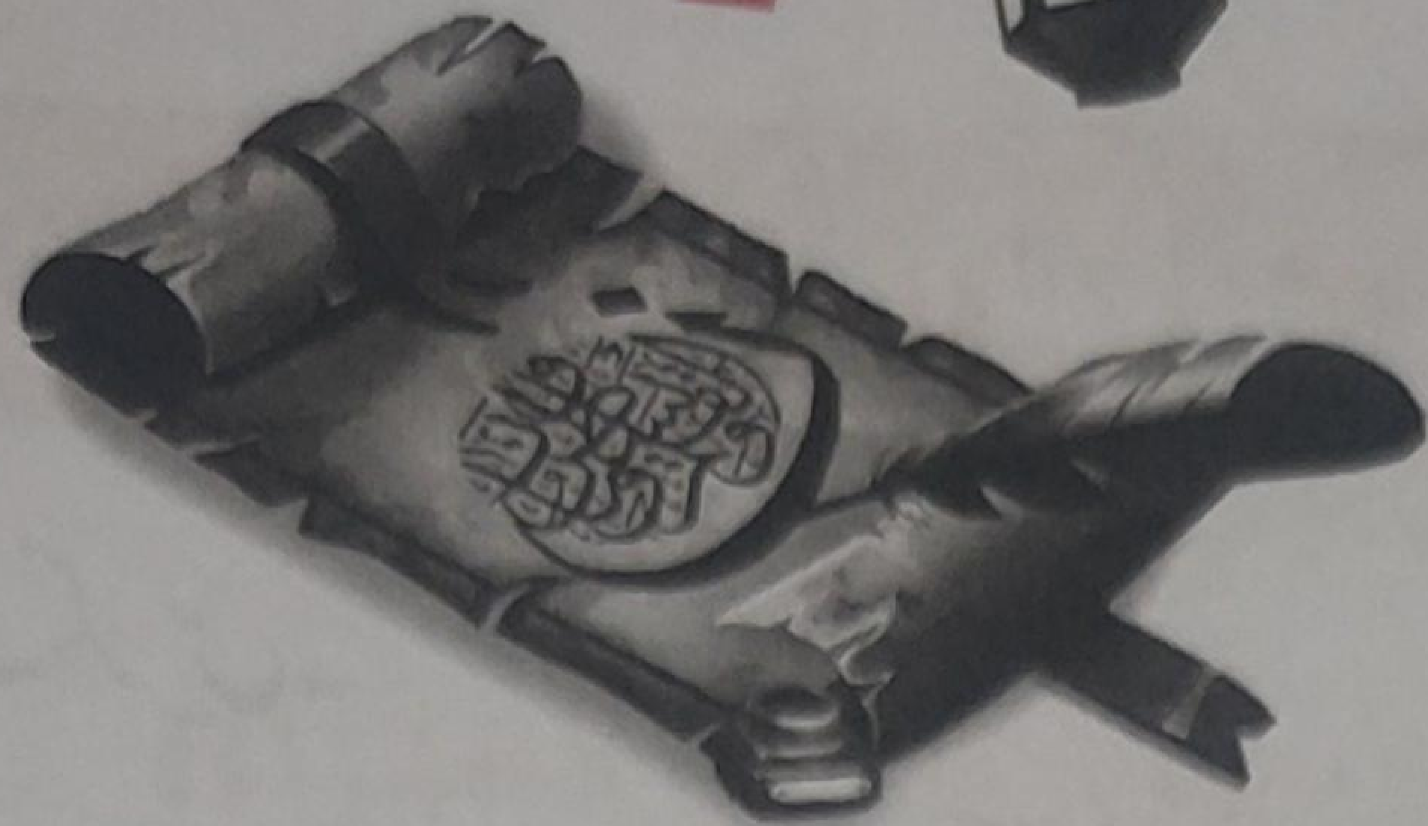
⑥ درج ذیل الفاظ میں سے منصرف اور غیر منصرف کو الگ الگ کریں:

«شَعْبَانُ»، «تَحِيَّةٌ»، «مَنَاظِرُ»، «أَقْلَامٌ»، «شَكْوٰى»، «زُفَرُ»، «نُعْمَانُ»، «إِسْمَاعِيلُ»، «صَلَوَاتٌ»، «أَشْجَارٌ»، «مَدَارِسُ»، «حُذَيْفَةُ»، «أَسْوَدُ»، «مَعْدِيكَرِبُ»، «نَرْجِسُ».

⑦ مندرجہ ذیل اسماء میں منع صرف کے اسباب کا تعین کریں:

«قُزَحُ»[1]، «فَاطِمَةُ»، «عَطْشَانُ»، «أَصْفَرُ»، «مَفَاسِدُ»[2]، «عِمْرَانُ»، «رَمَضَانُ»، «أَحْمَدُ»، «فُقَرَاءُ»، «مَثْلَثُ»، «زُحَلُ»[3]، «دَرَاهِمُ»، «سُعَادُ»[4]، «يُوسُفُ».

[1] قوس قزح، دھنک۔ [2] خرابیاں۔ [3] ایک سیارے کا نام۔ [4] عورت کا نام۔



مرفوعات

اسمائے مرفوعات آٹھ ہیں:

1. فاعل
2. نائب فاعل
3. مبتدا
4. خبر
5. حروف مشبہ بالفعل کی خبر
6. افعال ناقصہ کا اسم
7. «مَا» وَ «لَا» مشابہ بِہ «لَیْسَ» کا اسم
8. لائے نفی جنس کی خبر

سبق 13

فاعل

فاعل وہ اسم مرفوع ہے جس سے پہلے فعل معروف یا شبہ فعل معروف (اسم فاعل) ہو اور وہ اسم ایسا ہو جس نے فعل کیا ہو یا جس کے ساتھ فعل قائم (جڑا ہوا) ہو، جیسے: «أَكَلَ عَلِيٌّ طَعَامًا» "علی نے کھانا کھایا"، «حَامِدٌ مُجْتَهِدٌ ابْنُهُ» "حامد، اس کا بیٹا محنتی ہے"، «حَسُنَ زَيْدٌ» "زید خوبصورت ہوا۔" ان مثالوں میں «عَلِيٌّ»، «اِبْنُهُ» اور «زَيْدٌ» فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہیں۔

فاعل کی اقسام

فاعل کی دو اقسام ہیں: ① اسم ظاہر (Noun) ② اسم ضمیر (Pronoun)

اسم ظاہر کی مثال: «قَامَ الرَّجُلُ» اس میں «قَامَ» فعل ہے اور «اَلرَّجُلُ» اسم ظاہر اس کا فاعل ہے۔

اسم ضمیر کی مثال: «اَلرَّجُلُ قَامَ»، یہاں «قَامَ» میں «هُوَ» ضمیر مستتر [1] فاعل ہے۔

فاعل کے لحاظ سے فعل کے احکام

فعل کا واحد، تثنیہ یا جمع ہونا

① جب فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد آتا ہے، فاعل خواہ واحد ہو، تثنیہ ہو یا جمع ہو، جیسے: «قَامَ الرَّجُلُ»، «قَامَ الرَّجُلَانِ»، «قَامَ الرِّجَالُ»۔

② جب فاعل اسم ضمیر ہو تو فعل اپنے فاعل (ضمیر) کے مطابق آتا ہے، یعنی واحد کے لیے واحد، تثنیہ کے لیے تثنیہ اور جمع کے لیے جمع، [2] جیسے: «اَلرَّجُلُ قَامَ»، «اَلرَّجُلَانِ قَامَا»، «اَلرِّجَالُ قَامُوا»۔

[1] چھپی ہوئی۔ [2] ضمیر کے واحد، تثنیہ اور جمع ہونے کا علم اس کے مَرجع سے ہوگا اور مرجع سے مراد وہ اسم ظاہر ہے جس کی طرف ضمیر لوٹتی ہے۔

فعل کی تذکیر و تانیث

عموماً جب فاعل مذکر ہو تو فعل مذکر اور فاعل مؤنث ہو تو فعل مؤنث آتا ہے، جیسے: «قَامَ الرَّجُلُ»، «قَامَتِ الْمَرْأَةُ»۔

مگر درج ذیل صورتوں میں فعل کو مذکر اور مؤنث دونوں طرح لانا جائز ہے:

① جب فاعل اسم ظاہر، مؤنث حقیقی ہو، فعل اور فاعل کے درمیان فاصلہ ہو، جیسے: «حَضَرَتِ الْيَوْمَ فَاطِمَةُ» اور «حَضَرَ الْيَوْمَ فَاطِمَةُ»۔[1]

② جب فاعل اسم ظاہر، مؤنث غیر حقیقی ہو، جیسے: «طَلَعَتِ الشَّمْسُ» اور «طَلَعَ الشَّمْسُ»۔[2]

③ جب فاعل اسم ظاہر، جمع مکسر ہو، جیسے: «جَاءَ الرِّجَالُ» اور «جَاءَتِ الرِّجَالُ»۔

ترکیب: ﴿قَتَلْتَ نَفْسًا﴾: «قَتَلْتَ» فعل، اس میں «تَ» ضمیر فاعل اور «نَفْسًا» مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

سوالات و تدریبات

① فاعل کی تعریف مع مثال ذکر کریں۔

② فاعل کی اقسام ذکر کریں۔

③ فعل کب واحد اور کب تثنیہ و جمع آتا ہے؟ مثالوں سمیت وضاحت کریں۔

④ فعل کب مذکر اور مؤنث دونوں طرح لانا جائز ہوتا ہے؟

⑤ درج ذیل مثالوں سے فاعل کی نشاندہی کریں:

﴿تَوَلّٰى فِرْعَوْنُ﴾، ﴿أَكَلَ السَّبُعُ﴾، ﴿يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ﴾، ﴿خَتَمَ اللّٰهُ﴾، ﴿قَتَلْتَ نَفْسًا﴾، ﴿قَتَلْتُمْ نَفْسًا﴾، ﴿أٰمَنَ النَّاسُ﴾، ﴿أَرْسَلْنَا نُوْحًا﴾، ﴿يَقْبَلُ التَّوْبَةَ﴾، ﴿قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ﴾۔

⑥ درج ذیل مثالوں کی ترکیب کریں:

① «قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ» ② «آمَنْتُ بِاللّٰهِ»۔

---

[1] اس صورت میں اگر فاصلہ نہ ہو تو فعل کو مؤنث لانا واجب ہے، جیسے: «حَضَرَتْ فَاطِمَةُ»۔ [2] پہلی اور دوسری صورت میں اگر فاعل اسم ضمیر ہو، خواہ مؤنث حقیقی کی یا مؤنث غیر حقیقی کی، تو فعل کو مؤنث لانا واجب ہے، جیسے: «فَاطِمَةُ حَضَرَتْ، اَلشَّمْسُ طَلَعَتْ»۔

سبق 14

نائبِ فاعل

نائب فاعل وہ اسم مرفوع ہے جس سے پہلے فعل مجہول یا شبہ فعل مجہول (اسم مفعول) ہو اور فاعل حذف کرنے کے بعد اس کی جگہ اسے ذکر کیا گیا ہو، جیسے: «أُكِلَ طَعَامٌ» ''کھانا کھایا گیا۔'' «خَالِدٌ مَضْرُوبٌ غُلَامُهُ» ''خالد کے غلام کو مارا گیا ہے۔'' ان مثالوں میں «طَعَامٌ» اور «غُلَامُهُ» نائب فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہیں۔

نائب فاعل کے احکام

نائب فاعل، فاعل کے قائم مقام ہوتا ہے، اس لیے اس کے تمام احکام فاعل والے ہوتے ہیں، مثلاً:

① اگر نائب فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل مجہول ہمیشہ واحد آئے گا، نائب فاعل چاہے واحد ہو یا تثنیہ و جمع، جیسے: «نُصِرَ الرَّجُلُ»، «نُصِرَ الرَّجُلَانِ»، «نُصِرَ الرِّجَالُ».

② اگر نائب فاعل اسم ضمیر ہو تو فعل ضمیر کے مطابق آتا ہے، یعنی واحد کے لیے واحد، تثنیہ کے لیے تثنیہ اور جمع کے لیے جمع، جیسے: «اَلرَّجُلُ نُصِرَ»، «اَلرَّجُلَانِ نُصِرَا»، «اَلرِّجَالُ نُصِرُوْا».

نوٹ: فعل کی تذکیر و تانیث میں بھی نائب فاعل، فاعل کی طرح ہوتا ہے، جیسے: «نُصِرَ الرَّجُلُ»، «نُصِرَتِ الْمَرْأَةُ».

ترکیب: «نُصِرَ الرَّجُلُ»: «نُصِرَ» فعل مجہول، «اَلرَّجُل» نائب فاعل، فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

سوالات وتدریبات

① نائب فاعل کی تعریف مع مثال ذکر کریں۔

② نائب فاعل کے ساتھ فعل کب واحد اور کب تثنیہ وجمع آتا ہے؟ مثالوں سمیت وضاحت کریں۔

③ درج ذیل جملوں میں فاعل اور نائب فاعل کی شناخت کریں:

﴿قُرِئَ الْقُرْآنُ﴾، «ذَهَبَ أَحْمَدُ»، «نَامَ الطِّفْلُ»، «غُسِلَ الثَّوْبُ»، «قَامَ إِسْمَاعِيلُ»، «شُرِبَ اللَّبَنُ»، «سَافَرَ خَالِدٌ»، «نُصِرَ سَعْدٌ».

④ نمونے کے مطابق فعل معروف کو فعل مجہول میں بدلیں اور فاعل کی جگہ نائب فاعل ذکر کریں:

	فعل معروف	فعل مجہول
نمونہ	فَتَحَ الْوَلَدُ الْبَابَ	فُتِحَ الْبَابُ
1	أَكَلَ حَامِدٌ طَعَامًا	
2	أَحْرَقَتِ النَّارُ الْمَنَازِلَ	
3	قَرَأَ خَالِدٌ الْكِتَابَ	
4	حَفِظَ الْغُلَامُ الْقُرْآنَ	
5	قَرَأْتُ الْقُرْآنَ	

⑤ مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی یاد کریں:

«اَلْغُصْنُ» ٹہنی، «اَلْحَدِيقَةُ» باغیچہ، «تَدُورُ الْأَرْضُ» زمین چکر لگاتی ہے، «اَلنَّجَّارُ» بڑھئی، لکڑی کا کام کرنے والا، «كَرَّ» اس نے حملہ کیا۔

سبق 15

مبتدا و خبر

مبتدا: وہ اسم مرفوع ہے جو لفظی عامل سے خالی اور مسند الیہ [1] ہو۔

خبر: وہ اسم مرفوع ہے جس کے ذریعے سے مبتدا کے متعلق خبر دی جائے، یہ اسم مسند ہوتا ہے۔

مثال: «زَيْدٌ قَائِمٌ» ''زید کھڑا ہے۔'' اس میں «زَيْدٌ» مبتدا ہے جو لفظی عامل سے خالی اور مسند الیہ ہے اور «قَائِمٌ» خبر ہے، جو مسند ہے۔

مبتدا اور خبر کے احکام

① مبتدا اور خبر دونوں مرفوع ہوتے ہیں۔

② مبتدا اکثر معرفہ اور کبھی نکرہ مخصوصہ (مخصَّصہ) [2] ہوتا ہے اور خبر اکثر نکرہ اور کبھی معرفہ ہوتی ہے، جیسے: ﴿اللّٰهُ عَلِيْمٌ﴾، ﴿لَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ﴾، ﴿اَللّٰهُ الصَّمَدُ﴾۔

③ خبر واحد، تثنیہ، جمع اور تذکیر و تانیث میں مبتدا کے مطابق ہوتی ہے، جیسے: «اَلرَّجُلُ قَائِمٌ»، «اَلرَّجُلَانِ قَائِمَانِ»، «اَلرِّجَالُ قَائِمُوْنَ»، «اَلْمَرْأَةُ قَائِمَةٌ»۔

④ عموماً مبتدا پہلے اور خبر بعد میں آتی ہے، جیسے: «اَللّٰهُ لَطِيْفٌ»، مگر کبھی [3] خبر مبتدا سے پہلے بھی آجاتی ہے، جیسے: «فِي الدَّارِ زَيْدٌ»، «فِي الدَّارِ رَجُلٌ»۔

⑤ ایک مبتدا کی کئی خبریں آسکتی ہیں، جیسے: ﴿هُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ۝ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ﴾۔

⑥ خبر کبھی کبھی جملہ بھی ہوتی ہے، جیسے: ﴿اَللّٰهُ يَعْلَمُ﴾ اور کبھی شبہ جملہ، جیسے: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ﴾۔

[1] مسند الیہ وہ اسم ہے جس کی طرف کسی اسم یا فعل کی اسناد (نسبت) کی جائے اور مسند وہ اسم یا فعل ہے جس کو کسی اسم کی طرف منسوب کیا جائے۔ [2] جس نکرہ کی صفت لائی جائے اسے ''نکرہ مخصوصہ'' کہتے ہیں۔ [3] جس وقت خبر ظرف یا جار مجرور کی شکل میں ہو۔ ترکیب یوں کریں گے: «فِي» حرف جر «الدَّارِ» مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے صیغۂ صفت «مَوْجُوْدٌ» کے، صیغۂ صفت اپنے متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر مقدم اور «زَيْدٌ» مبتدا مؤخر، مبتدا مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

سوالات وتدریبات

① مبتدا وخبر کی تعریف مع مثال بیان کریں۔

② مبتدا اور خبر کے احکام لکھیں۔

③ قوسین میں دیے گئے الفاظ میں سے مناسب لفظ سے خالی جگہ پُر کریں:

① جو اسم مرفوع ہو، مسند الیہ ہو اور لفظی عامل سے خالی ہو، اسے .... کہتے ہیں۔ (مبتدا، خبر)

② مبتدا .... عامل سے خالی ہوتا ہے۔ (لفظی، معنوی)

③ مبتدا اکثر .... اور خبر اکثر .... ہوتی ہے۔ (نکرہ، معرفہ)

④ مبتدا اور خبر دونوں .... ہوتے ہیں۔ (مرفوع، منصوب)

⑤ خبر کبھی کبھی .... بھی ہوتی ہے۔ (جملہ، جملہ وشبہ جملہ)

④ دیے گئے الفاظ میں سے مناسب مبتدا کا انتخاب کر کے خالی جگہ میں درج کریں اور جملہ مکمل کریں:

«اَلدَّارُ»، «اَلْمَاءُ»، «اَلْكِتَابُ»، «اَلشَّارِعُ»، «اَلسِّوَاكُ».

① .... وَاسِعَةٌ. ② .... مُزْدَحِمٌ. ③ .... نَافِعٌ.

④ .... بَارِدٌ. ⑤ .... سُنَّةٌ.

⑤ درج ذیل مثالوں میں مبتدا اور خبر کی شناخت کریں:

﴿اَللّٰهُ الصَّمَدُ﴾، ﴿النُّجُوْمُ مُسَخَّرَاتٌ﴾، ﴿اَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ﴾، ﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ﴾، ﴿هُوَ مُؤْمِنٌ﴾، ﴿اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ﴾، «اَلصَّبْرُ جَمِيْلٌ»، «اَلشَّمْسُ طَلَعَتْ»، «عِنْدِي كِتَابٌ»، «حَامِدٌ فِي الْمَسْجِدِ».

⑥ درج ذیل مثالوں کی ترکیب کریں:

① ﴿اَللّٰهُ اَحَدٌ﴾ ② ﴿اَلصُّلْحُ خَيْرٌ﴾.

سبق 16

باقی مرفوعات

حروفِ مشبہ بالفعل کی خبر

حروفِ مشبہ بالفعل چھ ہیں: «إِنَّ»، «أَنَّ»، «كَأَنَّ»، «لَيْتَ»، «لٰكِنَّ»، «لَعَلَّ».

مثلاً: ﴿إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ﴾.

افعالِ ناقصہ کا اسم

افعالِ ناقصہ تیرہ ہیں: «كَانَ»، «صَارَ»، «أَصْبَحَ»، «أَمْسٰى»، «أَضْحٰى»، «ظَلَّ»، «بَاتَ»، «مَا زَالَ»، «مَا بَرِحَ»، «مَا فَتِئَ»، «مَا انْفَكَّ»، «لَيْسَ»، «مَا دَامَ».

مثلاً: ﴿كَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَّحِيمًا﴾.

«مَا» وَ «لَا» مشابِہ بہ «لَيْسَ» کا اسم

مثلاً: «مَا زَيْدٌ قَائِمًا»، «لَا رَجُلٌ ظَرِيْفًا» [1].

لائے نفی جنس کی خبر

مثلاً: «لَا طَالِبَ عِلْمٍ غَائِبٌ».

ان چاروں کی تفصیلات نواسخِ جملہ کی بحث میں آرہی ہیں۔

[1] ذہین، ہوشیار، چالاک۔



منصوبات

اسمائے منصوبات بارہ ہیں:

1. مفعول مطلق
2. مفعول بہ
3. مفعول فیہ
4. مفعول لہ
5. مفعول معہ [1]
6. حال
7. تمیز
8. مستثنیٰ
9. حروفِ مشبہ بالفعل کا اسم
10. افعالِ ناقصہ کی خبر
11. «مَا» وَ «لَا» مشابہ بِـ «لَيْسَ» کی خبر
12. لائے نفی جنس کا اسم

[1] ان پانچ مفعولوں کو "مفاعیلِ خمسہ" کہتے ہیں۔

سبق 17

مفعولِ مطلق

مفعول مطلق وہ مصدر ہے جو مذکور فعل کے مادے[1] سے ہو یا اس کا ہم معنی ہو، جیسے: «فَرِحْتُ فَرَحًا» ''میں خوش ہوا، خوش ہونا۔'' «قَعَدْتُّ جُلُوسًا» ''میں بیٹھا، بیٹھنا۔'' ان مثالوں میں «فَرَحًا» اور «جُلُوسًا» مفعول مطلق ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں۔ «فَرَحًا» مصدر ہے اور مذکورہ فعل «فَرِحْتُ» کے مادے سے بنا ہے اور «جُلُوسًا» مصدر ہے اور «قَعَدْتُّ» کے صرف ہم معنی ہے۔

مفعول مطلق لانے کے مقاصد

مفعول مطلق فعل کے بعد اس کی تاکید، نوع یا عدد بیان کرنے کے لیے ذکر کیا جاتا ہے۔

تاکید: جیسے: «لَعِبَ حَسَنٌ لَعِبًا» ''حسن کھیلا، کھیلنا۔''

نوع[2]: جیسے: «مَرَّ الْقِطَارُ مَرَّ السَّحَابِ» ''ریل گاڑی گزری، بادل کے گزرنے کی طرح۔''

عدد: جیسے: «قَرَأْتُ الْكِتَابَ قِرَائَتَيْنِ» ''میں نے کتاب پڑھی، دو بار پڑھنا۔''

سوالات و تدریبات

1. مفعول مطلق کی تعریف کریں اور مثال دیں۔
2. مفعول مطلق لانے کے مقاصد ذکر کریں۔
3. درج ذیل مثالوں میں مفعول مطلق کی نشاندہی کریں:

﴿وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا﴾، ﴿ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا﴾، ﴿تَؤُزُّهُمْ اَزًّا﴾[3]، ﴿وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ﴾، ﴿جَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا﴾۔

[1] یعنی مفعول مطلق اور فعل کے حروفِ اصلیہ ایک ہی ہوں۔ [2] جس مصدر کا مضاف الیہ یا صفت آئے وہ نوع کے لیے اور جو تثنیہ یا جمع ہو وہ عدد کے لیے ہوتا ہے۔ [3] وہ ابھارتے ہیں (اُکساتے ہیں) ان کو، ابھارنا۔

سبق 18

مفعول بہ

مفعول بہ وہ اسم منصوب ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو، جیسے: «قَرَأْتُ الْكِتَابَ» ''میں نے کتاب پڑھی۔''
اس مثال میں «اَلْكِتَابَ» مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے کیونکہ اس پر فاعل کے پڑھنے کا عمل واقع ہوا ہے۔

مفعول بہ کے عامل یعنی فعل کو حذف کرنے کی صورتیں

اس کی دو صورتیں ہیں: ① جوازی ② وجوبی

جوازی: جب کوئی قرینہ (دلیل، اشارہ) پایا جائے، جیسے کوئی شخص سوال کرے کہ ﴿مَاذَا اَنْزَلَ رَبُّكُمْ﴾ تمھارے رب نے کیا نازل کیا ہے؟ تو جواب میں کہا جائے: ﴿خَيْرًا﴾. یہ «أَنْزَلَ» فعل محذوف کا مفعول بہ ہے۔ یہاں سوال قرینہ ہے، جس میں «أَنْزَلَ» موجود تھا۔

وجوبی: اس کی دو صورتیں ہیں: ① سماعی ② قیاسی

① **سماعی:** جیسے: «أَهْلًا وَسَهْلًا» اصل میں «أَتَيْتَ أَهْلًا وَوَطِئْتَ سَهْلًا» تھا۔

② **قیاسی:** یہ تین جگہ پر ہوتا ہے: ① منادیٰ ② تحذیر ③ اشتغال

منادیٰ: منادیٰ وہ اسم ہے جسے حرفِ نداء کے ذریعے سے پکارا جائے، جیسے: «يَا رَجُلُ!»، یہ اصل میں «أَدْعُو رَجُلًا» تھا، «أَدْعُو» فعل کو حذف کر کے اس کے عوض (اس کے بدلے) حرفِ نداء کو ذکر کر دیا۔

حروفِ نداء پانچ ہیں: «يَا»، «أَيَا»، «هَيَا»، «أَيْ» اور «أَ».

منادیٰ کا اعراب: اس کی دو صورتیں ہیں: ① علامتِ رفع پر مبنی ② منصوب

① **علامتِ رفع پر مبنی:** جب منادیٰ مفرد معرفہ ہو، جیسے: «يَا زَيْدُ!» یا نکرہ معیّنہ ہو، جیسے: «يَا رَجُلُ!».

② **منصوب:** جب منادیٰ مضاف ہو، جیسے: «يَا عَبْدَ اللهِ!» یا مشابہ[1] مضاف ہو، جیسے: «يَا قَارِئًا كِتَابًا!»

[1] مشابہ مضاف وہ اسم ہے جو اپنے بعد والے اسم کے ساتھ مل کر معنی کی تکمیل کرے۔

یا نکرہ غیر معینہ ہو، جیسے: نابینے کا قول: «یَا رَجُلًا! خُذْ بِیَدِي».

نوٹ: جب منادیٰ معرف باللام ہو تو حرفِ ندا اور منادیٰ کے درمیان مذکر کے لیے «أَیُّهَا» اور مؤنث کے لیے «أَیَّتُهَا» کے ساتھ فاصلہ کرنا لازمی ہے، جیسے: ﴿یَاأَیُّهَا النَّبِيُّ﴾، ﴿یَاأَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ﴾.

② تحذیر: تحذیر کا مطلب ہے مخاطب کو کسی خطرناک چیز سے ڈرانا اور متنبہ کرنا، جیسے: «اَلظُّلْمَ!» ''ظلم سے بچ!'' اصل میں ہے: «اِتَّقِ الظُّلْمَ».

جسے ڈرایا جائے اسے «مُحَذَّر» اور جس چیز سے ڈرایا جائے اسے «مُحَذَّر مِنه» کہتے ہیں اور تحذیر سے مراد کبھی محذَّر ہوتا ہے اور کبھی محذَّر مِنہ، جو «اِتَّقِ» یا «بَاعِدْ» فعل محذوف کا مفعول بہ ہوتا ہے۔

③ اشتغال: ہر وہ اسم منصوب جس کے بعد ایک فعل ہو، اور وہ فعل اس مذکور اسم کی ضمیر میں عمل کرنے میں مشغول ہو، اس وجہ سے وہ اس مذکور اسم میں عمل نہ کر رہا ہو، جیسے: «زَیْدًا نَصَرْتُهُ»۔ اس مثال میں «زَیْدًا» کے بعد «نَصَرْتُ» فعل ہے جو اس ''زید'' کی ضمیر «ہٗ» میں عمل کرنے کی وجہ سے خود اس ''زید'' میں عمل نہیں کر رہا، یہ اصل میں «نَصَرْتُ زَیْدًا نَصَرْتُهُ» تھا۔

اشتغال کو «إِضْمَارٌ عَلٰی شَرِیطَةِ التَّفْسِیرِ» بھی کہتے ہیں۔

سوالات و تدریبات

① مفعول بہ کی تعریف کریں اور مثال دیں۔

② مفعول بہ کے عامل کے حذف ہونے کی صورتیں ذکر کریں۔

③ منادی کسے کہتے ہیں؟ مثال سمیت ذکر کریں۔

④ تحذیر کسے کہتے ہیں؟

⑤ اشتغال کسے کہتے ہیں؟

⑥ درج ذیل مثالوں میں مفعول بہ کی نشاندہی کریں:

﴿ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا﴾، ﴿أَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ﴾، ﴿بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ﴾، ﴿لَا یُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ﴾، «صَامَ الْمُسْلِمُ رَمَضَانَ»، «کَتَبَ الطَّالِبُ الدَّرْسَ».

⑦ ترکیب کریں: ﴿قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوتَ﴾.

سبق 19

مفعول فیہ

مفعول فیہ وہ زمان یا مکان ہے جس میں فعل واقع ہو، اسے ''ظرف'' بھی کہتے ہیں، جیسے: «سَافَرَ لَيْلًا» ''اس نے رات کو سفر کیا۔'' «مَشٰى مِيلًا» ''وہ ایک میل چلا۔'' «لَيْلًا» اور «مِيلًا» مفعول فیہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں۔ «لَيْلًا» فعل کا وقت اور «مِيلًا» جگہ بتانے کے لیے ذکر ہوا ہے۔

نوٹ: مفعول فیہ کا نصب «فِيْ» مقدر ماننے سے ہوتا ہے۔

ظرف کی اقسام

ظرف یا مفعول فیہ کی دو اقسام ہیں: ① ظرفِ زمان ② ظرفِ مکان

ظرفِ زمان: وہ اسم ہے جو اس وقت پر دلالت کرے جس میں کام واقع ہوا ہو، جیسے: «صُمْتُ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ» ''میں نے سوموار اور جمعرات کے دن روزہ رکھا۔''

ظرفِ مکان: وہ اسم ہے جو اس جگہ پر دلالت کرے جس میں کام واقع ہوا ہو، جیسے: «جَلَسْتُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ» ''میں درخت کے نیچے بیٹھا۔''

سوالات وتدریبات

① مفعول فیہ کی تعریف کریں اور مثال دیں۔

② ظرف کی اقسام لکھیں۔

③ درج ذیل مثالوں میں مفعول فیہ کی نشاندہی کریں:

﴿سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا﴾، ﴿كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ﴾، ﴿اَيْنَ شُرَكَاؤُكُمْ﴾، ﴿تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ﴾، «أَنْتَ مُسَافِرٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ»، «اَلطَّائِرُ فَوْقَ الْغُصْنِ».

سبق 20

مفعول لہ

مفعول لہ وہ مصدر منصوب ہے جو وقوعِ فعل کا سبب بیان کرنے کے لیے ذکر کیا جائے، اسے «مفعول لِأَجْلِهٖ» بھی کہتے ہیں، جیسے: «ضَرَبْتُهٗ تَأْدِيبًا» ”میں نے اسے ادب سکھانے کے لیے مارا۔“ اس میں «تَأْدِيبًا» مفعول لہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے اور یہ بیان کررہا ہے کہ مار کا سبب ادب سکھانا ہے۔

ترکیبیں: ① «قَعَدْتُّ جُلُوسًا»: «قَعَدْتُّ» فعل، «تُ» ضمیر فاعل، «جُلُوسًا» مفعول مطلق، فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

② «سَافَرَ لَيْلًا»: «سَافَرَ» فعل، اس میں «هُوَ» ضمیر فاعل، «لَيْلًا» مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

③ «ضَرَبْتُهٗ تَأْدِيبًا»: «ضَرَبْتُهٗ» فعل، اس میں «تُ» ضمیر فاعل، «هٗ» ضمیر مفعول بہ، «تَأْدِيبًا» مفعول لہ، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور مفعول لہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

سوالات وتدریبات

① مفعول لہ کی تعریف کریں اور مثال دیں۔

② مفعول لہ کا دوسرا نام ذکر کریں۔

③ درج ذیل مثالوں سے مفعول لہ کی نشاندہی کریں:

﴿بَدَّلُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا﴾، ﴿لَا تَقْتُلُوا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ﴾، ﴿يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَاءَ النَّاسِ﴾.

④ ترکیب کریں: «لَعِبَ حَسَنٌ لَعِبًا»، «مَشٰى مِيلًا»، «قُمْتُ إِكْرَامًا لَكَ».

سبق 21

مفعول معہ

مفعول معہ وہ اسم منصوب ہے جو اس «وَ» کے بعد آئے جو «مَعَ» کے معنی میں ہو۔ مفعول معہ بتاتا ہے کہ فعل اس کی معیت میں فعل واقع ہوا ہے، جیسے: «جَاءَ الْأَمِيرُ وَالْجَيْشَ» ''امیر لشکر سمیت آیا۔'' اس میں «اَلْجَيْشَ» مفعول معہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ یہ «وَ» کے بعد ہے جو کہ «مَعَ» کے معنی میں ہے اور بتا رہا ہے کہ امیر کی آمد لشکر سمیت ہوئی ہے۔

ترکیب: «جَاءَ الْأَمِيرُ وَالْجَيْشَ»: «جَاءَ» فعل، «الْأَمِيرُ» فاعل، واوَ مَعَ کے معنی میں، «الْجَيْشَ» مفعول معہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول معہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مفاعیلِ خمسہ کی پہچان کا طریقہ: یہ ہے کہ اس میں دیکھیں اگر وہ اسم زمان یا مکان پر دلالت کر رہا ہے تو وہ مفعول فیہ ہوگا، اگر وہ مصدر ہو اور مذکورہ فعل کا ہم معنی ہو تو مفعول مطلق ہوگا اور اگر وہ مصدر ہو اور مذکورہ فعل کا سبب بیان کر رہا ہو تو مفعول لہ ہوگا اور اگر وہ اسم منصوب واوَ بمعنی مع کے بعد ہو تو مفعول معہ ہوگا اور اگر وہ اس طرح نہ ہو، بلکہ اس پر فاعل کا فعل واقع ہو رہا ہو تو یہ مفعول بہ ہوگا۔

سوالات وتدریبات

① مفعول معہ کی تعریف کریں اور مثال دیں۔

② درج ذیل مثالوں میں مفعول معہ کی نشاندہی کریں:

«سَافَرْتُ وَزَيْدًا»، «مَشَيْتُ وَالْحَدِيقَةَ»[1]، «كَفَاكَ وَزَيْدًا دِرْهَمٌ»[2]، «جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ»[3].

[1] میں باغیچے کے ساتھ ساتھ چلا۔ [2] تجھے زید سمیت ایک درہم کافی ہے۔ [3] سردی گرم کپڑوں کے ساتھ آئی۔

③ مفاعیلِ خمسہ سے کیا مراد ہے؟

④ مفاعیلِ خمسہ کی پہچان کیسے ہوتی ہے؟

⑤ قوسین میں دیے گئے الفاظ میں سے مناسب لفظ سے خالی جگہ پر کریں:

① جس اسم پر فاعل کا فعل واقع ہو، اسے .... کہتے ہیں۔ (مفعول بہ، مفعول مطلق، مفعول معہ)

② .... وقوعِ فعل کا سبب بیان کرنے کے لیے ذکر کیا جاتا ہے۔ (مفعول بہ، مفعول فیہ، مفعول لہ)

③ ظرفِ زمان .... پر دلالت کرتا ہے۔ (جگہ، وقت)

④ «سُرِرْتُ سُرُوْرًا» میں «سُرُوْرًا» .... ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

(مفعول بہ، مفعول مطلق، مفعول لہ)

⑤ .... مفعول معہ کی مثال ہے۔ (ضَرَبْتُهُ تَأْدِيبًا، سَافَرَ لَيْلًا، جَاءَ الْأَمِيرُ وَالْجَيْشَ)

⑥ مندرجہ ذیل جملوں میں مُلوّن (رنگین) کلمات کی وجہ اعراب بتائیں:

«لَعِبَ حَسَنٌ لَعِبًا»، «تَدُورُ الْأَرْضُ دَوْرَةً وَاحِدَةً فِي الْيَوْمِ»، «جِئْتُ طَلَبًا لِلْعِلْمِ»، «تُوقَدُ الْمَصَابِيحُ لَيْلًا»، «صَنَعَ النَّجَّارُ كُرْسِيًّا»، «أَبْصَرَ الرَّجُلُ الْهِلَالَ»، «كَرَّ الْجَيْشُ وَقَائِدَهُ»، «صَلَّيْتُ وَرَاءَ الْأُسْطُوَانَةِ»، «هَرَبْتُ خَوْفًا مِنَ السَّبُعِ».

⑦ ترکیب کریں: «قَرَأْتُ وَزَيْدًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ كِتَابًا قِرَاءَتَيْنِ».

⑧ مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی یاد کریں:

«اَلْمُذْنِبُ» گناہ گار، «حَارٌّ» گرم، «كَأْسٌ» پیالہ، جام، «كِيسٌ» تھیلی، «اَلتُّفَّاحُ» سیب، «إِدْرَاكُ الْعُلَا» بلندیوں کا پانا، «اَلْأَيَّامُ الْبِيضُ» ایامِ بیض، قمری مہینے کی 13,14,15 تاریخیں، «غَمَسَ» اس نے ڈبویا، «اَلْمَحْبَرَةُ» دوات، قلم دان، «عَصِيرُ الرُّمَّانِ» انار کا رس، جوس۔

سبق 22

حال

حال وہ اسم منصوب ہے جو فاعل یا مفعول بہ کی حالت بیان کرے۔ جس کی حالت بیان کی جائے اسے ''ذوالحال'' کہتے ہیں، جیسے: ﴿شَرِبَ حَامِدُنِ[1] الْمَاءَ جَالِسًا﴾ ''حامد نے بیٹھ کر پانی پیا۔'' ﴿ضَرَبْتُ زَيْدًا مَشْدُوْدًا﴾ ''میں نے زید کو باندھ کر مارا۔'' ان مثالوں میں ﴿جَالِسًا﴾ اور ﴿مَشْدُوْدًا﴾ حال ہونے کی وجہ سے منصوب اور ﴿حَامِدٌ﴾ اور ﴿زَيْدًا﴾ ذوالحال ہیں۔

ذوالحال اور حال کے احکام

① ذوالحال عموماً پہلے اور حال بعد میں آتا ہے، جیسے: ﴿جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا﴾.

② حال ہمیشہ نکرہ ہوتا ہے، جیسے: ﴿شَرِبَ زَيْدٌ جَالِسًا﴾.

③ ذوالحال اکثر معرفہ یا نکرہ مخصوصہ ہوتا ہے، جیسے: ﴿خُلِقَ الْإِنْسَانُ ضَعِيفًا﴾، ﴿جَاءَ رَجُلٌ كَرِيمٌ رَاكِبًا﴾.

④ حال عموماً اسم مشتق ہوتا ہے، جیسے: ﴿جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا﴾.

⑤ ایک ذوالحال کے کئی حال ہو سکتے ہیں، جیسے: ﴿ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ○﴾.

⑥ حال عموماً مفرد ہوتا ہے مگر کبھی جملہ بھی آجاتا ہے، جب حال جملہ ہو تو اس میں ذوالحال کے موافق ایک ضمیر ہوتی ہے اور کبھی اس جملہ سے پہلے واؤ حالیہ بھی آجاتی ہے، جیسے: ﴿لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَأَنْتُمْ سُكٰرٰى﴾ ''تم نشے کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ۔''

ترکیب: ﴿ضَرَبْتُ زَيْدًا مَشْدُوْدًا﴾: ﴿ضَرَبْتُ﴾ فعل، اس میں ﴿تُ﴾ ضمیر فاعل، ﴿زَيْدًا﴾ ذوالحال، ﴿مَشْدُوْدًا﴾ حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

[1] جب تنوین والے لفظ کو الف لام والے کلمے سے ملائیں تو نونِ تنوین ظاہر کرتے ہیں، جیسے: ﴿حَامِدُنِ الْمَاءَ﴾.

سوالات وتدریبات

① حال کی تعریف مع مثال بیان کریں۔

② ذوالحال اور حال کے احکام بیان کریں۔

③ قوسین میں دیے گئے الفاظ میں سے مناسب لفظ کے ساتھ خالی جگہ پر کریں:

① جس کی حالت بیان کی جائے، اسے .... کہتے ہیں۔ (حال، ذوالحال)

② حال ہمیشہ .... ہوتا ہے۔ (معرفہ، نکرہ)

③ حال .... ہوتا ہے۔ (مفرد، جملہ، مفرد اور جملہ)

④ «جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا» میں «رَاكِبًا» .... ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
(حال، مفعول مطلق، مفعول بہ)

⑤ ذوالحال عموماً .... اور حال .... میں آتا ہے۔ (بعد، پہلے)

④ درج ذیل جملوں میں ذوالحال اور حال کو پہچانیں:

«جَلَسَ الْمُذْنِبُ خَائِفًا»، «عَادَ التَّاجِرُ رَابِحًا»، ﴿خُلِقَ الْإِنْسَانُ ضَعِيفًا﴾، «لَا تَأْكُلُوا الطَّعَامَ حَارًّا»، «لَا تَشْرَبْ قَائِمًا».

⑤ ترکیب کریں: «خَرَجَ مُوْسٰى خَائِفًا».

⑥ مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی یاد کریں:

«نَعْجَةٌ» دُنبی، «نَجَحَ» وہ کامیاب ہوا، «اَلْمُتَسَابِقُوْنَ» ایک دوسرے سے سبقت لے جانے والے، «اَلْأَشْرَارُ» شرارتی، برے، «اَلْكَسْلَانُ» سُست، «اَلْقُطْنُ» روئی، کپاس، «اِسْتَعَارَ» اُس نے عاریتاً مانگا، عارضی طور پر طلب کیا۔

سبق 23

تمیز

تمیز وہ اسم نکرہ ہے جو کسی مبہم چیز کے ابہام کو دور کرے۔

جس کا ابہام دور کیا جائے، اسے «مُمَیَّز» کہتے ہیں، جیسے: ﴿إِثْنَا عَشَرَ شَهْرًا﴾ ''بارہ مہینے۔'' اس مثال میں «اِثْنَا عَشَرَ» ممیز اور «شَهْرًا» تمیز ہے۔

تمیز کی اقسام: ① تمیز مفرد ② تمیز جملہ

① **تمیزِ مفرد:** جو مفرد سے ابہام کو دور کرے۔

تمیز مفرد عموماً چار چیزوں سے ابہام کو دور کرتی ہے:

① عدد ② وزن ③ کیل (ماپ) ④ مساحت (پیمائش)

① عدد، جیسے: «اِشْتَرَيْتُ خَمْسَةَ عَشَرَ كِتَابًا»، اس میں «كِتَابًا» تمیز ہے جس نے عدد «خَمْسَةَ عَشَرَ» کے ابہام کو دور کر دیا ہے۔

② وزن، جیسے: «عِنْدِي طَنٌّ قَمْحًا» ''میرے پاس ایک ٹن[1] گندم ہے۔'' اس میں «قَمْحًا» تمیز ہے جس نے وزن «طَنٌّ» کے ابہام کو دور کر دیا ہے۔

③ کیل، جیسے: «عِنْدِي صَاعٌ بُرًّا» ''میرے پاس ایک صاع[2] گندم ہے۔'' اس میں «بُرًّا» تمیز ہے جس نے کیل «صَاعٌ» کے ابہام کو دور کر دیا ہے۔

④ مساحت، جیسے: «عِنْدِي شِبْرٌ أَرْضًا» ''میرے پاس ایک بالشت زمین ہے۔'' اس میں «أَرْضًا» تمیز ہے جس نے مساحت «شِبْرٌ» کے ابہام کو دور کر دیا ہے۔

[1] ایک ہزار کلوگرام، یعنی 25 من۔ [2] ''صاع'' ماپنے کا ایک آلہ ہے جس کی مقدار تقریباً دو کلو اور سو گرام ہوتی ہے (2,099 کلوگرام)۔

② **تمیزِ جملہ:** جو نسبت[1] سے ابہام کو دور کرے، جیسے: «طَابَ زَيْدٌ عِلْمًا» ’’زید علم کے لحاظ سے اچھا ہے۔‘‘ میں «عِلْمًا» تمیز ہے جس نے جملے کی نسبت سے ابہام کو دور کیا ہے۔

ترکیبیں: ① «اِشْتَرَيْتُ خَمْسَةَ عَشَرَ كِتَابًا»: «اِشْتَرَيْتُ» فعل، اس میں «تُ» ضمیر فاعل، «خَمْسَةَ عَشَرَ» ممیز، «كِتَابًا» تمیز، ممیز اپنی تمیز سے مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

② «طَابَ زَيْدٌ عِلْمًا»: «طَابَ» فعل، «زَيْدٌ» فاعل، «عِلْمًا» تمیز، جس کا ممیز مذکور نہیں بلکہ ملحوظ ہے۔ فعل، فاعل اور تمیز سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

سوالات وتدریبات

① تمیز کی تعریف مع مثال بیان کریں۔

② تمیز کن چیزوں سے ابہام دور کرتی ہے؟

③ قوسین میں دیے گئے الفاظ میں سے مناسب لفظ کے ساتھ خالی جگہ پر کریں:

① جو اسم ابہام دور کرے، اسے .... کہتے ہیں۔ (ممیز، تمیز، حال)

② جس کا ابہام دور کیا جائے، اسے .... کہتے ہیں۔ (حال، ذوالحال، ممیز)

③ ممیز عموماً .... وغیرہ ہوتا ہے۔ (فاعل، مبتدا، عدد اور وزن)

④ «عِنْدِي جَرِيْبَانِ[2] قُطْنًا» میں «قُطْنًا» .... ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ (حال، تمیز، مفعول بہ)

⑤ تمیز مفرد عموماً .... چیزوں سے ابہام دور کرتی ہے۔ (تین، چار، دو)

④ درج ذیل جملوں میں ممیز اور تمیز کی نشان دہی کریں۔

﴿لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً﴾، «اِشْتَرَيْتُ لِتْرًا لَبَنًا»، «فِي الْفَصْلِ عِشْرُوْنَ طَالِبًا»، «شَرِبْتُ كَأْسًا مَاءً»، «فِي السَّنَةِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا»، «فِي الْكِيْسِ ثَمَانُوْنَ رُوْبِيَّةً».

⑤ ترکیب کریں: ﴿رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا﴾.

[1] مسند اور مسند الیہ کے درمیان تعلق (نسبت) قائم ہونے کے بعد جو ابہام پیدا ہوتا ہے، اسے تمیز جملہ دور کرتی ہے۔

[2] ’’جریب‘‘ ایک پیمانہ ہے جو چار ’’قفیز‘‘ کے برابر ہوتا ہے اور ایک قفیز 144 ہاتھ کی لمبائی کے برابر ہوتا ہے۔

سبق 24

اسمائے اعداد کا بیان

وہ اسم جس کے ذریعے سے کسی چیز کے افراد کو شمار کیا جائے ''اسم عدد'' کہلاتا ہے، جسے شمار کیا جائے اسے ''معدود'' کہتے ہیں، جیسے: ﴿رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا﴾ ''میں نے گیارہ ستارے دیکھے۔'' اس میں «أَحَدَ عَشَرَ» عدد اور «كَوْكَبًا» معدود ہے۔

فائدہ: نحویوں کی اصطلاح میں اسم عدد کو ''ممیز'' اور معدود کو ''تمیز'' کہتے ہیں۔

اسم عدد کے احکام

تذکیر و تانیث کے لحاظ سے

تذکیر و تانیث کے لحاظ سے اسمِ عدد کے احکام مندرجہ ذیل ہیں:

① وَاحِدٌ، اِثْنَانِ: یہ دونوں تذکیر و تانیث میں ہمیشہ معدود کے مطابق ہوتے ہیں، یعنی مذکر کے لیے مذکر اور مؤنث کے لیے مؤنث، جیسے: «طَالِبٌ وَاحِدٌ»، «طَالِبَةٌ وَاحِدَةٌ»۔

② ثَلَاثَةٌ تا تِسْعَةٌ: یہ تذکیر و تانیث میں ہمیشہ معدود کے برعکس ہوتے ہیں، یعنی معدود مذکر ہو تو یہ اعداد مؤنث اور معدود مؤنث ہو تو یہ اعداد مذکر استعمال ہوتے ہیں، جیسے: «ثَلَاثَةُ طُلَّابٍ»، «ثَلَاثُ طَالِبَاتٍ»۔

③ عَشَرَةٌ: یہ جب اکیلا ہو تو تذکیر و تانیث میں معدود کے برعکس ہوتا ہے، اور جب یہ مرکب ہو تو معدود کے مطابق ہوتا ہے، جیسے: «عَشَرَةُ كُتُبٍ»، «أَحَدَ عَشَرَ كِتَابًا»۔

④ عقود (دہائیاں) «مِائَةٌ» اور «أَلْفٌ»: ان میں تذکیر و تانیث کا کوئی فرق نہیں ہوتا، یعنی مذکر و مؤنث معدود کے لیے ایک ہی طرح استعمال ہوتے ہیں، جیسے: «عِشْرُوْنَ رَجُلًا» و «عِشْرُوْنَ امْرَأَةً»، «مِائَةُ

رَجُلٍ» و «مِائَةُ امْرَأَةٍ».

تمیز کے لحاظ سے

تمیز کے لحاظ سے اسم عدد کے احکام درج ذیل ہیں:

① وَاحِدٌ اور اِثْنَانِ: ان کی تمیز نہیں لائی جاتی کیونکہ اسم واحد ہو تو وہ خود ایک پر دلالت کرتا ہے اور تثنیہ ہو تو دو پر، جیسے: «رَجُلٌ» ''ایک مرد'' «رَجُلَانِ» ''دو مرد''۔

② ثَلَاثَةٌ تا عَشَرَةٌ: ان کی تمیز جمع مجرور ہوتی ہے، جیسے: ﴿ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ﴾، ﴿إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِينَ﴾.

③ أَحَدَ عَشَرَ تا تِسْعَةٌ وَّ تِسْعُونَ: ان کی تمیز مفرد منصوب ہوتی ہے، جیسے: ﴿رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا﴾، ﴿تِسْعٌ وَّتِسْعُونَ نَعْجَةً﴾.

④ مِائَةٌ و أَلْفٌ: ان کی تمیز مفرد مجرور ہوتی ہے، جیسے: ﴿مِائَةَ عَامٍ﴾، ﴿أَلْفِ شَهْرٍ﴾.

سوالات وتدریبات

① اسم عدد کی تعریف کریں اور مثال دے کر عدد اور معدود کی وضاحت کریں۔

② کون سے اسمائے اعداد معدود کے برعکس آتے ہیں؟

③ اسمائے اعداد کی تمیز کیسے آتی ہے؟

④ درج ذیل مثالوں سے ممیز اور تمیز الگ کریں:

﴿لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ﴾، ﴿لَهُ تِسْعٌ وَّتِسْعُونَ نَعْجَةً﴾، ﴿ثَمٰنِيَةَ أَيَّامٍ﴾، «تِسْعَ لَيَالٍ»، «أَلْفُ كِتَابٍ».

⑤ درج ذیل اسمائے اعداد کے ساتھ مناسب تمیز لگائیں:

«خَمْسُ»، «سَبْعَةُ»، «ثَلَاثَ عَشْرَةَ»، «سِتَّةَ عَشَرَ»، «مِائَةُ»، «أَلْفُ».

سبق 25

مستثنیٰ

وہ اسم جسے «إِلَّا» یا دیگر کلماتِ استثناء کے ذریعے سے ماقبل کے حکم سے الگ کر دیا جائے، ''مستثنیٰ'' کہلاتا ہے۔

ماقبل اسم جس کے حکم سے مستثنیٰ کو الگ کیا گیا ہو، اسے ''مستثنیٰ منہ'' کہتے ہیں، جیسے: «جَاءَ الْقَوْمُ إِلَّا سَعْدًا» ''لوگ آئے سوائے سعد کے۔'' اس مثال میں «سَعْدًا» مستثنیٰ ہے، جسے «إِلَّا» کے ذریعے سے ماقبل کے حکم سے الگ کیا گیا ہے اور «الْقَوْمُ» مستثنیٰ منہ ہے۔

کلماتِ استثناء: آٹھ ہیں: «إِلَّا»، «غَيْرَ»، «سِوٰى»، «حَاشَا»، «خَلَا»، «عَدَا»، «مَا خَلَا»، «مَا عَدَا»۔

فائدہ: وہ کلام جس میں نفی، نہی اور استفہام نہ ہو کلام موجَب کہلاتا ہے اور جس میں نفی، نہی یا استفہام ہو اُسے کلام غیر موجب کہتے ہیں، نیز اگر مستثنیٰ استثناء سے پہلے مستثنیٰ منہ میں داخل ہو تو اسے مستثنیٰ متصل کہتے ہیں اور اگر داخل نہ ہو تو اسے مستثنیٰ منقطع کہتے ہیں، جیسے: «سَجَدَ الْمَلَائِكَةُ إِلَّا إِبْلِيسَ»۔

مستثنیٰ کا اعراب

«إِلَّا» کے بعد مستثنیٰ کے اعراب کی تین صورتیں ہیں: ① نصب ② نصب یا مستثنیٰ منہ سے بدل ③ عامل کے مطابق

نصب: جب کلام موجب اور مستثنیٰ منہ مذکور ہو[1] تو مستثنیٰ پر نصب واجب ہے، جیسے: «جَاءَ الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا»۔ مستثنیٰ منقطع بھی ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔

نصب یا مستثنیٰ منہ سے بدل[2]: جب کلام غیر موجب اور مستثنیٰ منہ مذکور ہو تو مستثنیٰ کو منصوب پڑھنا اور مستثنیٰ منہ سے بدل بنانا بھی جائز ہے، جیسے: «مَا جَاءَنِي الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا/ إِلَّا زَيْدٌ»۔

عامل کے مطابق: جب کلام غیر موجب ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو[3] تو مستثنیٰ کا اعراب عامل کے مطابق ہو گا،

---

① اسے ''غیر مفرغ'' کہتے ہیں۔ ② بدل اس کا بیان ''توابع'' کی بحث میں آئے گا، یہاں اس کا مطلب یہ ہے کہ مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ کا اعراب ایک جیسا ہوگا۔ ③ اسے ''مفرغ'' کہتے ہیں۔

جیسے: «مَا جَاءَنِي إِلَّا زَيْدٌ »، «مَا رَأَيْتُ إِلَّا زَيْدًا »، «مَا مَرَرْتُ إِلَّا بِزَيْدٍ».

«غَيْرَ»، «سِوٰی»، «حَاشَا»، «خَلَا»، «عَدَا» کے بعد مستثنیٰ کا اعراب

«غَيْرَ»، «سِوٰی» اور «حَاشَا» کے بعد مستثنیٰ مجرور ہوتا ہے، جیسے: «جَاءَ الْقَوْمُ غَيْرَ زَيْدٍ/ سِوٰی زَيْدٍ/ حَاشَا زَيْدٍ».

«خَلَا» اور «عَدَا» کے بعد مستثنیٰ مجرور اور منصوب دونوں طرح ہوسکتا ہے، جیسے: «جَاءَ الْقَوْمُ خَلَا زَيْدٍ/ زَيْدًا» یا «جَاءَ الْقَوْمُ عَدَا زَيْدٍ/ زَيْدًا».

«مَا خَلَا» اور «مَا عَدَا» کے بعد مستثنیٰ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے، جیسے: «جَاءَ الْقَوْمُ مَا خَلَا/ مَا عَدَا زَيْدًا».

سوالات وتدریبات

① مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ سے کیا مراد ہے؟ مثالوں سے وضاحت کریں۔

② «إِلَّا» کے بعد مستثنیٰ کے اعراب کی کتنی صورتیں ہیں؟

③ کلام موجب وغیر موجب کسے کہتے ہیں؟

④ کلماتِ استثناء کون کون سے ہیں؟

⑤ قوسین میں دیے گئے الفاظ میں سے مناسب لفظ کے ساتھ خالی جگہ پر کریں:

① «جَاءَ الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا» میں «زَيْدًا» .... ہے۔ (مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ، تمیز)

② استثناء کے لیے اکثر کلمہ .... استعمال ہوتا ہے۔ (إِنَّ، مَعَ، إِلَّا)

③ کلام موجب ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور ہو تو مستثنیٰ پر .... واجب ہے۔ (رفع، نصب، جر)

④ کلام .... وہ ہے جس میں نفی، نہی یا استفہام ہو۔ (موجب، غیر موجب)

⑥ إِلَّا کے بعد مستثنیٰ کے اعراب کی صورت بیان کرتے ہوئے اعراب لگائیں:

﴿وَمَا يَعْبُدُونَ إِلَّا اللهَ﴾، «نَجَحَ التَّلَامِيذُ إِلَّا الْغَافِل»، «مَا خَسِرَ الطُّلَّابُ إِلَّا الْكَسْلَان»، «فَازَ الْمُتَسَابِقُونَ إِلَّا الْأَشْرَار»، «جَاءَ الضُّيُوفُ إِلَّا رِضْوَان»، «مَا نَفَعَ إِلَّا الْإِخْلَاص»، «مَا أَحْبَبْتُ الْفَاكِهَةَ إِلَّا التُّفَّاح».

سبق 26

باقی منصوبات

حروفِ مشبہ بالفعل کا اسم

مثلاً: ﴿إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ﴾.

افعالِ ناقصہ کی خبر

مثلاً: ﴿كَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَّحِيمًا﴾

«مَا» وَ «لَا» مشابہ بِـ«لَيْسَ» کی خبر

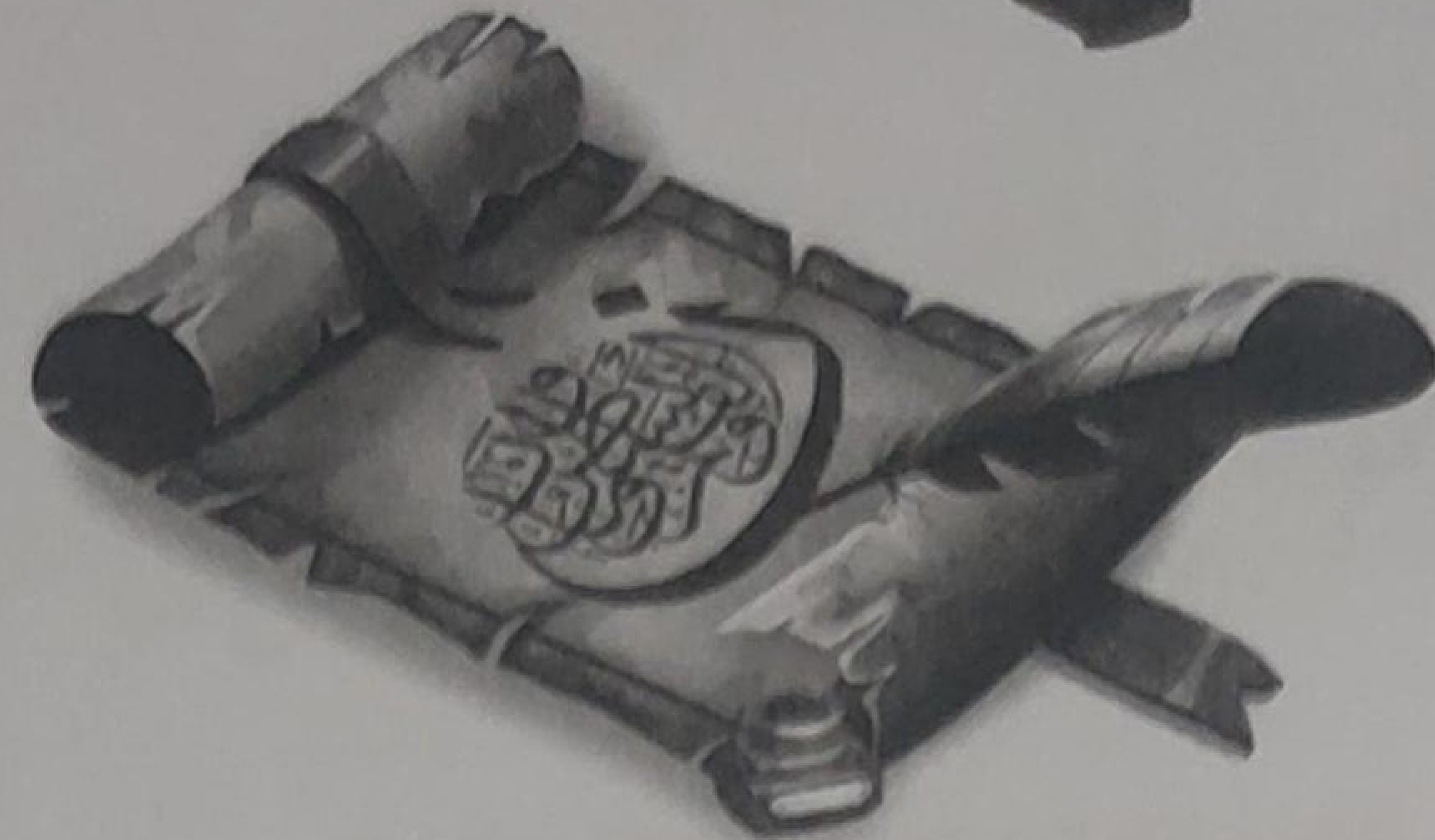
مثلاً: «مَا زَيْدٌ قَائِمًا»، «لَا رَجُلٌ ظَرِيْفًا»[1].

لائے نفی جنس کا اسم

مثلاً: «لَا طَالِبَ عِلْمٍ غَائِبٌ».

ان چاروں کی تفصیلات نواسخِ جملہ کی بحث میں آ رہی ہیں۔

[1] ذہین، ہوشیار، چالاک۔



مجرورات

مجرورات کی صرف دو اقسام ہیں:

① مجرور بہ حرفِ جر

② مجرور بہ اضافت

سبق 27

اسمائے مجرورات

مجرورات دو ہیں: ① مجرور بہ حرفِ جر ② مجرور بہ اضافت

مجرور بہ حرفِ جر: وہ اسم ہے جس سے پہلے حرفِ جر ہو، جیسے: «ذَهَبْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ» ''میں مسجد گیا۔''

«إِلٰى» حرفِ جر اور «اَلْمَسْجِدِ» مجرور ہے۔

نحویوں کی اصطلاح میں اس ترکیب کو ''جار، مجرور'' کہتے ہیں۔

حروفِ جارہ سترہ ہیں:

بَاؤ، تَاؤ، کَاف و لَام و وَاؤ، مُنْذ و مُذْ، خَلَا

رُبَّ، حَاشَا، مِنْ، عَدَا، فِي، عَنْ، عَلٰى، حَتّٰى، إِلٰى

مجرور بہ اضافت: وہ اسم جو مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہو، پہلے اسم کو ''مضاف'' اور دوسرے کو ''مضاف الیہ'' کہتے ہیں، جیسے: «كِتَابُ اللهِ» ''اللہ (تعالیٰ) کی کتاب۔'' «كِتَابُ» مضاف اور لفظ «اَللهِ» مضاف الیہ ہے۔

مضاف اور مضاف الیہ کے احکام

① مضاف کا اعراب عامل کے مطابق اور مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔

② مضاف پر الف لام، تنوین اور نونِ تثنیہ وجمع نہیں آتے۔

③ عموماً اسم نکرہ مضاف ہوتا ہے۔

④ مضاف اور مضاف الیہ کے ترجمے میں عام طور پر ''کا، کے، کی، را، رے، ری، اپنا، اپنے اپنی'' کے الفاظ آتے ہیں۔

⑤ مضاف الیہ کا ترجمہ پہلے اور مضاف کا بعد میں ہوتا ہے۔

ترکیب: «ذَهَبْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ»: «ذَهَبْتُ» فعل، اس میں «تُ» ضمیر فاعل، «إِلَى» حرفِ جر، «الْمَسْجِدِ» مجرور، جار مجرور مل کر فعل کے متعلق، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

سوالات وتدریبات

① مجرورات کی کتنی اقسام ہیں؟

② حروف جارہ کتنے اور کون کون سے ہیں؟

③ مندرجہ ذیل جملوں میں مجرور بہ حرف جر اور مجرور بہ اضافت کو پہچانیں:

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ﴾ ﷺ، «أَنْجَحُ بِالْجِدِّ»، «خَالِدٌ ذُو فَضْلٍ»، «وَصَلْتُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ»، «سِرْتُ حَتَّى النَّهْرِ»، «غَمَسْتُ الْقَلَمَ بِالْمَحْبَرَةِ»، «شَرِبْتُ عَصِيرَ الرُّمَّانِ»، «اِسْتَعَرْتُ كِتَابَ خَالِدٍ».

④ دیے گئے جملوں میں ملوّن کلمات کی وجۂ اعراب بیان کریں:

«أَنْزَلَ اللهُ الْقُرْآنَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ»، «اِسْتَمَعْتُ إِلَى الْقُرْآنِ»، «حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رضي الله عنه مِنْ شُعَرَاءِ الْإِسْلَامِ»، «سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ رضي الله عنه مِنَ الْمُبَشَّرِينَ بِالْجَنَّةِ»، «إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ»، «سَلَّمْتُ عَلَى أَبِيكَ»، «فِي دِمَشْقَ مَسَاجِدُ كَثِيرَةٌ»، «أَثْنَى الْأُسْتَاذُ عَلَى الطَّالِبِيْنَ».

⑤ مندرجہ ذیل الفاظ اور معانی یاد کریں:

«قَوَّامُوْنَ» حاکم، «لَا يَشْقٰى» نہیں بدبخت ہوتا، «أَخُو الْجَهْلِ» جہالت کا بھائی یعنی جہالت والا، جاہل شخص، «لَا يَتَبَصَّرُ» نہیں غور وفکر کرتا۔

سبق 28

اسم معرب کا اعراب

سولہ قسم کے اسمائے متمکنہ (معرب) پر نو قسم کا اعراب آتا ہے، جس کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

اعراب بالحرکت لفظی

اسم معرب کی اقسام	اعراب کی قسم	امثلہ
(1) اسم مفرد منصرف صحیح،[1] جیسے: زَيْدٌ. (2) اسم مفرد جاری مجریٰ صحیح،[2] جیسے: دَلْوٌ. (3) جمع مکسر منصرف، جیسے: رِجَالٌ.	(1) رفعی حالت ضمہ سے، نصبی حالت فتحہ سے اور جری حالت کسرہ سے۔	جَآءَنِي زَيْدٌ، رَأَيْتُ زَيْدًا، مَرَرْتُ بِزَيْدٍ. هٰذَا دَلْوٌ، رَأَيْتُ دَلْوًا، مَرَرْتُ بِدَلْوٍ. جَآءَنِي رِجَالٌ، رَأَيْتُ رِجَالًا، مَرَرْتُ بِرِجَالٍ.
(4) جمع مؤنث سالم، جیسے: مُسْلِمَاتٌ.	(2) رفعی حالت ضمہ سے اور نصبی و جری حالت کسرہ سے۔	جَآءَ مُسْلِمَاتٌ، رَأَيْتُ مُسْلِمَاتٍ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ.
(5) غیر منصرف، جیسے: أَحْمَدُ.	(3) رفعی حالت ضمہ سے اور نصبی و جری حالت فتحہ سے۔	جَآءَنِي أَحْمَدُ، رَأَيْتُ أَحْمَدَ، مَرَرْتُ بِأَحْمَدَ.

[1] جس اسم کے آخر میں حرفِ علت نہ ہو۔ [2] جس اسم کے آخر میں واؤ یا یاء ماقبل ساکن ہو۔

اعراب بالحرف لفظی

امثلہ	اعراب کی قسم	اسم معرب کی اقسام
جَآءَنِي أَبُوكَ، رَأَيْتُ أَبَاكَ، مَرَرْتُ بِأَبِيكَ.	④ رفعی حالت واؤ سے، نصبی حالت الف سے اور جری حالت یاء سے۔	⑥ اسمائے ستہ مکبرہ جو یائے متکلم کے علاوہ کسی دوسرے اسم کی طرف مضاف ہوں، جیسے: أَبُوكَ.
جَآءَنِي رَجُلَانِ، رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ، مَرَرْتُ بِرَجُلَيْنِ. جَآءَنِي كِلَاهُمَا، رَأَيْتُ كِلَيْهِمَا، مَرَرْتُ بِكِلَيْهِمَا. جَآءَنِي اثْنَانِ، رَأَيْتُ اثْنَيْنِ، مَرَرْتُ بِاثْنَيْنِ.	⑤ رفعی حالت الف سے، نصبی اور جری حالت یاء ماقبل مفتوح سے۔	⑦ تثنیہ، جیسے: رَجُلَانِ. ⑧ كِلَا وكِلْتَا جو ضمیر کی طرف مضاف ہوں۔ ⑨ اِثْنَانِ، اِثْنَتَانِ.
جَآءَنِي مُسْلِمُونَ، رَأَيْتُ مُسْلِمِينَ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِينَ. جَآءَنِي أُولُو مَالٍ، رَأَيْتُ أُولِي مَالٍ، مَرَرْتُ بِأُولِي مَالٍ. جَآءَنِي عِشْرُونَ رَجُلًا، رَأَيْتُ عِشْرِيْنَ رَجُلًا، مَرَرْتُ بِعِشْرِيْنَ رَجُلًا.	⑥ رفعی حالت واؤ ماقبل مضموم سے، نصبی اور جری حالت یاء ماقبل مکسور سے۔	⑩ جمع مذکر سالم، جو یائے متکلم کی طرف مضاف نہ ہو، جیسے: مُسْلِمُونَ. ⑪ أُولُو. ⑫ عِشْرُونَ تا تِسْعُوْنَ.

اعراب تقدیری

امثلہ	اعراب کی قسم	اسم معرب کی اقسام
جَآءَنِي مُوسٰى، رَأَيْتُ مُوسٰى، مَرَرْتُ بِمُوسٰى. جَآءَنِي غُلَامِي، رَأَيْتُ غُلَامِي، مَرَرْتُ بِغُلَامِي.	⑦ رفعی حالت ضمہ تقدیری سے، نصبی حالت فتحہ تقدیری سے اور جری حالت کسرہ تقدیری سے۔	⑬ اسم مقصور، جیسے: مُوسٰى. ⑭ وہ اسم جو یائے متکلم کی طرف مضاف ہو، سوائے جمع مذکر سالم کے۔
جَآءَنِي الْقَاضِي، رَأَيْتُ الْقَاضِيَ، مَرَرْتُ بِالْقَاضِي.	⑧ رفعی حالت ضمہ تقدیری سے، نصبی حالت فتحہ لفظی سے اور جری حالت کسرہ تقدیری سے۔	⑮ اسم منقوص، جیسے: اَلْقَاضِي.
جَآءَنِي مُسْلِمِيَّ، رَأَيْتُ مُسْلِمِيَّ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِيَّ.	⑨ رفعی حالت واؤ تقدیری سے، نصبی اور جری حالت یائے لفظی سے۔	⑯ جمع مذکر سالم جو یائے متکلم کی طرف مضاف ہو، جیسے: مُسْلِمِيَّ.

فائدہ: اسمائے ستہ مکبرہ سے مراد درج ذیل چھ اسماء ہیں: ① «أَبٌ» "باپ" ② «أَخٌ» "بھائی" ③ «حَمٌ» "دیور" ④ «فَمٌ» "منہ" ⑤ «هَنٌ» "شرم گاہ" ⑥ «ذُو» "صاحب"۔

اسمائے ستہ کے اعراب بالحروف کی چار شرطیں ہیں:

① مکبّر ہوں (مصغّر نہ ہوں) ② مفرد ہوں (تثنیہ، جمع نہ ہوں)

③ مضاف ہوں ④ یائے متکلم کے غیر کی طرف مضاف ہوں

فائدہ: رفعی حالت والا «مُسْلِمِيَّ» اصل میں «مُسْلِمُونَ + يَ» تھا۔ نونِ جمع مذکر سالم اضافت کی وجہ سے گر گیا تو «مُسْلِمُويَ» ہو گیا، «و» اور «ي» ایک جگہ جمع ہوئے اور ان میں سے پہلا ساکن ہے تو «و» کو «ي» سے بدل کر «ي» کا «ي» میں ادغام کر دیا تو «مُسْلِمُيَّ» ہو گیا، پھر «ي» کی مناسبت سے ماقبل ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا...... اور نصبی و جری حالت والا «مُسْلِمِيَّ» اصل میں «مُسْلِمِينَ + يَ» تھا۔ نونِ جمع مذکر سالم اضافت کی وجہ سے گر گیا تو «مُسْلِمِيَ» ہو گیا، پھر ادغام کر دیا تو «مُسْلِمِيَّ» ہو گیا...... رفعی حالت میں

اعراب واؤ کے ساتھ تھا لیکن وہ تبدیل ہونے کی وجہ سے نظر نہیں آ رہا اس لیے رفعی حالت میں واؤ تقدیری کہتے ہیں اور نصبی و جری حالت میں آنے والی یاء موجود ہے اس لیے ان حالتوں کا اعراب لفظی ہے۔

فائدہ

صورتِ اعراب: سے مراد اسم معرب پر آنے والی اعراب کی نو صورتوں میں سے کوئی صورت ہے، مثلاً: رفعی حالت ضمہ سے، نصبی حالت فتحہ سے اور جری حالت کسرہ سے۔

وجہِ اعراب: سے مراد اعراب آنے کا سبب ہے یعنی وہ اسم مرفوعات، منصوبات اور مجرورات میں سے کون سا اسم ہے۔

علامتِ اعراب: ضمہ، فتحہ، کسرہ، واؤ، الف اور یاء ہیں۔

مثال: «جَاءَ زَيْدٌ» میں «زَيْدٌ» پر اعراب کی **پہلی صورت** ہے۔

یعنی رفعی حالت ضمہ سے، نصبی حالت فتحہ سے اور جری حالت کسرہ سے۔

وجہِ اعراب: «زَيْدٌ» کی رفعی حالت ہے، کیونکہ وہ فاعل بن رہا ہے۔

علامتِ اعراب: اس پر رفعی حالت میں ضمہ آیا ہے۔

سوالات و تدریبات

1. وہ اسماء جن پر اعراب بالحرکت لفظی آتا ہے، کون سے ہیں؟ وضاحت کریں۔
2. وہ اسماء جن پر اعراب بالحرف لفظی آتا ہے، کون سے ہیں؟ وضاحت کریں۔
3. وہ اسماء جن پر اعراب بالحرکت تقدیری آتا ہے، کون سے ہیں؟ وضاحت کریں۔
4. وہ اسماء جن پر اعراب بالحرف تقدیری آتا ہے، کون سے ہیں؟ وضاحت کریں۔
5. وہ کون سا اسم ہے جس کی جری حالت فتحہ کے ساتھ آتی ہے؟
6. وہ کون سا اسم ہے جس کی نصبی حالت کسرہ کے ساتھ آتی ہے؟
7. اسمائے ستہ پر اعراب بالحروف کی کون سی شرائط ہیں؟

⑧ درج ذیل خالی جگہیں مناسب کلمات سے پُر کریں:

① «مُسْلِمَات» کی نصبی حالت .... سے ظاہر کی جاتی ہے۔ (ضمہ، فتحہ، کسرہ)

② تثنیہ، جمع مذکر سالم اور اسمائے ستہ کا اعراب .... ہوتا ہے۔ (بالحروف، بالحرکات)

③ جمع مؤنث سالم کی رفعی حالت ضمہ اور نصبی و جری حالت .... سے آتی ہے۔ (ضمہ، فتحہ، کسرہ)

④ غیر منصرف کی جری حالت .... سے آتی ہے۔ (ضمہ، فتحہ، کسرہ)

⑤ اسمائے ستہ کی نصبی حالت .... سے آتی ہے۔ (واؤ، الف، یاء)

⑥ اسم مقصور کا اعراب تینوں حالتوں میں .... ہوتا ہے۔ (لفظی، تقدیری)

⑦ اسم منقوص کا اعراب نصبی حالت میں .... ہوتا ہے۔ (لفظی، تقدیری)

⑨ درست جملے پر (✓) کا اور غلط پر (✗) کا نشان لگائیں:

① اسم مفرد منصرف کا اعراب ضمہ، فتحہ یا کسرہ سے ظاہر کیا جاتا ہے۔

② جمع مکسر منصرف پر اعراب بالحرف آتا ہے۔

③ جمع مذکر سالم کی رفعی حالت واؤ کے ساتھ آتی ہے۔

④ تثنیہ کی نصبی و جری حالت الف کے ساتھ آتی ہے۔

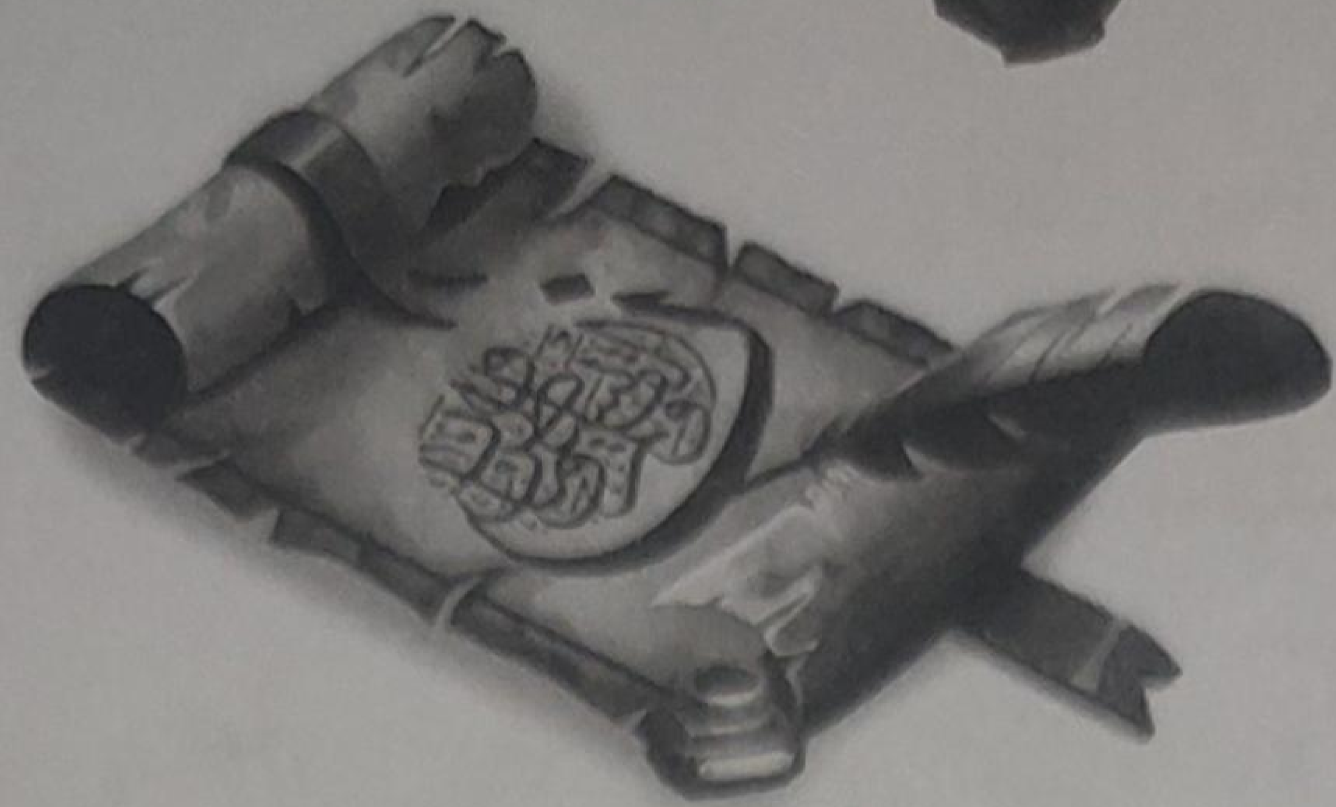
⑤ غیر منصرف پر تنوین اور کسرہ نہیں آتے۔

⑩ مندرجہ ذیل جملوں میں معرب کلمات کی صورتِ اعراب اور وجہِ اعراب بیان کریں:

﴿اِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ﴾، ﴿فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ﴾، ﴿يَمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ﴾، ﴿لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ﴾، «إِنَّ الطَّالِبَ حَاضِرٌ»، «اَلطَّالِبَانِ مُؤَدَّبَانِ»، «إِنَّ ذَا الْعِلْمِ لَا يَشْقٰى»، «أَخُو الْجَهْلِ لَا يَتَبَصَّرُ».

⑪ درج ذیل مثالوں میں آنے والے معرب کلمات کا اعراب اور علامتِ اعراب بیان کریں:

﴿اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَاءِ﴾، ﴿اٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ﴾، ﴿يَسْئَلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ﴾، «جَاءَ الْقَاضِي»، «مَرَرْتُ بِأَبِيكَ»، «أَكَلَ يَحْيَى الْكُمَّثْرٰى»، «شَرِبْتُ مَاءً»، «هَلْ رَأَيْتَ عَرَفَاتٍ؟»، «إِنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللهِ»، «أَبُوكَ صَالِحٌ».



نواسخِ جملہ کا بیان

نواسخ سے مراد وہ حروف اور افعال ہیں جو جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر مبتدا اور خبر کے حکم کو منسوخ کر کے اپنا حکم جاری کرتے ہیں، اس وقت مبتدا کو ان کا اسم اور خبر کو ان کی خبر کہتے ہیں۔

نواسخِ جملہ کی اقسام

مشہور نواسخِ جملہ درج ذیل ہیں:

① حروفِ مشبہ بالفعل ② «مَا» وَ «لَا» مشابہ بِـ «لَيْسَ»

③ لائے نفی جنس ④ افعالِ ناقصہ

سبق 29

حروفِ مُشَبَّہ بالفعل

حروفِ مُشَبَّہ بالفعل [1] چھ ہیں: «إِنَّ»، «أَنَّ»، «كَأَنَّ»، «لَيْتَ»، «لٰكِنَّ»، «لَعَلَّ».

انھیں «إِنَّ وَأَخَوَاتُهَا» بھی کہتے ہیں۔

عمل: یہ مبتدا و خبر پر داخل ہوتے ہیں، مبتدا کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔ مبتدا کو ان کا اسم اور خبر کو ان کی خبر کہتے ہیں، جیسے: «إِنَّ الطَّالِبَ مُجْتَهِدٌ»، اس مثال میں «الطَّالِبَ»، «إِنَّ» کا اسم ہے، اس لیے منصوب ہے اور «مُجْتَهِدٌ»، «إِنَّ» کی خبر ہے، اس لیے مرفوع ہے۔

حروفِ مشبہ بالفعل کا استعمال

إِنَّ و أَنَّ: یہ دونوں تاکید کے لیے آتے ہیں، جیسے: ﴿إِنَّ اللّٰهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ﴾ ”یقیناً اللہ (تعالیٰ) خوب باریک بین، نہایت باخبر ہے۔“ «عَلِمْتُ أَنَّ الطَّالِبَ مُجْتَهِدٌ» ”میں نے جانا کہ یقیناً طالب علم محنتی ہے۔“

كَأَنَّ: یہ تشبیہ کے لیے آتا ہے، جیسے: «كَأَنَّ الْمُعَلِّمَ أَبٌ» ”گویا کہ استاد باپ ہے۔“

لَيْتَ: یہ تمنّی کے لیے آتا ہے، جیسے: «لَيْتَ الشَّبَابَ عَائِدٌ!» ”کاش جوانی لوٹ آئے!“

لٰكِنَّ: یہ استدراک کے لیے آتا ہے، جیسے: «اَلْمُدِيرُ غَائِبٌ لٰكِنَّ النَّائِبَ حَاضِرٌ» ”مدیر غائب ہے لیکن نائب حاضر ہے۔“ (گزشتہ کلام سے پیدا ہونے والے شبہ کا تدارک اور ازالہ کرنے کو ”استدراک“ کہتے ہیں۔)

لَعَلَّ: یہ ترجّی [2] کے لیے آتا ہے، جیسے: «لَعَلَّ الْحَرَّ قَلِيلٌ» ”امید ہے گرمی کم ہو گی۔“

فائدہ: «إِنَّ» و «أَنَّ» کے استعمال میں فرق یہ ہے کہ «إِنَّ» ہمیشہ ابتدائے کلام میں آتا ہے اور اپنے اسم اور خبر سے مل کر پورا جملہ بن جاتا ہے، جبکہ «أَنَّ» وسط کلام میں آتا ہے اور اپنے اسم اور خبر سے مل کر کسی عامل کا

---

[1] یہ حروف عمل کرنے میں، ثلاثی اور رباعی ہونے میں اور معنیٰ میں فعل کے مشابہ ہوتے ہیں۔ [2] تمنی ممکن اور ناممکن دونوں کاموں میں ہو سکتی ہے، جبکہ ترجّی صرف ممکن کام کے لیے ہوتی ہے۔

معمول اور جملہ کا جز بنتا ہے، جیسے: «إِنَّ الطَّالِبَ مُجْتَهِدٌ» اور «بَلَغَنِي أَنَّ سَعِيدًا حَاضِرٌ» "مجھے یہ (خبر) پہنچی ہے کہ بے شک سعید حاضر ہے۔"

ترکیب: «إِنَّ الطَّالِبَ مُجْتَهِدٌ»: «إِنَّ» حروفِ مشبہ بالفعل میں سے، «الطَّالِبَ» إِنَّ کا اسم، «مُجْتَهِدٌ» إِنَّ کی خبر، إِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

سوالات وتدریبات

① حروفِ مشبہ بالفعل کتنے ہیں؟ مثالوں سے بیان کریں۔

② حروفِ مشبہ بالفعل کیا عمل کرتے ہیں؟

③ «إِنَّ» و «أَنَّ» میں کیا فرق ہے؟

④ قوسین میں دیے گئے الفاظ میں سے مناسب لفظ کے ساتھ خالی جگہ پُر کریں:

① حروفِ مشبہ بالفعل کا اسم .... اور خبر .... ہوتی ہے۔ (مرفوع، منصوب، مجرور)

② نواسخِ جملہ .... ہوتے ہیں۔ (افعال، حروف، افعال اور حروف)

③ حروفِ مشبہ بالفعل اسم کو نصب اور خبر کو .... دیتے ہیں۔ (رفع، نصب، جر)

⑤ مندرجہ ذیل جملوں میں ملوّن کلمات کا اعراب اور اس کی وجہ بتائیں:

﴿وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ﴾، ﴿إِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾، ﴿لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾، ﴿يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا[1]﴾، «لَيْتَ النَّدَمَ نَافِعٌ»، «لَعَلَّ الْمَوْسِمَ جَيِّدٌ»، «كَأَنَّ صَفِيرَ الْبُلْبُلِ لَحْنٌ عَذْبٌ[2]»، «وَجَدْتُ أَنَّ الصِّدْقَ مَنْجَاةٌ[3]»، «لَيْتَ الْقَمَرَ طَالِعٌ»، «إِنَّ الطَّالِبَ الْمُهَذَّبَ[4] مُحْتَرَمٌ».

⑥ مندرجہ ذیل جملوں میں حروفِ مشبہ بالفعل کے اسم وخبر کو پہچانیں اور ان پر اعراب لگائیں:

«إِنَّ الصِّدْق مَنْجَاة»، «ثَبَتَ أَنَّ الوَقْت ثَمِين[5]»، «كَأَنَّ العِلْم مِرْآة[6]»، «نُرِيدُ السَّلَامَ لٰكِنَّ العَدُوّ عَنِيد[7]»، «لَعَلَّ المَطَر شَدِيد»، «لَيْتَ الطُّفُولَة[8] عَائِدَة».

[1] مٹی۔ [2] گویا کہ بلبل کی سیٹی میٹھا نغمہ ہے۔ [3] نجات کا ذریعہ۔ [4] تہذیب یافتہ، مہذب۔ [5] قیمتی۔ [6] آئینہ۔ [7] عناد، مخالفت رکھنے والا۔ [8] بچپن۔

سبق 30

افعالِ ناقصہ

افعالِ ناقصہ[1] تیرہ ہیں:

«كَانَ»، «صَارَ»، «أَصْبَحَ»، «أَمْسٰى»، «أَضْحٰى»، «ظَلَّ»، «بَاتَ»، «مَازَالَ»، «مَا بَرِحَ»، «مَا فَتِئَ»، «مَا انْفَكَّ»، «لَيْسَ»، «مَادَامَ».

عمل: یہ مبتدا اور خبر پر داخل ہوتے ہیں، مبتدا کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ مبتدا کو ان کا اسم اور خبر کو ان افعال کی خبر کہتے ہیں، جیسے: «كَانَ خَالِدٌ شُجَاعًا» ''خالد بہادر تھا۔'' «كَانَ» فعل ناقص ہے، «خَالِدٌ» اس کا اسم ہے، اس لیے مرفوع ہے اور «شُجَاعًا» اس کی خبر ہے، اس لیے منصوب ہے۔

مثالیں

1. «كَانَ الْحَرُّ شَدِيدًا» ''گرمی شدید تھی۔''
2. «صَارَ الثَّمَرُ نَاضِجًا» ''پھل پک گیا۔''
3. «أَصْبَحَ الْجَوُّ صَافِيًا» ''صبح کے وقت فضا صاف ہوگئی۔''
4. «أَمْسَتِ السَّمَاءُ صَافِيَةً» ''شام کے وقت آسمان صاف ہوگیا۔''
5. «أَضْحَى الطَّالِبُ نَشِيطًا» ''چاشت کے وقت طالب علم چست ہوگیا۔''
6. «ظَلَّ النُّورُ سَاطِعًا» ''سارا دن روشنی پھیلی رہی۔''
7. «بَاتَ الْمَرِيضُ شَاكِيًا» ''پوری رات مریض تکلیف میں رہا۔''
8. «مَازَالَ الْحَارِسُ يَقِظًا» ''چوکیدار مسلسل جاگتا رہا۔''
9. «مَا بَرِحَ الْبَرْدُ شَدِيدًا» ''سردی مسلسل شدید رہی۔''

[1] یہ افعال لازم ہونے کے باوجود اکیلے فاعل سے پورے نہیں ہوتے، بلکہ ان کو خبر کی بھی ضرورت رہتی ہے، اس لیے ان کو ناقصہ کہتے ہیں۔

⑩ «مَا فَتِئَ حَمْزَةُ قَارِئًا» ''حمزہ مسلسل پڑھتا رہا۔''

⑪ «مَا انْفَكَّ الطَّالِبُ كَاتِبًا» ''طالبِ علم مسلسل لکھتا رہا۔''

⑫ «لَيْسَ هِشَامٌ مُسَافِرًا» ''ہشام مسافر نہیں ہے۔''

⑬ «اِقْرَأْ مَادَامَ الْأُسْتَاذُ جَالِسًا» ''تو پڑھ جب تک استاد بیٹھا رہے۔''

سوالات وتدریبات

① افعالِ ناقصہ کتنے اور کون کون سے ہیں؟

② افعالِ ناقصہ کیا عمل کرتے ہیں؟ مثال سے واضح کریں۔

③ دیے گئے جملوں میں «كَانَ وَأَخَوَاتُهَا» اور ان کے اسم وخبر کی پہچان کریں:

«كَانَ الْعَدُوُّ خَائِفًا»، «صَارَ أَخُوكَ غَنِيًّا»، «أَمْسَى الْمَاءُ مُتَجَمِّدًا» [1]، «أَضْحَى عِصَامٌ مَرِيضًا»، «بَاتَ الْجَوُّ حَارًّا»، «ظَلَّ الْغُبَارُ سَائِرًا» [2]، «لَيْسَ الْوَلَدُ كَاذِبًا»، «مَازَالَ الْأُسْتَاذُ مُحْتَرَمًا».

④ درج ذیل جملے اسمیہ ہیں، ان پر «كَانَ» داخل کریں اور بتائیں کہ مبتدا وخبر میں کیا تبدیلی آئی ہے؟

«مَحْمُودٌ شُجَاعٌ» [3]، «اَلْمَاءُ جَامِدٌ»، «اَلْغَمَامُ كَثِيفٌ» [4]، «اَلْبَابُ مَفْتُوحٌ»، «اَلْوَلَدُ مَرِيضٌ»، «اَلطَّعَامُ لَذِيذٌ».

⑤ دیے گئے جملوں میں مُلوّن اسماء کا اعراب، وجہِ اعراب اور علامتِ اعراب بیان کریں:

«حَفِظَ خَالِدٌ الْقُرْآنَ فِي سَنَةٍ»، «إِنَّ أَخَاكَ طَالِبٌ مُجْتَهِدٌ»، «يُنِيرُ [5] الْإِيمَانُ الْقَلْبَ»، «أَرْسَلَ اللهُ الرُّسُلَ مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ»، «جَنَيْتُ [6] الْوَرْدَتَيْنِ مِنَ الْبُسْتَانِ»، «صَامَ خَالِدٌ الْأَيَّامَ الْبِيضَ»، «جَاءَتِ الْمُعَلِّمَاتُ وَالطَّالِبَاتِ»، «إِنَّ أَحْمَدَ أَطْوَلُ مِنْ خَالِدٍ»، «نَجَحَتِ الطَّالِبَاتُ جَمِيعُهُنَّ إِلَّا الْغَافِلَاتِ».

[1] جما ہوا۔ [2] سارا دن گرد وغبار پھیلا رہا۔ [3] بہادر۔ [4] گہرا۔ [5] منور کرتا ہے۔ [6] میں نے چنا، توڑا۔

سبق 31

«مَا» وَ «لَا» مشابِہ بِـ«لَيْسَ»[1]

عمل: یہ مبتدا اور خبر پر داخل ہوتے ہیں، مبتدا کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں، مبتدا کو ان کا اسم اور خبر کو ان کی خبر کہتے ہیں، جیسے: «مَا الْكَسَلُ مَحْبُوبًا» ''سستی پسندیدہ چیز نہیں ہے''۔ «لَا طَالِبٌ غَائِبًا» ''کوئی طالبِ علم غیر حاضر نہیں ہے''۔ «الْكَسَلُ» مَا کا اسم ہونے کی وجہ سے مرفوع اور «مَحْبُوبًا» اس کی خبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اسی طرح «طَالِبٌ» لَا کا اسم ہونے کی وجہ سے مرفوع اور «غَائِبًا» اس کی خبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

«مَا» اور «لَا» میں فرق یہ ہے کہ «مَا» عام ہے، یہ معرفہ اور نکرہ دونوں پر داخل ہوتا ہے، جیسے: «مَا الطَّالِبُ كَسُوْلًا»، «مَا رَجُلٌ نَائِمًا»، جبکہ «لَا» صرف نکرہ پر داخل ہوتا ہے، جیسے: «لَا رَجُلٌ قَائِمًا».

ترکیب: «مَا الْكَسَلُ مَحْبُوبًا»: «مَا» حروف مشبہ بالفعل میں سے، «الْكَسَلُ» مَا کا اسم، «مَحْبُوبًا» مَا کی خبر، مَا اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

سوالات وتدریبات

① «مَا» وَ «لَا» مشابِہ بِـ«لَيْسَ» کیا عمل کرتے ہیں؟ وضاحت کریں۔

② «مَا» اور «لَا» میں کیا فرق ہے؟

③ مندرجہ ذیل مثالوں میں «مَا» وَ «لَا» مشابِہ بِـ«لَيْسَ» کے اسم وخبر کو پہچانیں اور ان کا اعراب بتائیں:

﴿مَا هٰذَا بَشَرًا﴾، «مَا مَحْمُوْدٌ خَطِيْبًا»، «مَا رَجُلٌ جَالِسًا»، «لَا تِلْمِيْذٌ حَاضِرًا»، «مَا الدُّنْيَا بَاقِيَةً»، «لَا رَجُلٌ ظَرِيْفًا»، «مَا إِدْرَاكُ الْعُلَا سَهْلًا»، «مَا الْفَقْرُ عَيْبًا».

[1] «مَا» اور «لَا» دونوں معنی اور عمل میں «لَيْسَ» کے مشابہ ہیں۔

سبق 32

لائے نفی جنس[1]

لائے نفی جنس وہ «لَا» ہے جو پوری جنس کی نفی کرنے کے لیے آتا ہے۔

عمل: یہ مبتدا اور خبر پر داخل ہوتا ہے، مبتدا کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے، مبتدا کو اس کا اسم اور خبر کو اس کی خبر کہتے ہیں، جیسے: «لَا طَالِبَ عِلْمٍ مُهْمِلٌ» ''کوئی طالب علم بھی لاپروا (جی چرانے والا) نہیں۔'' اس میں «طَالِبَ» لائے نفی جنس کا اسم ہے، اس لیے منصوب ہے اور «مُهْمِلٌ» اس کی خبر ہے، اس لیے مرفوع ہے۔

لائے نفی جنس کے اسم کے اعراب کی دو صورتیں ہیں:

① **مبنی بر فتحہ**[2]**:** جب اسم مفرد نکرہ ہو، یعنی نہ مضاف ہو اور نہ شبہ مضاف، جیسے: «لَا رَجُلَ قَائِمٌ» ''کوئی مرد کھڑا نہیں۔''

② **منصوب:** جب وہ مضاف یا مشابہ مضاف ہو، جیسے: «لَا خَادِمَ زَيْدٍ ظَرِيفٌ» ''زید کا کوئی خادم ہوشیار نہیں۔'' «لَا طَالِبًا عِلْمًا كَسُولٌ» ''کوئی طالب علم سست نہیں۔''

ترکیب: «لَا طَالِبَ عِلْمٍ مُهْمِلٌ»: «لَا» نفی جنس کا، «طَالِبَ» مضاف، «عِلْمٍ» مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر لائے نفی جنس کا اسم، «مُهْمِلٌ» خبر، لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

فائدہ: افعالِ قلوب اور افعالِ مقاربہ بھی نواسخ جملہ میں شامل ہیں۔

افعالِ قلوب: میں سے اہم درج ذیل ہیں: «رَأَيْتُ»، «وَجَدْتُّ»، «عَلِمْتُ»، «زَعَمْتُ»، «حَسِبْتُ»، «خِلْتُ»، «ظَنَنْتُ»۔

[1] ''جنس'' وہ چیز ہے جس کے تحت بہت سارے افراد ہوں۔ [2] اصل میں یہ ''مبنی بر علامتِ نصب'' ہوتا ہے۔ بچوں کی سہولت کے لیے ''مبنی بر فتحہ'' لکھا گیا ہے۔

یہ مبتدا اور خبر دونوں کو اپنے مفعول بہ بنا کر نصب دیتے ہیں، جیسے: «عَلِمْتُ زَيْدًا شَاكِرًا» ''میں نے جان لیا کہ زید شکر گزار ہے۔''

افعالِ مقاربہ: مشہور افعالِ مقاربہ یہ ہیں: «عَسٰی»، «كَادَ»، «أَوْشَكَ»، «كَرَبَ».

یہ مبتدا کو اپنا اسم بنا کر رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں اور ان کی خبر فعل مضارع ہوتی ہے، جیسے: «عَسٰی زَيْدٌ أَنْ يَّقُوْمَ».

سوالات وتدریبات

① لائے نفی جنس کی تعریف مع مثال ذکر کریں۔

② لائے نفی جنس کیا عمل کرتا ہے؟ وضاحت کریں۔

③ لائے نفی جنس کے اسم کے اعراب کی صورتیں ذکر کریں۔

④ مندرجہ ذیل میں سے «لَا» مشابہ بہ «لَيْسَ» اور لائے نفی جنس کے اسم وخبر کو پہچانیں اور ان کا اعراب بتائیں:

«لَا أَحَدٌ نَاجِيًا مِنَ الْمَوْتِ»، «لَا سَاعِيًا فِي الصُّلْحِ مَكْرُوهٌ»[1]، «لَا شَاهِدَ زُورٍ[2] مَحْبُوبٌ»، «لَا وَاثِقًا[3] بِاللهِ ضَائِعٌ»، «لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ»، «لَا إِثْمَ عَلَيْهِ».

⑤ درج ذیل جملوں میں ملوّن اسماء کا اعراب، وجہِ اعراب اور علامتِ اعراب بیان کریں:

«حَفِظَ خَالِدٌ الْقُرْآنَ فِي سَنَةٍ»، «اَلْعَامِلُونَ مُجْتَهِدُونَ»، «اِشْتَرٰى أَبُونَا سَيَّارَةً»، «لَا رَجُلٌ مُدَرِّسًا»، «إِنَّ الشَّاهِدَيْنِ حَاضِرَانِ أَمَامَ الْقَاضِي»، «أُنْشِئَتِ[4] الْجَامِعَاتُ الْكَثِيرَةُ فِي بَلَدِنَا»، «مَا النَّوَافِذُ مُغْلَقَةً»[5]، «لَا مُنَافِقَ مَحْبُوبٌ».

⑥ درج ذیل الفاظ اور معانی یاد کریں:

«خُشُبٌ» لکڑیاں، «مُسَنَّدَةٌ» سہارا لگائی ہوئیں، «ضَيِّقٌ» تنگ، «مَضْيَعَةٌ» ضائع کرنے کا ذریعہ۔

[1] صلح میں کوشش کرنے والا ناپسندیدہ شخص نہیں ہے۔ [2] جھوٹ کی گواہی دینے والا، جھوٹا گواہ۔ [3] اللہ پر بھروسہ رکھنے والا۔ [4] قائم ہوگئی ہیں یونیورسٹیاں۔ [5] کھڑکیاں بند نہیں ہیں۔



توابع

توابع ''تابع'' کی جمع ہے جس کے معنی ہیں: ''پیروی کرنے والا۔''

تابع: وہ کلمہ ہے جو اعراب میں اپنے سے پہلے کلمے کی پیروی کرنے والا ہو، یعنی اگر پہلا کلمہ مرفوع ہو تو یہ بھی مرفوع، وہ منصوب ہو تو یہ بھی منصوب، وہ مجرور ہو تو یہ بھی مجرور ہوگا۔ پہلے کلمے کو ''متبوع'' اور دوسرے کو ''تابع'' کہتے ہیں۔

مثال: ﴿وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ﴾ ''ایک مومن مرد نے کہا۔'' اس مثال میں «رَجُلٌ» متبوع اور «مُؤْمِنٌ» تابع ہے۔ «رَجُلٌ»، «قَالَ» فعل کا فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے، اس لیے اس کا تابع «مُؤْمِنٌ» بھی مرفوع ہے۔

توابع پانچ ہیں:

(1) صفت (2) تاکید (3) بدل (4) عطف بحرف (5) عطفِ بیان

سبق 33

صفت

صفت وہ تابع ہے جو متبوع کی اچھائی یا برائی بیان کرے۔

جس کی اچھائی یا برائی بیان کی جائے اسے ''موصوف'' کہتے ہیں، جیسے: «جَاءَ الرَّجُلُ الْعَالِمُ» ''عالم مرد آیا''، اس مثال میں «اَلرَّجُلُ» موصوف ہے اور «اَلْعَالِمُ» صفت ہے، «اَلرَّجُلُ» موصوف مرفوع ہے، اس لیے «اَلْعَالِمُ» صفت بھی مرفوع ہے۔

موصوف اور صفت کے احکام

① صفت چار چیزوں: ① اعراب ② تذکیر و تانیث ③ تعریف و تنکیر ④ واحد، تثنیہ اور جمع میں اپنے موصوف کے موافق ہوتی ہے، جیسے: «جَاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ»، «جَاءَتِ امْرَأَةٌ عَالِمَةٌ»، «جَاءَ الرَّجُلَانِ الْعَالِمَانِ».

② کبھی جملہ خبریہ بھی نکرہ کی صفت بنتا ہے کیونکہ جملہ نکرہ کے حکم میں ہوتا ہے، اس وقت اس جملہ میں موصوف کے مطابق ایک ضمیر ہوتی ہے، جیسے: «جَاءَنِي رَجُلٌ أَبُوْهُ عَالِمٌ».

③ صفت کا ترجمہ پہلے اور موصوف کا بعد میں کرتے ہیں۔

④ صفت کبھی اپنے موصوف کی وضاحت کرتی ہے، جیسے: «جَاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ» اور کبھی موصوف کے متعلق کی، جیسے: «جَاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ أَبُوْهُ».

⑤ جمع مکسر کی صفت جمع مؤنث اور واحد مؤنث بھی آسکتی ہے، جیسے: ﴿اَيَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ﴾ اور ﴿اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً﴾.

ترکیبیں: ① «جَاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ»: «جَاءَ» فعل، «رَجُلٌ» موصوف، «عَالِمٌ» صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

② «جَاءَ رَجُلٌ أَبُوْهُ عَالِمٌ»: «جَاءَ» فعل، «رَجُلٌ» موصوف، «أَبُوْهُ» مضاف، مضاف الیہ مل کر مبتدا، «عَالِمٌ» خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

سوالات وتدریبات

① صفت کی تعریف کریں اور مثال دیں۔

② صفت کتنی چیزوں میں اپنے متبوع کے تابع ہوتی ہے؟

③ کیا جملہ خبریہ صفت بن سکتا ہے؟

④ قوسین میں دیے گئے الفاظ میں سے مناسب لفظ سے خالی جگہیں پر کریں:

① جو تابع اپنے متبوع کا وصف بتائے، اسے .... کہتے ہیں۔ (تابع،صفت)

② جو اسم اعراب میں پہلے اسم کے تابع ہو، اسے .... کہتے ہیں۔ (تابع،متبوع)

③ صفت .... چیزوں میں متبوع کے تابع ہوتی ہے۔ (تین، چار)

④ صفت کے متبوع کو .... کہتے ہیں۔ (موصوف، تابع)

⑤ «اِمْرَأَةٌ صَالِحَةٌ» میں «صَالِحَةٌ» .... ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ (فاعل،صفت)

⑤ مندرجہ ذیل جملوں میں موصوف، صفت کی نشاندہی کریں:

﴿تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ﴾، ﴿كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ﴾، ﴿هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ﴾، «هٰذَا عَمَلٌ نَافِعٌ»، «هٰذَا مَنْزِلٌ ضَيِّقٌ»، «رَأَيْتُ مَنْظَرًا جَمِيلًا»، «جَاءَتْنِي امْرَأَتَانِ عَالِمَتَانِ».

⑥ درج ذیل مثالوں میں موصوف اور صفت کی مطابقت کی نشاندہی کریں:

«جَاءَ رَجُلَانِ عَالِمَانِ»، «هٰذِهِ امْرَأَةٌ عَالِمَةٌ»، «مَرَرْتُ بِالرَّجُلِ الْعَالِمِ»، «رَأَيْتُ نِسَاءً عَالِمَاتٍ».

⑦ درج ذیل جملوں میں اسماء کے اعراب کی وجہ بیان کریں:

«مُحَمَّدٌ شَيْخٌ وَقُورٌ»، «اَلنَّوْمُ الْكَثِيرُ مَضْيَعَةٌ لِلْوَقْتِ»، «تَفَتَّحَتْ زَهْرَتَانِ جَمِيلَتَانِ»، «اَلْخُلُقُ الْفَاضِلُ زِينَةٌ لِلشَّابِّ الْمُسْلِمِ».

⑧ درج ذیل الفاظ اور معانی یاد کریں:

«فَحَصَنِي» میرا معاینہ کیا، مجھے چیک کیا، «مُهَنْدِسٌ» انجینئر، «مَسْلُوبٌ» چھین لیا گیا، «مِرْوَحَةٌ» پنکھا۔

سبق 34

تاکید

وہ تابع ہے جو متبوع کے معنی کو ثابت اور پختہ کرنے کے لیے آئے، جس کی تاکید کی جائے اسے "مؤکد" کہتے ہیں، جیسے: «كَلَّمَنِي الْوَزِيرُ نَفْسُهٗ» "مجھ سے وزیر نے بذاتِ خود گفتگو کی۔" «جَاءَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ» "ساری قوم آئی۔" مذکورہ مثال میں «نَفْسُهٗ» اور «كُلُّهُمْ» تاکید اور «اَلْوَزِيرُ» اور «اَلْقَوْمُ» مؤکد ہیں۔ «اَلْوَزِيرُ» اور «اَلْقَوْمُ» مؤکد مرفوع ہے، اس لیے «نَفْسُهٗ» اور «كُلُّهُمْ» تاکید بھی مرفوع ہے۔

تاکید کی اقسام

تاکید کی دو اقسام ہیں: ① لفظی ② معنوی

تاکید لفظی: وہ تاکید ہے جو پہلے لفظ کو دہرانے سے حاصل ہو، جیسے: «رَأَيْتُ الْحَيَّةَ الْحَيَّةَ»، «جَاءَ جَاءَ حَامِدٌ»، «حَضَرَ الْغَائِبُ، حَضَرَ الْغَائِبُ».

تاکید معنوی: وہ تاکید ہے جو مخصوص الفاظ کے بڑھانے سے حاصل ہو، وہ مخصوص الفاظ درج ذیل ہیں: «نَفْسٌ»، «عَيْنٌ»، «كِلَا»، «كِلْتَا»، «كُلٌّ»، «أَجْمَعُ»، «أَكْتَعُ»، «أَبْتَعُ»، «أَبْصَعُ».

نَفْسٌ، عَيْنٌ: یہ واحد، تثنیہ، جمع اور مذکر و مؤنث سب کی تاکید کے لیے صیغے کی تبدیلی کے ساتھ اور ضمیر کی طرف مضاف ہو کر استعمال ہوتے ہیں، جیسے: «جَاءَنِي خَالِدٌ نَفْسُهٗ»، «جَاءَتْنِي امْرَأَةٌ نَفْسُهَا»، «جَاءَنِي الرَّجُلَانِ نَفْسَاهُمَا»، «جَاءَ الْقَوْمُ أَنْفُسُهُمْ».

كِلَا، كِلْتَا: یہ تثنیہ کی تاکید کے لیے آتے اور ہمیشہ مضاف ہو کر استعمال ہوتے ہیں، «كِلَا» تثنیہ مذکر اور «كِلْتَا» تثنیہ مؤنث کے لیے آتا ہے، جیسے: «جَاءَنِي الزَّيْدَانِ كِلَاهُمَا»، «جَاءَنِي الْهِنْدَانِ كِلْتَاهُمَا».

كُلٌّ، أَجْمَعُ: یہ واحد اور جمع کی تاکید کے لیے آتے ہیں، «كُلٌّ» مؤکد کی ضمیر کی طرف مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے، جیسے: «قَرَأْتُ الْكِتَابَ كُلَّهٗ»، «أَقْبَلَ الضُّيُوفُ كُلُّهُمْ» اور «أَجْمَعُ» کا صیغہ مؤکد کے مطابق

آتا ہے، جیسے: ﴿فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ﴾.

فائدہ: «أَكْتَعُ»، «أَبْتَعُ» اور «أَبْصَعُ» تینوں «أَجْمَعُ» کے تابع اور اس کے ہم معنی ہوتے ہیں، یعنی بغیر «أَجْمَعُ» کے نہیں آتے اور نہ «أَجْمَعُ» سے پہلے آتے ہیں، جیسے: «جَاءَ الْقَوْمُ كُلُّهُم أَجْمَعُونَ أَكْتَعُونَ أَبْتَعُونَ أَبْصَعُونَ».

سوالات و تدریبات

① تاکید کی تعریف کریں اور مثال دیں۔

② تاکید کی کتنی اقسام ہیں؟

③ «كِلَا» اور «كِلْتَا» کس کی تاکید کے لیے آتے ہیں؟

④ «كُلٌّ» اور «أَجْمَعُ» کے ساتھ تاکید کیسے لائی جاتی ہے؟

⑤ قوسین میں دیے گئے الفاظ میں سے مناسب لفظ سے خالی جگہیں پر کریں:

① جو تابع اپنے متبوع کے معنی کو ثابت اور پختہ کردے اسے .... کہتے ہیں۔ (صفت، تاکید)

② جو تاکید اُسی لفظ کے دہرانے سے حاصل ہو، اسے .... کہتے ہیں۔ (تاکید لفظی، تاکید معنوی)

③ «كِلَا» .... کی تاکید کے لیے آتا ہے۔ (واحد، تثنیہ، جمع)

④ تاکید کے متبوع کو.............. کہتے ہیں۔ (موصوف، مؤکد)

⑤ «جَاءَ خَالِدٌ نَفْسُهُ» میں «نَفْسُهُ» .... ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ (فاعل، صفت، تاکید)

⑥ مندرجہ ذیل جملوں میں مؤکد اور تاکید کی نشاندہی کریں:

«اَلْحَقُّ وَاضِحٌ، اَلْحَقُّ وَاضِحٌ»، «اَلْمُلْكُ كُلُّهُ لِلّٰهِ»، «أَطِعْ وَالِدَيْكَ كِلَيْهِمَا»، «كَتَبَ كُتُبَ حَامِدٌ»، «حَضَرَ الطُّلَّابُ جَمِيعُهُمْ»، «إِنَّ زَيْدًا إِنَّ زَيْدًا عَالِمٌ»، «جَاءَ الزَّيْدُوْنَ أَنْفُسُهُمْ»، «جَاءَ الرِّجَالُ كُلُّهُمْ»، «وَصَلَ الْمَسْئُوْلُ نَفْسُهُ».

⑦ درج ذیل جملوں میں تمام اسماء کے اعراب کی وجہ بیان کریں:

«دَخَلْنَا الْبَيْتَ عَيْنَهُ»، «كَانَ النَّاسُ كُلُّهُمْ يَتَسَابَقُوْنَ»، «قَدِمَ الضُّيُوْفُ جَمِيْعُهُمْ»، «اَلْوَالِدَانِ كِلَاهُمَا مَسْئُوْلَانِ عَنْ تَرْبِيَةِ الْأَوْلَادِ».

سبق 35

بدل

وہ تابع ہے جو متبوع کی طرف منسوب حکم سے خود مقصود ہو، جبکہ اس کا متبوع صرف تمہید کے طور پر ذکر کیا جائے۔ اس کے متبوع کو ''مبدل منہ'' کہتے ہیں، جیسے: «جَاءَ زَيْدٌ أَخُوكَ»، اس مثال میں «زَيْدٌ» مبدل منہ اور «أَخُوكَ» بدل ہے۔

بدل کی اقسام

بدل کی چار اقسام ہیں: ① بدلِ کل ② بدلِ بعض ③ بدلِ اشتمال ④ بدلِ غلط

بدلِ کل: وہ بدل ہے جس میں بدل اور مبدل منہ سے ایک ہی چیز مراد ہو، جیسے: «قَالَ الْخَلِيفَةُ عُمَرُ رضی اللہ عنہ».

بدلِ بعض: وہ بدل ہے جو مبدل منہ کا جز ہو، جیسے: «قُطِعَتِ الشَّجَرَةُ فُرُوعُهَا».

بدلِ اشتمال: وہ بدل ہے جس کا مبدل منہ سے صرف تعلق ہو، اس کا جز نہ ہو، جیسے: «رَأَيْتُ زَيْدًا ثَوْبَهُ».

بدلِ غلط: وہ بدل جس میں مبدل منہ سبقتِ لسانی اور غلطی سے ذکر ہو جاتا ہے، پھر بدل کو اس غلطی کی تصحیح کے لیے ذکر کیا جاتا ہے، جیسے: «قَدِمَ الْأَمِيرُ الْوَزِيرُ».

ترکیبیں: ① «جَاءَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ»: «جَاءَ» فعل، «الْقَوْمُ» مؤکد، «كُلُّهُمْ» مضاف، مضاف الیہ مل کر تاکید، مؤکد اپنی تاکید سے مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

② «جَاءَ زَيْدٌ أَخُوكَ»: «جَاءَ» فعل، «زَيْدٌ» مبدل منہ، «أَخُوكَ» مضاف، مضاف الیہ مل کر بدل، مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

سوالات وتدریبات

① بدل کی تعریف مع مثال ذکر کریں۔

② بدل کی کتنی اقسام ہیں؟ مثالوں سمیت ذکر کریں۔

③ درج ذیل جملوں میں مبدل منہ اور بدل کو پہچانیں، نیز بدل کی قسم بھی بتائیں:

«رَأَيْتُ التَّاجِرَ خَالِدًا»، «قُطِعَ يَاسِرٌ يَدُهُ»، «جَاءَ زَيْدٌ حَامِدٌ»، «رَأَيْتُ سَمِيرًا مَدْرَسَتَهُ»، «أَعْجَبَنِي الطَّالِبُ خُلُقُهُ»، «لَقِيَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ أَخَاهُ عَلِيًّا»، «قَالَتْ أُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةُ»، «قَضَيْتُ الدَّيْنَ نِصْفَهُ».

④ درج ذیل جملوں میں تمام اسماء کا اعراب اور وجہِ اعراب بیان کریں:

﴿وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا﴾، «حَفِظْتُ الْقُرْآنَ نِصْفَهُ»، «أَتَحَدَّثُ مَعَ أُخْتِي فَاطِمَةَ»، «فَرِحْتُ بِالْبُلْبُلِ صَوْتِهِ»، «ذَهَبْنَا إِلَى الْمَدْرَسَةِ الْمَسْجِدِ»، «فَحَصَنِي الْمُهَنْدِسُ الطَّبِيبُ».

سبق 36

عطف بحرف

وہ تابع ہے جو حرفِ عطف کے بعد آئے۔ اس کو ''معطوف'' اور متبوع کو ''معطوف علیہ'' کہتے ہیں، جیسے:
«جَاءَ حَامِدٌ وَعَلِيٌّ» ''حامد اور علی آئے۔'' اس مثال میں «حَامِدٌ» معطوف علیہ اور «عَلِيٌّ» معطوف ہے۔

حروفِ عطف: حروف عطف دس ہیں: «وَاوْ»، «فَاء»، «ثُمَّ»، «حَتّٰى»، «إِمَّا»، «أَوْ»، «أَمْ»، «لَا»، «بَلْ»، «لٰكِنْ».

نوٹ: اسم کا عطف اسم پر، فعل کا عطف فعل پر، حرف کا عطف حرف پر اور جملے کا عطف جملے پر ہوتا ہے۔

ترکیب: «جَاءَ حَامِدٌ وَعَلِيٌّ»: «جَاءَ» فعل، «حَامِدٌ» معطوف علیہ، «وَ» حرفِ عطف، «عَلِيٌّ» معطوف، معطوف الیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

سوالات وتدریبات

① عطف بحرف کی تعریف مع مثال ذکر کریں۔

② حروفِ عطف کتنے ہیں؟ بیان کریں۔

③ کیا اسم کا فعل پر عطف ہو سکتا ہے؟

④ درج ذیل جملوں میں معطوف علیہ اور معطوف کی نشان دہی کریں:

﴿وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ﴾، ﴿وَإِنْ تُؤْمِنُوا وَتَتَّقُوا يُؤْتِكُمْ أُجُورَكُمْ﴾، ﴿أُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾، «أَكَلْتُ الْمَوْزَ وَالتُّفَّاحَ»، «رَكَعَ الْإِمَامُ فَالْمَأْمُومُ»، «رَأَيْتُ الْأَسَدَ لَا النَّمِرَ»، «أَلَقِيتَ خَالِدًا أَمْ عَمْرًا؟».

سبق 37

عطفِ بیان

وہ تابع ہے جو صفت تو نہیں ہوتا، مگر اپنے متبوع کی وضاحت کرتا ہے، یہ اسم جامد ہوتا ہے اور عموماً متبوع کی نسبت زیادہ مشہور ہوتا ہے، اس کے متبوع کو «مُبیَّن» کہتے ہیں، جیسے: «جَاءَ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيٌّ» ''ابو الحسن علی رضی اللہ عنہ آئے۔'' اس مثال میں «عَلِيٌّ» عطفِ بیان اور «أَبُو الْحَسَنِ» مبیّن ہے۔

ترکیب: «جَاءَ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيٌّ»: «جَاءَ» فعل، «أَبُو الْحَسَنِ» مضاف، مضاف الیہ مل کر مبیَّن، «عَلِيٌّ» بیان، مبیَّن اپنے بیان سے مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

سوالات وتدریبات

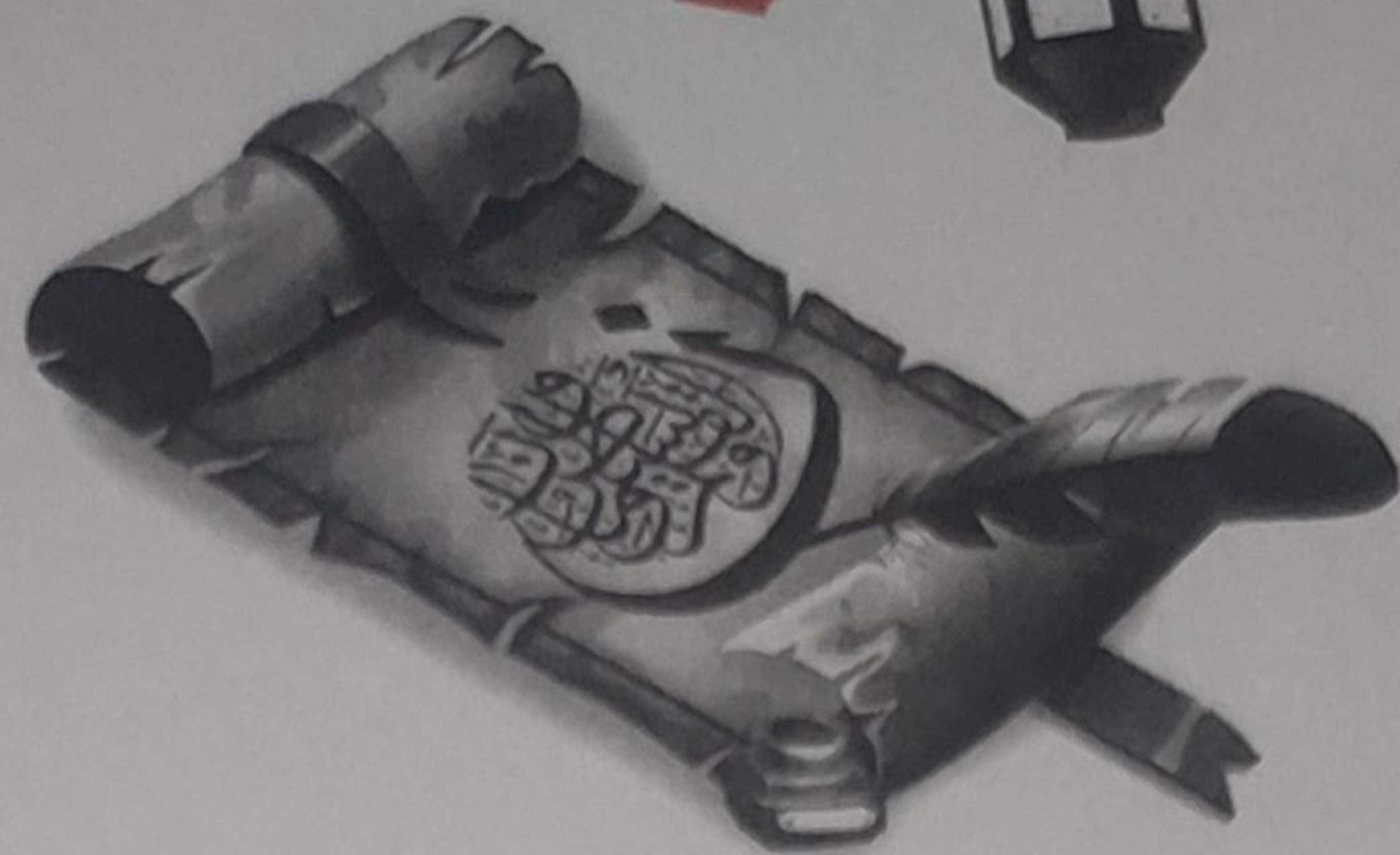
① عطفِ بیان سے کیا مراد ہے؟ مثال سے وضاحت کریں۔

② دیے گئے جملوں میں مبیَّن اور عطفِ بیان کو پہچانیں:

«جَاءَ أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدٌ»، «نَجَحَ عَمْرٌو أَخُو فَاطِمَةَ»، «شَكَرْتُ لِلصِّدِّيقِ عَامِرٍ»، «حَضَرَ صَاحِبُكَ خَالِدٌ».

③ درج ذیل مثالوں میں توابع کو پہچان کر ان کی قسم بتائیں:

﴿وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا﴾، ﴿طَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ﴾، ﴿نَعْبُدُ إِلَٰهَكَ وَإِلَٰهَ آبَائِكَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ﴾، ﴿إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ﴾، ﴿وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ﴾، ﴿اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ﴾، «جَاءَنِي حَامِدٌ بَكْرٌ»، «اَلرَّاشِي وَالْمُرْتَشِي كِلَاهُمَا فِي النَّارِ»، «قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ»، «قَرَأْتُ الْكِتَابَ كُلَّهُ».



اسمائے عاملہ

اسمائے عاملہ: وہ اسماء ہیں جو اپنے فعل کی طرح عمل کرتے ہیں۔

اقسام: ان کی پانچ اقسام ہیں:

1. مصدر
2. اسم فاعل
3. اسم مفعول
4. صفت مشبہ
5. اسم تفضیل

سبق 38

مصدر

وہ اسم ہے جو صرف حدث (یعنی کسی کام کے ہونے) پر دلالت کرے، اور اس میں کوئی زمانہ نہ پایا جائے، جیسے: «عِلْمٌ» ''جاننا۔''

عمل: یہ اپنے فعل کی طرح عمل کرتا ہے یعنی اپنے فاعل کو رفع اور اگر متعدی ہو تو مفعول بہ کو نصب بھی دیتا ہے، بشرطیکہ مفعول مطلق نہ ہو، جیسے: «أَعْجَبَنِيْ نَصْرُ زَيْدٍ عَمْرًا»، مصدر عام طور پر اپنے فاعل کی طرف اور کبھی کبھار مفعول بہ کی طرف مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے۔

ترکیب: «أَعْجَبَنِيْ نَصْرُ زَيْدٍ عَمْرًا»: «أَعْجَبَنِيْ» فعل، نون وقایہ [1] کا، یاء ضمیر مفعول بہ، «نَصْرُ» مصدر مضاف، «زَيْدٍ» فاعل مضاف الیہ، «عَمْرًا» مفعول بہ، «نَصْرُ» مصدر اپنے مضاف الیہ اور مفعول سے مل کر شبہ جملہ ہو کر فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

سوالات وتدریبات

① مصدر کی تعریف کریں اور مثال دیں۔

② مصدر کا عمل ذکر کریں۔

③ درج ذیل مثالوں میں مصدر اور اس کے عمل کی نشاندہی کریں:

﴿أَوْ إِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ۝ يَّتِيْمًا﴾، «عَجِبْتُ مِنْ ضَرْبِكَ زَيْدًا»، «إِكْرَامُ الْعَرَبِ الضَّيْفَ مَعْرُوْفٌ فِي الْعَالَمِ».

[1] وِقایہ کے معنی ہیں: ''بچانا۔'' چونکہ «أَعْجَبَ» فعل ماضی مبنی ہے، اس کی باء پر زبر ہی رہنی چاہیے، لیکن اس کے بعد آنے والی یائے متکلم کا تقاضا تھا کہ اس سے پہلے حرف پر کسرہ دیا جائے تو باء کو کسرہ سے بچانے کے لیے نون لے آئے اور اسے کسرہ دے دیا، اس لیے اس کا نام ''نون وقایہ'' رکھا گیا۔

سبق 39

اسم فاعل

وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ فعل قائم ہو، جیسے: «نَاصِرٌ» ''مدد کرنے والا۔''

عمل: یہ اپنے فعل معروف کی طرح عمل کرتا ہے یعنی اگر لازم ہو تو فاعل کو رفع اور متعدی ہو تو فاعل کو رفع اور مفعول بہ کو نصب دیتا ہے، جیسے: «هَلْ قَائِمٌ زَيْدٌ»، «مَا ضَارِبٌ زَيْدٌ أَحَدًا»۔

عمل کی شرائط: اس کے عمل کرنے کی دو شرطیں ہیں:

① وہ حال یا استقبال کے معنی میں ہو۔

② اس سے پہلے مبتدا، ہو، جیسے: «زَيْدٌ قَائِمٌ أَبُوْهُ»، یا ذوالحال ہو، جیسے: «جَاءَ زَيْدٌ قَائِمًا غُلَامُهُ»، یا موصوف ہو، جیسے: «جَاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ ابْنُهُ»، یا حرف نفی ہو، جیسے: «مَا قَائِمٌ رَجُلٌ»، یا حرف استفہام ہو، جیسے: «أَقَائِمٌ رَجُلٌ»۔

فائدہ: جب اسم فاعل معرف باللّام ہو تو بغیر کسی شرط کے عمل کرتا ہے، جیسے: «جَاءَ الْقَائِمُ أَبُوْهُ»۔

ترکیب: «زَيْدٌ قَائِمٌ أَبُوْهُ»: «زَيْدٌ» مبتدا، «قَائِمٌ» صیغۂ صفت، «أَبُوْهُ» مضاف الیہ مل کر اس کا فاعل، صیغہ صفت اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

سوالات وتدریبات

① اسم فاعل کی تعریف کریں اور مثال دیں۔

② اسم فاعل کا عمل اور اس کی شرائط ذکر کریں۔

③ درج ذیل مثالوں میں اسم فاعل اور اس کے عمل کی نشاندہی کریں:

﴿وَمَآ أَنتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ﴾، «زَيْدٌ ضَارِبٌ أَبُوهُ عَمْرًا»، «رَأَيْتُ أَخَاكَ رَافِعًا يَدَيْهِ لِلدُّعَاءِ»، «مَرَرْتُ بِطَالِبٍ حَافِظٍ دَرْسَهُ»، «هَلْ مُسَاعِدٌ أَنْتَ الْفَقِيْرَ»۔

④ ترکیب کریں: «هَلْ قَائِمٌ زَيْدٌ؟»۔

سبق 40

اسم مفعول

وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات پر دلالت کرے جس پر فعل واقع ہو، جیسے: «مَنْصُوْرٌ» ''مدد کیا گیا''۔

عمل: یہ اپنے فعل مجہول کی طرح عمل کرتا ہے یعنی نائب فاعل کو رفع دیتا ہے، جیسے: «زَیْدٌ مَنْصُوْرٌ غُلَامُہٗ».

فائدہ: اسم مفعول کے عمل کی وہی شرائط ہیں جو اسم فاعل کی ہیں۔

ترکیب: «زَیْدٌ مَنْصُوْرٌ غُلَامُہٗ»: «زَیْدٌ» مبتدا، «مَنْصُوْرٌ» صیغہ صفت، «غُلَامُہٗ» مضاف مضاف الیہ مل کر نائب فاعل، صیغہ صفت اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

سوالات وتدریبات

① اسم مفعول کی تعریف کریں اور مثال دیں۔

② اسم مفعول کا عمل اور اس کی شرائط ذکر کریں۔

③ درج ذیل مثالوں میں اسم مفعول اور اس کے عمل کی نشاندہی کریں:

﴿أُولَٰئِكَ مُبَرَّءُونَ مِمَّا يَقُولُونَ﴾، ﴿وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ إِخْرَاجُهُمْ﴾، «جَاءَنِي الْمُعْطَى غُلَامُهُ دِرْهَمًا»، «إِنَّ الضَّعِيفَ مَسْلُوبٌ حَقُّهُ».

④ ترکیب کریں: «سَعْدٌ مُكْرَمٌ أَبُوهُ».

سبق 41

صفتِ مشبہ

وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات پر دلالت کرے جس میں صفتی معنی بطور ثبوت اور دوام کے پائے جائیں، جیسے:

«حَسَنٌ»، «جَمِيْلٌ» ''خوبصورت۔''

عمل: یہ اپنے فعل کی طرح عمل کرتی ہے، جیسے: «زَيْدٌ حَسَنٌ غُلَامُهُ».

عمل کی شرط: اس کے عمل کرنے کی ایک شرط ہے کہ وہ مبتدا، ذوالحال، موصوف، حرف نفی یا استفہام میں سے کسی ایک کے بعد ہو۔

ترکیبیں: ① «زَيْدٌ حَسَنٌ غُلَامُهُ»: «زَيْدٌ» مبتدا، «حَسَنٌ» صیغہ صفت، «غُلَامُهُ» مضاف الیہ مل کر فاعل، صیغۂ صفت اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

② «زَيْدٌ جَمِيلٌ»: «زَيْدٌ» مبتدا، «جَمِيلٌ» صیغۂ صفت، اس میں هُوَ ضمیر فاعل، صیغۂ صفت اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

سوالات وتدریبات

① صفتِ مشبہ کی تعریف کریں اور مثال دیں۔

② صفتِ مشبہ کا عمل اور شرط ذکر کریں۔

③ درج ذیل مثالوں میں صفتِ مشبہ اور اس کے عمل کی نشاندہی کریں:

﴿قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ﴾، ﴿هٰذَا عَذْبٌ﴾، ﴿إِنَّهٗ لَفَرِحٌ﴾، «زَيْدٌ حَسَنٌ وَجْهُهٗ»، «هُوَ غَضْبَانٌ».

④ ترکیب کریں: «خَالِدٌ كَرِيمٌ أَخُوهُ».

سبق 42

اسم تفضیل

اسم تفضیل: وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات پر دلالت کرے جس میں مصدری معنی کی زیادتی دوسرے کے مقابلے میں پائی جائے، جیسے: «زَيْدٌ أَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو». اس میں «أَفْضَلُ» اسم تفضیل ہے۔

عمل: یہ فعل کی طرح عمل کرتا ہے۔ اس کا فاعل اکثر ضمیر ہوتی ہے، جیسے: «زَيْدٌ أَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو».

استعمال: یہ تین طرح استعمال ہوتا ہے:

① **«مِنْ» کے ساتھ:** اس صورت میں اسم تفضیل ہمیشہ مفرد مذکر آتا ہے، جیسے: «زَيْدٌ أَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو»، «اَلزَّيْدَانِ أَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو»، «اَلزَّيْدُونَ أَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو»، «عَائِشَةُ أَفْضَلُ مِنَ النِّسَاءِ».

② **الف لام «اَلْ» کے ساتھ:** اس صورت میں اسم تفضیل موصوف کے مطابق آتا ہے، جیسے: «جَاءَ زَيْدٌ الْأَفْضَلُ»، «جَاءَتْ عَائِشَةُ الْفُضْلٰى»، «جَاءَ الزَّيْدُونَ الْأَفْضَلُونَ».

③ **اضافت کے ساتھ:** اس صورت میں اسم تفضیل (مفرد مذکر اور موصوف کے مطابق) دونوں طرح آسکتا ہے، جیسے: «زَيْدٌ أَفْضَلُ الْقَوْمِ»، «فَاطِمَةُ أَفْضَلُ النِّسَاءِ»، «فَاطِمَةُ فُضْلَى النِّسَاءِ».

ترکیب: «زَيْدٌ أَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو»: «زَيْدٌ» مبتدا، «أَفْضَلُ» صیغہ صفت، «هُوَ» ضمیر فاعل، «مِنْ» جار، «عَمْرٍو» مجرور، جار مجرور مل کر «أَفْضَلُ» کے متعلق، «أَفْضَلُ» صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

نوٹ: مذکورہ بالا پانچ اسماء اپنے معمول کی طرف مضاف ہو کر بھی استعمال ہوتے ہیں۔

سوالات وتدریبات

① اسم تفضیل کی تعریف کریں اور مثال دیں۔

② اسم تفضیل کیسے عمل کرتا ہے؟

③ اسم تفضیل کتنی طرح استعمال ہوتا ہے؟

④ درج ذیل مثالوں میں آنے والے اسم تفضیل اور اس کے استعمال کی وضاحت کریں:

﴿وَاَنۡتُمُ الۡاَعۡلَوۡنَ﴾، «اَلنِّيْلُ أَطْوَلُ مِنَ الْفُرَاتِ»، «اَلْأَنْبِيَاءُ أَفْضَلُ النَّاسِ»، «اَلتِّجَارَةُ أَنْفَعُ مِنَ الزِّرَاعَةِ»، «فَاطِمَةُ أَفْضَلُ النِّسَاءِ»، «اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ السُّفْلٰى».

⑤ درج ذیل مثالوں میں آنے والے اسمائے عاملہ الگ الگ کریں اور ان کی قسم بھی بتائیں:

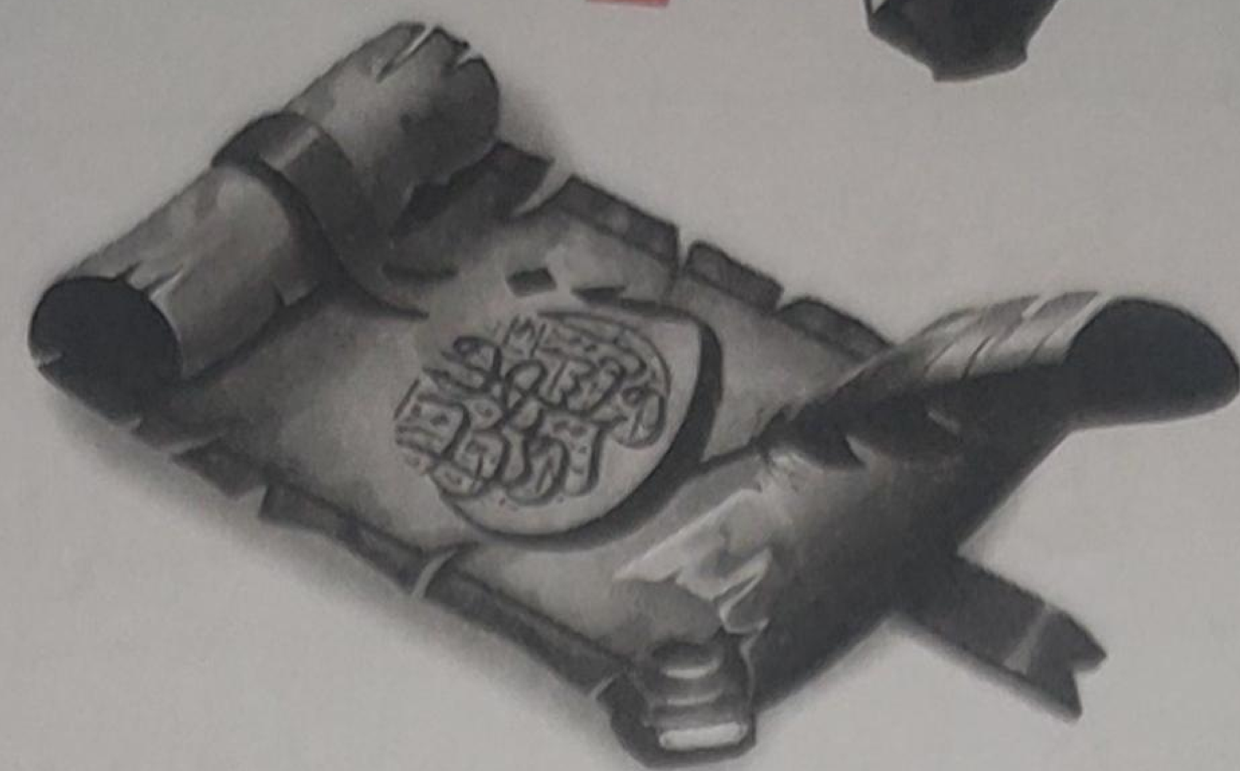
﴿اِنِّیۡ خَالِقٌۢ بَشَرًا﴾، ﴿وَلَوۡلَا دَفۡعُ اللّٰہِ النَّاسَ﴾، ﴿وَنَحۡنُ اَحَقُّ بِالۡمُلۡکِ مِنۡہُ﴾، «زَيْدٌ ضَارِبٌ أَبُوْهُ عَمْرًا»، «فَاطِمَةُ أَفْضَلُ النِّسَاءِ»، «أَعْجَبَنِيْ قِيَامُ زَيْدٍ»، «بَكْرٌ مَعْلُوْمٌ ابْنُهُ فَاضِلًا»، «اَلْمَدْرَسَةُ مَفْتُوْحَةٌ»، «مُبَشَّرٌ وَلَدٌ حَسَنُ الْوَجْهِ»، «هٰذِهِ الْمِرْوَحَةُ أَحْسَنُ مِنْ هٰذِهٖ».

⑥ درج ذیل مثالوں میں اسمائے عاملہ کی نشاندہی کریں اور ان کا عمل اور معمول بھی بتائیں:

«جَاءَنِيْ زَيْدٌ رَاكِبًا غُلَامُهُ فَرَسًا»، «مَا زَيْدٌ بِمَنْصُوْرٍ ابْنُهُ»، «أَحْمَدُ رَجُلٌ كَثِيْرُ الْمَالِ»، «أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ الصَّلَاةُ».

⑦ مندرجہ ذیل الفاظ اور معانی یاد کیجیے:

«تَلُوْمُ» تو ملامت کرتا ہے، «دَجَاجَةٌ» مرغی، «سَمَكٌ» مچھلی، «عِرْقٌ» رگ، «حَقْلٌ» کھیتی، کھیت۔



مبنی اسماء (اسمائے غیر متمکنہ)

اسم مبنی (غیر متمکن) کی تعریف

وہ اسم ہے جو مبنی اصل کے مشابہ ہو، مبنی اصل تین ہیں: فعل ماضی، امر حاضر معلوم، تمام حروف۔

یہ مشابہت کئی طرح سے ہوتی ہے یا تو اسم میں مبنی اصل کے معنی پائے جائیں، جیسے: «أَیْنَ» میں ہمزہ استفہام کے معنیٰ پائے جاتے ہیں اور «هَیْهَاتَ» میں ماضی کے معنیٰ ہیں اور «رُوَیْدَ» امر حاضر کے معنی میں ہے۔

یا جس طرح حرف محتاج ہوتا ہے، ایسے ہی کسی اسم میں بھی احتیاج پائی جاتی ہے، جیسے اسمائے موصولہ، صلہ کے محتاج ہوتے ہیں۔

مبنی اسماء کی اقسام

مبنی اسماء کی آٹھ اقسام ہیں، جو درج ذیل ہیں:

1. مضمرات
2. اسمائے اشارات
3. اسمائے موصولات
4. اسمائے افعال
5. اسمائے اصوات
6. اسمائے کنایات
7. مرکب بنائی
8. مبنی ظروف

سبق 43

مضمرات

ضمیر وہ اسم ہے جو متکلم، مخاطب یا غائب پر دلالت کرے، جیسے: «أَنَا»، «أَنْتَ»، «هُوَ».

ضمیر دو طرح کی ہوتی ہے: ضمیر مستتر (پوشیدہ)، جیسے: «ضَرَبَ» میں «هُوَ» اور ضمیر بارِز (ظاہر)، جیسے: «ضَرَبْتَ» میں «تَ».

ماضی کے دو صیغوں اور مضارع کے پانچ صیغوں میں ضمیر مستتر ہوتی ہے جبکہ باقی تمام ضمائر بارِز ہوتی ہیں۔

اعرابی لحاظ سے ضمائر کی صورتیں

اعرابی لحاظ سے ضمیر کی تین اقسام ہیں: ① ضمیر مرفوع ② ضمیر منصوب ③ ضمیر مجرور

① ضمیر مرفوع

ضمیر مرفوع کی دو اقسام ہیں: ① ضمیر مرفوع متصل ② ضمیر مرفوع منفصل

ضمیر مرفوع متصل: فاعل یا نائب فاعل کی وہ ضمیر جو فعل سے مل کر آئے، جیسے: «نَصَرْتُ» اور «نُصِرْتُ» میں «تُ»، تفصیل درج ذیل ہے:

صیغہ	فعل ماضی میں	فعل مضارع میں	فعل امر میں
واحد متکلم	نَصَرْتُ	أَنْصُرُ میں «أَنَا»	X
تثنیہ وجمع متکلم	نَصَرْنَا	نَنْصُرُ میں «نَحْنُ»	X
واحد مذکر مخاطب	نَصَرْتَ	تَنْصُرُ میں «أَنْتَ»	أُنْصُرْ میں «أَنْتَ»
تثنیہ مذکر مخاطب	نَصَرْتُمَا	تَنْصُرَانِ	أُنْصُرَا
جمع مذکر مخاطب	نَصَرْتُمْ	تَنْصُرُونَ	أُنْصُرُوا

واحد مؤنث مخاطب	نَصَرْتِ	تَنْصُرِيْنَ	أُنْصُرِي
تثنیہ مؤنث مخاطب	نَصَرْتُمَا	تَنْصُرَانِ	أُنْصُرَا
جمع مؤنث مخاطب	نَصَرْتُنَّ	تَنْصُرْنَ	أُنْصُرْنَ
واحد مذکر غائب	نَصَرَ میں «هُوَ»	يَنْصُرُ میں «هُوَ»	X
تثنیہ مذکر غائب	نَصَرَا	يَنْصُرَانِ	X
جمع مذکر غائب	نَصَرُوا	يَنْصُرُونَ	X
واحد مؤنث غائب	نَصَرَتْ میں «هِيَ»	تَنْصُرُ میں «هِيَ»	X
تثنیہ مؤنث غائب	نَصَرَتَا	تَنْصُرَانِ	X
جمع مؤنث غائب	نَصَرْنَ	يَنْصُرْنَ	X

فائدہ: چونکہ ضمیر متکلم أَعْرَفُ المعارِف ہے، یعنی معرفہ ہونے میں سب سے اونچا درجہ رکھتی ہے اس لیے اُسے سب سے پہلے ذکر کیا۔

ضمیر مرفوع منفصل: مبتدا کی وہ ضمیر جو عامل سے جدا ہو، جیسے: «أَنَا»، «أَنْتَ»، «هُوَ»، تفصیل درج ذیل ہے:

صیغہ	ضمیر مرفوع منفصل
متکلم	أَنَا، نَحْنُ
مخاطب	أَنْتَ، أَنْتُمَا، أَنْتُمْ، أَنْتِ، أَنْتُمَا، أَنْتُنَّ
غائب	هُوَ، هُمَا، هُمْ، هِيَ، هُمَا، هُنَّ

② ضمیر منصوب

اس کی بھی دو اقسام ہیں: ① ضمیر منصوب متصل ② ضمیر منصوب منفصل

ضمیر منصوب متصل: مفعول کی وہ ضمیر جو فعل سے مل کر آئے، جیسے: «نَصَرَهُ» میں «هُ»، تفصیل درج ذیل ہے:

صیغہ	ضمیر منصوب متصل
متکلم	نَصَرَنِي، نَصَرَنَا

مخاطب	نَصَرَكَ، نَصَرَكُمَا، نَصَرَكُمْ، نَصَرَكِ، نَصَرَكُمَا، نَصَرَكُنَّ
غائب	نَصَرَهُ، نَصَرَهُمَا، نَصَرَهُمْ، نَصَرَهَا، نَصَرَهُمَا، نَصَرَهُنَّ

نوٹ: وہ ضمیر جو حروف مشبہ بالفعل کے ساتھ مل کر آئے اسے بھی منصوب متصل کہتے ہیں۔

ضمیر منصوب منفصل: مفعول کی وہ ضمیر جو فعل سے جدا ہو، جیسے: «إِيَّاهُ»، تفصیل درج ذیل ہے:

صیغہ	ضمیر منصوب منفصل
متکلم	إِيَّايَ، إِيَّانَا.
مخاطب	إِيَّاكَ، إِيَّاكُمَا، إِيَّاكُمْ، إِيَّاكِ، إِيَّاكُمَا، إِيَّاكُنَّ
غائب	إِيَّاهُ، إِيَّاهُمَا، إِيَّاهُمْ، إِيَّاهَا، إِيَّاهُمَا، إِيَّاهُنَّ

③ ضمیر مجرور

ضمیر مجرور کی بھی دو اقسام ہیں: ① ضمیر مجرور بحرفِ جر ② ضمیر مجرور باضافت

ضمیر مجرور بحرف جر: جو حرف جر کی وجہ سے مجرور ہو، جیسے: «لَهُ»، تفصیل درج ذیل ہے:

صیغہ	ضمیر مجرور بہ حرف جار
متکلم	لِي، لَنَا
مخاطب	لَكَ، لَكُمَا، لَكُمْ، لَكِ، لَكُمَا، لَكُنَّ
غائب	لَهُ، لَهُمَا، لَهُمْ، لَهَا، لَهُمَا، لَهُنَّ

ضمیر مجرور باضافت: جو مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہو، جیسے: «كِتَابُهُ»، تفصیل درج ذیل ہے:

صیغہ	ضمیر مجرور بہ اضافت
متکلم	كِتَابِي، كِتَابُنَا
مخاطب	كِتَابُكَ، كِتَابُكُمَا، كِتَابُكُمْ، كِتَابُكِ، كِتَابُكُمَا، كِتَابُكُنَّ
غائب	كِتَابُهُ، كِتَابُهُمَا، كِتَابُهُمْ، كِتَابُهَا، كِتَابُهُمَا، كِتَابُهُنَّ

فائدہ: ضمیر مجرور منفصل نہیں آتی کیونکہ ضمیر مجرور، حرف جر یا اضافت کی وجہ سے آتی ہے اور ان دونوں کا متصل ہو کر آنا ضروری ہے۔

ترکیب: ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ﴾: «اِهْدِ» فعل امر، اس میں أَنْتَ ضمیر مستتر فاعل، «نَا» ضمیر منصوب متصل مفعول بہ اول، «الصِّرَاطَ» موصوف، «الْمُسْتَقِيْمَ» صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ ثانی، فعل امر اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

فائدہ: یاد رہے کہ مرفوع، منصوب اور مجرور ہونا معرب اسماء میں ہوتا ہے، ہم نے صرف یاد کرنے کی آسانی کے لیے ضمیروں کو یہ نام دیے ہیں، ورنہ ضمیریں سب مبنی ہوتی ہیں اور اُن کو محلاً مرفوع، محلاً منصوب یا محلاً مجرور کہتے ہیں۔

سوالات وتدریبات

① اسم ضمیر کی تعریف کریں اور مثال دیں۔

② محلی اعراب کے لحاظ سے ضمیر کی کتنی اقسام بنتی ہیں؟ بیان کریں۔

③ ضمیر مرفوع متصل کسے کہتے ہیں؟

④ ضمیر منصوب متصل کسے کہتے ہیں؟

⑤ ضمیر مجرور بہ حرف جر کی گردان کریں۔

⑥ مندرجہ ذیل آیات اور جملوں میں استعمال ہونے والی ضمائر کو پہچانیں اور ان کی قسم کا تعین کریں:

﴿وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾، ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾، ﴿نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ﴾، ﴿وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ﴾، «نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا ﷺ»، «لَنَا مَوْلًى وَلَا مَوْلٰى لَكُمْ»، «لَعَلَّ لَهُ عُذْرًا وَأَنْتَ تَلُومُ»،[1] «اَلسَّابِقُونَ هُمُ الْأَوَّلُونَ»، «إِيَّانَا يُرِيدُونَ».

⑦ ترکیب کریں: «مَا أَغْنٰى عَنْهُ مَالُهُ».

[1] ہو سکتا ہے کہ اس کا کوئی عذر ہو اور تو اس کو ملامت کر رہا ہے۔

سبق 44

اسمائے اشارات

اسم اشارہ وہ اسم ہے جس سے کسی معین چیز کی طرف اشارہ کیا جائے، جس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے، اسے "مشار الیہ" کہتے ہیں۔ جیسے: ﴿وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ﴾ "اور تم دونوں اس درخت کے قریب نہ جانا۔" اس مثال میں «هٰذِهِ» اسم اشارہ اور «اَلشَّجَرَةَ» مشار الیہ ہے۔

اسم اشارہ کی دو اقسام ہیں: ① اسم اشارہ قریب ② اسم اشارہ بعید

اسم اشارہ قریب: وہ اسم ہے جس سے قریب چیز کی طرف اشارہ کیا جائے، جیسے: «هٰذَا الْقَلَمُ جَدِيدٌ» "یہ قلم نیا ہے۔" اس مثال میں «هٰذَا» اسم اشارہ قریب اور «اَلْقَلَمُ» مشار الیہ ہے۔

اسم اشارہ بعید: وہ اسم ہے جس سے دور چیز کی طرف اشارہ کیا جائے، جیسے: «ذٰلِكَ الرَّجُلُ طَبِيبٌ» "وہ آدمی ڈاکٹر ہے۔" اس مثال میں «ذٰلِكَ» اسم اشارہ بعید اور «اَلرَّجُلُ» مشار الیہ ہے۔

	مذکر			مؤنث		
قسم	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع
قریب	هٰذَا	هٰذَانِ/هٰذَيْنِ	هٰؤُلَاءِ	هٰذِهِ	هَاتَانِ/هَاتَيْنِ	هٰؤُلَاءِ
بعید	ذٰلِكَ	ذَانِكَ	أُولٰئِكَ	تِلْكَ	تَانِكَ	أُولٰئِكَ

ترکیب: «هٰذَا الْقَلَمُ جَدِيدٌ»: «هٰذَا» اسم اشارہ «اَلْقَلَمُ» مشار الیہ، اشارہ مشار الیہ مل کر مبتدا، «جَدِيدٌ» خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

سوالات وتدریبات

① اسم اشارہ کی تعریف مع مثال ذکر کریں۔

② اسم اشارہ قریب اور بعید کی گردان کریں۔

③ درج ذیل مثالوں میں اسم اشارہ قریب، بعید اور مشار الیہ [1] کی نشاندہی کریں:

﴿اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا﴾، ﴿هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ﴾، ﴿تِلْكَ الْقُرٰى اَهْلَكْنٰهُمْ﴾، ﴿اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ﴾، ﴿هٰٓؤُلَآءِ بَنٰتِيْ﴾، ﴿ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ﴾، «نَظَرْتُ إِلٰى ذٰلِكَ الْكِتَابِ».

④ مندرجہ ذیل خالی جگہیں مناسب اسمائے اشارہ سے پُر کریں:

1. .... كُرَّاسَةٌ، وَ............ كِتَابٌ. (هٰذَا، هٰذِهٖ، هٰؤُلَاءِ)
2. .... بُيَيْتَانِ، وَ............ مَدْرَسَتَانِ. (هٰذَا، هٰذَانِ، هَاتَانِ)
3. .... طُلَّابٌ، وَ............ طَالِبَاتٌ. (هٰذِهٖ، هَاتَانِ، هٰؤُلَاءِ)
4. .... دَجَاجَةٌ، وَ............ سَمَكٌ. (ذٰلِكَ، تِلْكَ، أُولٰئِكَ)
5. .... حقْلَانِ، وَ............ حَدِيقَتَانِ. (تِلْكَ، تَانِكَ، ذَانِكَ)
6. .... أَطْفَالٌ، وَ............ بَنَاتٌ. (ذٰلِكَ، أُولٰئِكَ، هٰؤُلَاءِ)

⑤ ترکیب کریں: «ذٰلِكَ الرَّجُلُ طَبِيبٌ».

[1] اگر اسم اشارہ کے بعد اسم معرف باللام نہ ہو تو عموماً وہاں مشار الیہ محذوف ہوتا ہے، جیسے: ﴿أُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ﴾ میں «اَلْأَشْخَاصُ» مشار الیہ محذوف ہے۔

سبق 45

اسمائے موصولات

اسم موصول وہ اسم ہے جو صلہ کے بغیر جملے کا مکمل جز نہیں بنتا، جیسے: «جَاءَ الَّذِي أَبُوهُ عَالِمٌ» ''وہ مرد آیا جس کا باپ عالم ہے۔'' اس مثال میں «اَلَّذِي» اسم موصول اور «أَبُوهُ عَالِمٌ» جملہ، صلہ ہے۔

صلہ جملہ خبریہ ہوتا ہے۔

اسمائے موصولہ درج ذیل ہیں:

مذکر		
واحد	تثنیہ	جمع
اَلَّذِي	اَللَّذَانِ/ اَللَّذَيْنِ	اَلَّذِينَ

مؤنث		
واحد	تثنیہ	جمع
اَلَّتِي	اَللَّتَانِ/ اَللَّتَيْنِ	اَللَّاتِي، اَللَّوَاتِي، اَللَّائِي

ترکیب: «جَاءَ الَّذِي أَبُوهُ عَالِمٌ»: «جَاءَ» فعل، «اَلَّذِي» اسم موصول، «أَبُوهُ» مضاف الیہ مل کر مبتدا، «عَالِمٌ» خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

سوالات وتدریبات

1. اسم موصول کی تعریف کریں اور مثال دیں۔
2. صلہ کسے کہتے ہیں؟
3. اسمائے موصولہ کون سے اسماء ہیں؟
4. درج ذیل مثالوں میں اسم موصول اور صلہ کی پہچان کریں:

﴿وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا﴾، ﴿اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ﴾، ﴿قَالَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ﴾، ﴿هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ﴾.

5. خالی جگہیں مناسب اسمائے موصولہ سے پُر کریں:

(اَللَّذَانِ، اَلَّذِي، اللَّتَانِ، اَلَّذِينَ، اَللَّاتِي، اَلَّتِي)

1. هُوَ .... شَرِبَ اللَّبَنَ.
2. هُمَا .... شَرِبَا الْعَسَلَ.
3. هُمْ .... شَرِبُوا الْمَاءَ.
4. هِيَ .... شَرِبَتِ اللَّبَنَ.
5. هُمَا .... شَرِبَتَا الْعَسَلَ.
6. هُنَّ .... شَرِبْنَ الْمَاءَ.

6. درج ذیل مثالوں کا ترجمہ کریں اور اسمائے اشارہ اور اسمائے موصولہ کی پہچان کریں:

﴿هٰذٰنِ خَصْمٰنِ﴾، ﴿تِلْكَ الرُّسُلُ﴾، ﴿هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ﴾، ﴿أُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾، ﴿إِنْ أُمَّهٰتُهُمْ إِلَّا الّٰٓئِيْ وَلَدْنَهُمْ﴾، ﴿وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ﴾، ﴿أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ﴾، «إِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ».

7. ترکیب کریں: ﴿تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ﴾.

8. مندرجہ ذیل الفاظ اور معانی یاد کریں:

«طَقْ» پتھر گرنے کی آواز، «أُخْ أُخْ» کھانسی کی آواز، «كَخْ» بچے کو کوئی چیز پکڑنے سے روکنے کے لیے آواز، «ضَوْءٌ» روشنی۔

سبق 46

اسمائے افعال

اسم فعل: وہ اسم ہے جو فعل کے معنی دے اور فعل کا عمل کرے، لیکن اس کی علامتوں کو قبول نہ کرے، جیسے: «هَيْهَاتَ» ''وہ دور ہوا۔''

ان کی تین اقسام ہیں: ① اسم فعل بمعنی ماضی ② اسم فعل بمعنی مضارع ③ اسم فعل بمعنی امر

اسمائے افعال بمعنی فعل ماضی

یہ تین ہیں: ① «هَيْهَاتَ» ''وہ دور ہوا۔'' ② «شَتَّانَ» ''وہ جُدا ہوا۔'' ③ «سَرْعَانَ» ''اُس نے جلدی کی۔''

یہ اپنے مابعد اسم کو فاعل ہونے کی وجہ سے رفع دیتے ہیں، جیسے: «هَيْهَاتَ زَيْدٌ» ''زید دور ہوا۔''

اسمائے افعال بمعنی فعل مضارع

ان کا مابعد فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہوتا ہے، ان میں سے چند ایک یہ ہیں: ① «قَدْ» بمعنی «يَكْفِي» ''وہ کافی ہے۔'' ② «قَطْ» بمعنی «يَكْفِي» ''وہ کافی ہے''، جیسے: «قَدْ زَيْدٌ» ''زید کافی ہے۔'' ③ «وَيْ» بمعنی «أَتَعَجَّبُ» ''میں تعجب کرتا ہوں۔'' اس میں فاعل ضمیر مستتر ہے۔

اسمائے افعال بمعنی فعل امر حاضر

یہ سات ہیں: ① «رُوَيْدَ» ''تو مہلت دے۔'' ② «بَلْهَ» ''تو چھوڑ۔'' ③ «حَيَّهَلْ» ''تو آ۔'' ④ «هَلُمَّ» ''تو آ۔'' ⑤ «دُوْنَكَ» ''تو لے، پکڑ۔'' ⑥ «عَلَيْكَ» ''تو لازم پکڑ۔'' ⑦ «هَا» ''تو پکڑ۔''

یہ اپنے مابعد اسم کو مفعول ہونے کی وجہ سے نصب دیتے ہیں، جیسے: «رُوَيْدَ زَيْدًا» ''تو زید کو مہلت دے۔''

سوالات وتدریبات

① اسمائے افعال سے کیا مراد ہے؟

② اسمائے افعال کی کتنی اقسام ہیں؟ ہر ایک کی ایک ایک مثال ذکر کریں۔

③ درج ذیل مثالوں سے اسمائے افعال الگ کریں اور ان کی قسم کی بھی نشاندہی کریں:

﴿هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ﴾، «عَلَيْكَ الصِّدْقَ»، «هَيْهَاتَ يَوْمُ الْعِيْدِ»، «سَرْعَانَ النَّاسُ»، «حَيَّهَلِ الْمَاءَ»، «دُوْنَكَ الْقَلَمَ».

④ درست جملے پر (✓) کا اور غلط پر (✗) کا نشان لگائیں:

① اسمائے افعال فعل کی علامتوں کو قبول کرتے ہیں۔

② «هَيْهَاتَ» اسم فعل بمعنی امر ہے۔

③ «رُوَيْدَ» ''تو چھوڑ۔''

④ «حَيَّهَلْ» ''تو آ۔''

⑤ «قَدْ» اسم فعل بمعنی مضارع ہے۔

سبق 47

اسمائے اصوات

اسم صوت: وہ اسم ہے جس کے ساتھ کسی جانور کو آواز دی جائے یا کسی جاندار یا بے جان چیز کی آواز کو نقل کیا جائے، جیسے: «نَخَّ نَخَّ» (اونٹ بٹھانے کے لیے آواز)، «أُحْ أُحْ» (کھانسی کی آواز)، «غَاقِ غَاقِ» (کوّے کی آواز)، «أُفّ» (درد کی آواز)۔

سوالات وتدریبات

① اسم صوت کی تعریف کریں اور مثال دیں۔

② اسم صوت کی پانچ مثالیں دیں۔

③ درج ذیل مثالوں سے اسم صوت الگ کریں:

«حَامِدٌ»، «ضَوْءٌ»، «طَقْ طَقْ»، «كَخْ»، «صَوْتٌ»، «أُحْ أُحْ».

سبق 48

اسمائے کنایات

اسم کنایہ وہ اسم ہے جو کسی مبہم عدد، بات یا فعل پر دلالت کرے۔

اسمائے کنایات یہ ہیں: ①«كَمْ» ②«كَذَا» ③«كَأَيِّنْ» ④«كَيْتَ»، «ذَيْتَ».

«كَمْ» کی دو اقسام ہیں: ①«كَمْ» استفہامیہ ②«كَمْ» خبریہ

«كَمْ» استفہامیہ: جس کے ذریعے سے مبہم عدد کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے، اس کی تمیز مفرد منصوب ہوتی ہے، جیسے: «كَمْ كِتَابًا عِنْدَكَ؟» ''تیرے پاس کتنی کتابیں ہیں؟''

«كَمْ» خبریہ: جس کے ذریعے سے مبہم عدد کی کثرت بیان کی جاتی ہے، اس کی تمیز مفرد مجرور یا جمع مجرور آتی ہے، جیسے: «كَمْ كِتَابٍ/ كُتُبٍ عِنْدِي!» ''میرے پاس کتنی ہی کتابیں ہیں!''

«كَذَا»: یہ مبہم عدد کی قلت یا کثرت پر دلالت کرتا ہے، اس کی تمیز مفرد منصوب ہوتی ہے، جیسے: «عِنْدِي كَذَا دِرْهَمًا!».

«كَأَيِّنْ»: یہ مبہم عدد کی کثرت پر دلالت کرتا ہے، اس کی تمیز مفرد منصوب ہوتی ہے، جیسے: «كَأَيِّنْ رَجُلًا عِنْدَكَ!».

«كَيْتَ وَذَيْتَ»: یہ مبہم بات یا مبہم فعل پر دلالت کرتے ہیں، یہ مکرر استعمال ہوتے ہیں، جیسے: «قُلْتُ لَهُ كَيْتَ وَكَيْتَ»، «فَعَلْتُ ذَيْتَ وَذَيْتَ».

ترکیب: «كَمْ كِتَابًا اشْتَرَيْتَ؟»: «كَمْ» ممیز، «كِتَابًا» تمیز، ممیز تمیز مل کر مفعول بہ مقدم، «اشْتَرَيْتَ» فعل با فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

مرکب بنائی

وہ مرکب ہے جس میں دو اسم عدد مل کر ایک کلمہ بن جائیں، جیسے: «أَحَدَعَشَرَ»، یہ گیارہ سے لے کر انیس تک اسم عدد ہیں۔ اس کے دونوں جز مبنی بر فتح ہوتے ہیں، سوائے «اِثْنَاعَشَرَ» کے، اس کا پہلا جز معرب ہوتا ہے۔

سوالات وتدریبات

① اسمائے کنایات کی تعریف کریں اور مثال دیں۔

② اسمائے کنایات کتنے اور کون سے ہیں؟

③ «كَمْ» کی کتنی اقسام ہیں اور ان میں کیا فرق ہے؟

④ مرکب بنائی کی تعریف کریں اور مثال دیں۔

⑤ درج ذیل مثالوں سے اسمائے کنایات اور ان کی تمیز کی نشاندہی کریں:

﴿كَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا﴾، «كَمْ دِرْهَمًا عِنْدَكَ؟»، «قَرَأْتُ كَذَا وَكَذَا كِتَابًا»، «كَمْ رِجَالٍ لَقِيْتُهُمْ!»، «كَمْ قَلَمٍ اشْتَرَيْتُ!».

⑥ درست جملے پر (✓) کا اور غلط پر (✗) کا نشان لگائیں:

① «كَمْ» استفہامیہ کی تمیز مفرد مجرور ہوتی ہے۔

② «كَمْ» خبریہ کی تمیز مفرد منصوب ہوئی ہے۔

③ «كَذَا» مبہم بات پر دلالت کرتا ہے۔

④ «كَأَيِّنْ» مبہم عدد پر دلالت کرتا ہے۔

⑤ «كَيْتَ» مکرر استعمال ہوتا ہے۔

⑦ درج ذیل مثالوں کا ترجمہ کریں اور ان سے اسمائے افعال، اسمائے اصوات اور اسمائے کنایات کو الگ کریں:

«شَتَّانَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو»، «كَمْ مَالٍ أَنْفَقْتُ!»، «عَلَيْكَ بَكْرًا»، «كَمْ دِرْهَمًا عِنْدَكَ؟»، «بَلْهَ سَعِيْدًا»، «مَلَكْتُ كَذَا وَكَذَا دِرْهَمًا»، «هَيْهَاتَ يَوْمُ الْعِيْدِ».

سبق 49

مبنی ظروف

ظرف: وہ اسم ہے جس میں زمان یا مکان کے معنی پائے جائیں۔

اقسام: اس کی دو اقسام ہیں: ① ظرف زمان ② ظرف مکان

① **ظرف زمان:** وہ ظرف ہے جس میں وقت کے معنی پائے جائیں، یہ درج ذیل ہیں:

«إِذْ»، «إِذَا»، «مَتٰى»، «كَيْفَ»، «أَيَّانَ»، «أَمْسِ»، «مُذْ»، «مُنْذُ»، «قَطُّ»، «عَوْضُ»، «قَبْلُ»، «بَعْدُ».

«إِذْ»: یہ اکثر ماضی کے لیے آتا ہے اگر چہ مضارع پر داخل ہو، اس کے بعد جملہ اسمیہ اور فعلیہ دونوں آسکتے ہیں، جیسے: «جِئْتُكَ إِذْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ» اور «جِئْتُكَ إِذِ الشَّمْسُ طَالِعَةٌ».

«إِذَا»: یہ اکثر مستقبل کے لیے آتا ہے اگر چہ ماضی پر داخل ہو، جیسے: ﴿إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾.

جب اس کے بعد مبتدا ہو تو یہ مفاجات (اچانک کے معنی دینے) کے لیے آتا ہے، جیسے: «خَرَجْتُ، فَإِذَا السَّبُعُ وَاقِفٌ» ''میں نکلا پس اچانک درندہ کھڑا تھا۔''

«مَتٰى»: یہ شرط اور استفہام دونوں کے لیے آتا ہے، جیسے: «مَتٰى تَصُمْ أَصُمْ» ''جب تو روزہ رکھے گا تو میں روزہ رکھوں گا'' اور «مَتٰى تُسَافِرُ؟» ''تو کب سفر کرے گا؟''

«كَيْفَ»: یہ حال دریافت کرنے کے لیے آتا ہے، جیسے: «كَيْفَ حَالُكَ؟» ''آپ کا کیا حال ہے؟''

«أَيَّانَ»: یہ مستقبل کا وقت دریافت کرنے کے لیے آتا ہے، جیسے: ﴿أَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ﴾ ''کب ہے جزا کا دن؟''

«أَمْسِ»: یہ گزشتہ کل پر دلالت کرتا ہے، جیسے: «جَاءَنِيْ زَيْدٌ أَمْسِ» ''زید میرے پاس کل آیا۔''

«مُذْ»، «مُنْذُ»: یہ دونوں کسی کام کی ابتدائی مدت بتاتے ہیں، جیسے: «مَا رَأَيْتُهُ مُذْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ»

''میں نے اسے جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا'' اور کبھی پوری مدت بتاتے ہیں، جیسے: «مَا رَأَيْتُهُ مُذْ يَوْمَيْنِ» ''میں نے اسے دو دن سے نہیں دیکھا۔''

«قَطُّ»: یہ ماضی منفی کی تاکید کے لیے آتا ہے، جیسے: «مَا ضَرَبْتُهُ قَطُّ» ''میں نے اسے کبھی نہیں مارا۔''

«عَوْضُ»: یہ مستقبل منفی کی تاکید کے لیے آتا ہے، جیسے: «لَا أَضْرِبُهُ عَوْضُ» ''میں اسے کبھی نہیں ماروں گا۔''

«قَبْلُ»، «بَعْدُ»: جب یہ مضاف ہوں اور مضاف الیہ متکلم کی نیّت میں ہو تو یہ ضمہ پر مبنی ہوتے ہیں، جیسے: ﴿لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْۢ بَعْدُ﴾ یعنی «مِنْ قَبْلِ كُلِّ شَيْءٍ وَمِنْ بَعْدِ كُلِّ شَيْءٍ».

② ظرف مکان: وہ ظرف ہے جس میں جگہ کے معنی پائے جائیں، یہ درج ذیل ہیں:

«حَيْثُ»، «قُدَّامُ»، «خَلْفُ»، «فَوْقُ»، «تَحْتُ»، «عِنْدَ»، «أَيْنَ»، «أَنّٰى»، «لَدٰى»، «لَدُنْ».

«حَيْثُ»: یہ اکثر جملہ کی طرف مضاف ہوتا ہے، جیسے: «اِجْلِسْ حَيْثُ زَيْدٌ جَالِسٌ».

«قُدَّامُ»، «خَلْفُ»، «فَوْقُ»، «تَحْتُ»: جب یہ مضاف ہوں اور مضاف الیہ متکلم کی نیّت میں ہو تو یہ ضمہ پر مبنی ہوتے ہیں، جیسے: «قَامَ النَّاسُ قُدَّامُ وَخَلْفُ» یعنی «قُدَّامَهُ وَخَلْفَهُ»، «جَلَسَ زَيْدٌ تَحْتُ وَصَعِدَ عَمْرٌو فَوْقُ» یعنی «تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَفَوْقَ الشَّجَرَةِ».

«عِنْدَ»: یہ کسی چیز کی موجودگی پر دلالت کرتا ہے، جیسے: «اَلْمَالُ عِنْدَ زَيْدٍ» ''مال زید کے پاس ہے۔''

«أَيْنَ»: یہ استفہام اور شرط دونوں کے لیے آتا ہے، استفہام کے لیے، جیسے: «أَيْنَ تَذْهَبُ» ''تو کہاں جاتا ہے؟'' شرط کے لیے، جیسے: «أَيْنَ تَجْلِسْ أَجْلِسْ» ''جہاں تو بیٹھے گا وہاں میں بیٹھوں گا۔''

«أَنّٰى»: یہ استفہام اور شرط کے لیے آتا ہے، استفہام کے وقت یہ «مِنْ أَيْنَ» کے معنی میں ہوتا ہے، جیسے: ﴿يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا﴾ ''اے مریم! یہ (رزق) تیرے لیے کہاں سے آیا ہے؟'' «أَنّٰى تَذْهَبْ أَذْهَبْ» ''جہاں تو جائے گا وہاں میں جاؤں گا۔''

فائدہ: «أَنّٰى» کبھی «كَيْفَ» کے معنی میں آتا ہے، جیسے: ﴿رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ﴾ ''اے میرے رب! کیسے ہوگا میرے لیے لڑکا؟''[1]

[1] کچھ محققین کے نزدیک یہ «كَيْفَ» کے معنی میں نہیں آتا۔

«لَدٰی»، «لَدُنْ»: یہ کسی چیز کی موجودگی پر دلالت کرتے ہیں، جیسے: «اَلْمَالُ لَدٰی زَیْدٍ».

فائدہ: «لَدٰی»، «لَدُنْ» اور «عِنْدَ» میں فرق یہ ہے کہ «لَدٰی»، «لَدُنْ» میں چیز کا پاس موجود ہونا ضروری ہے، جبکہ «عِنْدَ» میں یہ ضروری نہیں، صرف ملکیت میں ہونا ہی کافی ہے۔

سوالات وتدریبات

1. ظرف کی تعریف کریں۔
2. ظرف کی کتنی اقسام ہیں؟ بیان کریں۔
3. «لَدٰی»، «لَدُنْ» اور «عِنْدَ» میں کیا فرق ہے؟
4. درست جملے پر (✓) کا اور غلط پر (✗) کا نشان لگائیں:
   1. اسم ظرف فعل کے واقع ہونے کی جگہ یا وقت بتاتا ہے۔
   2. «أَنّٰی» کبھی «كَيْفَ» کے معنی میں بھی ہوتا ہے۔
   3. «مَتٰی»، استفہام اور شرط دونوں کے لیے آتا ہے۔
   4. «إِذَا» ماضی کے لیے آتا ہے۔
   5. «قَبْلُ» اور «بَعْدُ» ہمیشہ مبنی ہوتے ہیں۔
5. درج ذیل اسمائے ظروف میں سے کون سے ظروف زمان ہیں اور کون سے ظروف مکان؟ نیز یہ بھی بتائیں کہ وہ کس چیز پر مبنی ہیں:

﴿إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللهِ﴾، ﴿أَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ﴾، «أَيْنَ كِتَابُكَ؟»، «مَا رَأَيْتُ زَيْدًا مُذْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ»، «أَنّٰى تَجِيْءُ؟»، «عَرَفْتُ عَمْرًا قَبْلُ»، «قَعَدَ زَيْدٌ تَحْتَ الشَّجَرَةِ»، «مَا رَأَيْتُهُ بَعْدُ»، «نَامَ زَيْدٌ فَوْقَ السَّطْحِ»، «كَيْفَ حَالُكَ؟»، «مَا كَذَبْتُ قَطُّ»، «بَيْتُنَا خَلْفَ الْمَدْرَسَةِ»، «لَا يَسُبُّ عَوْضُ»، «مَتٰى تَنَامُ؟»، «عِنْدِيْ قَلَمٌ جَدِيْدٌ».

6 مندرجہ ذیل اسماء میں سے اسمائے افعال، اسمائے کنایات اور اسمائے ظروف کو الگ الگ کریں:

«كَأَيِّنْ»، «أَمَامُ»، «هَلُمَّ»، «كَذَا»، «أَيْنَ»، «رُوَيْدَ»، «كَيْتَ»، «إِذَا»، «مَتٰى»، «شَتَّانَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو»، «كَمْ مَالٍ أَنْفَقْتُ»، «كَمْ دِرْهَمًا عِنْدَكَ؟»، «بَلْهَ سَعِيْدًا»، «مَلَكْتُ كَذَا وَكَذَا دِرْهَمًا»، «هَيْهَاتَ يَوْمُ الْعِيْدِ».

7 درج ذیل اسماء میں سے معرب اور مبنی کو الگ الگ کریں، نیز مبنی ہونے کی صورت میں بتائیں کہ وہ مبنی کی آٹھ قسموں میں سے کون سی قسم ہے:

﴿قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ﴾، ﴿تَبٰرَكَ الَّذِىْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ﴾، «هُوَ خَالِقٌ»، «أَضَرَبُوْكَ؟»، «هٰذِهٖ مَدْرَسَتِيْ»، «سَرْعَانَ الْقِطَارُ»، «هُمْ ذَاهِبُوْنَ إِلٰى كَرَاتْشِي»، «كَمْ رَجُلًا لَقِيْتَهُمْ؟»، «كَمْ كِتَابٍ عِنْدِيْ»، «أَوْقِفْ سَيَّارَةً قُدَّامَ الْمَدْرَسَةِ».



فعل کا بیان

فعل کی کئی ایک اعتبار سے تقسیم کی جاتی ہے، ان میں سے چند ایک مندرجہ ذیل ہیں:

① زمانے کے اعتبار سے

② مفعول بہ کی طلب اور عدم طلب کے اعتبار سے

③ نسبت کے اعتبار سے

④ اعراب و بناء کے اعتبار سے

سبق 50

فعل ماضی، مضارع، امر

زمانے پر دلالت کے اعتبار سے فعل کی تین اقسام ہیں: ① ماضی ② مضارع ③ امر

فعل ماضی: وہ فعل ہے جو گزرے ہوئے زمانے میں کسی کام کے واقع ہونے پر دلالت کرے، جیسے: «كَتَبَ» ”اس نے لکھا۔“

فعل مضارع: وہ فعل ہے جو زمانۂ حال یا مستقبل میں کسی کام کے واقع ہونے پر دلالت کرے، جیسے: «يَكْتُبُ» ”وہ لکھتا ہے یا لکھے گا۔“

فعل امر: وہ فعل ہے جس کے ذریعے مستقبل میں کسی کام کے کرنے کا مطالبہ کیا جائے، جیسے: «أُكْتُبْ» ”تو (ایک مرد) لکھ۔“

سوالات وتدریبات

① فعل ماضی کی تعریف کریں اور مثال دیں۔

② فعل مضارع کی تعریف کریں اور مثال دیں۔

③ فعل امر کی تعریف کریں اور مثال دیں۔

④ درج ذیل جملوں میں فعل ماضی، مضارع، امر کی شناخت کریں:

«يَأْكُلُ الطَّعَامَ»، «وَقَفَ الرَّجُلُ»، «اِحْتَرِمْ مُعَلِّمَكَ»، «جَلَسَتْ فَاطِمَةُ»، «أَعْطِ الْكِتَابَ»، «نَظَّفَتُ الْغُرْفَةَ»، «يَكْتُبُ الدَّرْسَ»، «قَرَأَ الْكِتَابَ».

⑤ مندرجہ ذیل الفاظ اور معانی یاد کریں:

«فَاضَ» بہہ پڑی، «اَلْمَقْعَدُ» بینچ، بیٹھنے کی جگہ، «طَوٰى» لپیٹا، «هَبَّتْ» چل پڑی، «تَطْبَخُ» وہ پکاتی ہے۔

سبق 51

فعل لازم ومتعدی

مفعول بہ چاہنے اور نہ چاہنے کے اعتبار سے فعل کی دو اقسام ہیں: ① لازم ② متعدی

فعل لازم: وہ فعل ہے جو صرف فاعل پر پورا ہو جائے اور اس کو مفعول بہ کی ضرورت نہ ہو، جیسے: «ذَهَبَ زَيْدٌ» ''زید گیا۔''

فعل متعدی: وہ فعل ہے جو صرف فاعل پر پورا نہ ہو بلکہ اسے مفعول بہ کی بھی ضرورت ہو، جیسے: «كَتَبَ خَالِدٌ الدَّرْسَ» ''خالد نے سبق لکھا۔''

متعدی کی اقسام

فعل متعدی کی تین اقسام ہیں:

① **متعدی بیک مفعول:** وہ فعل جس کا ایک مفعول بہ ہو، جیسے: «قَرَأَ حَامِدٌ الْكِتَابَ» ''حامد نے کتاب پڑھی۔''

② **متعدی بدو مفعول:** وہ فعل جس کے دو مفعول بہ ہوں، جیسے: «أَعْطٰى زَيْدٌ حَامِدًا كِتَابًا» ''زید نے حامد کو کتاب دی۔''

③ **متعدی بسہ مفعول:** وہ فعل جس کے تین مفعول بہ ہوں، جیسے: «أَعْلَمَ الطَّبِيبُ الْمَرِيضَ الدَّوَاءَ نَافِعًا» ''ڈاکٹر نے مریض کو آگاہ کیا کہ دوا مفید ہے۔''

سوالات وتدریبات

① فعل لازم کی تعریف کریں اور مثال دیں۔

② فعل متعدی کی تعریف کریں اور مثال دیں۔

③ فعل متعدی کی کتنی اقسام ہیں؟ ہر ایک کی تعریف کریں اور مثال دیں۔

④ درج ذیل جملوں میں فعل لازم اور متعدی کی شناخت کریں:

﴿وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا﴾، «فَاضَ النَّهْرُ»، «جَلَسَ سَعْدٌ عَلَى الْمَقْعَدِ»، «طَوَى الْخَادِمُ الثَّوْبَ»، «هَبَّتِ الرِّيحُ»، «أَحْرَقَتِ النَّارُ الْمَنَازِلَ»، «قَرَأَ أَحْمَدُ الْكِتَابَ»، «كَسَوْتُ الْفَقِيْرَ ثَوْبًا»، «أَنْبَأَ زَيْدٌ عَمْرًا خَالِدًا عَالِمًا».

سبق 52

فعل معروف ومجہول

نسبت کے اعتبار سے فعل کی دو اقسام ہیں: ① معروف ② مجہول

فعل معروف: وہ فعل ہے جس کی نسبت اس کے فاعل کی طرف ہو، جیسے: «خَلَقَ اللهُ الْإِنْسَانَ» "اللہ نے انسان کو پیدا کیا۔" «خَلَقَ» کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہے جو کہ فاعل ہے۔

فعل مجہول: وہ فعل ہے جس کی نسبت فاعل کی بجائے نائب فاعل کی طرف ہو، جیسے: ﴿وَخُلِقَ الْإِنسَانُ﴾ "انسان پیدا کیا گیا ہے۔" اس میں «خُلِقَ» کی نسبت «اَلْإِنْسَانُ» کی طرف ہے جو کہ نائب فاعل ہے۔

سوالات وتدریبات

① فعل معروف کی تعریف کریں اور مثال دیں۔

② فعل مجہول کی تعریف کریں اور مثال دیں۔

③ درج ذیل مثالوں میں فعل معروف اور مجہول کی شناخت کریں:

﴿كُذِّبَ رُسُلٌ﴾، ﴿يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللهِ﴾، «شَرِبَ سَعِيدٌ اللَّبَنَ»، «فُتِحَ الْبَابُ»، «فَتَحْتُ الْبَابَ»، «شُرِبَ اللَّبَنُ»، «نَصَرَ زَيْدٌ فَقِيْرًا»، «نُصِرَ فَقِيْرٌ»، «يَسْمَعُونَ الْقُرْآنَ».

④ درست جملے پر (✓) کا اور غلط پر (✗) کا نشان لگائیں:

① فعل لازم وہ ہے جس کا اثر فاعل تک ہی محدود رہے۔

② زمانے کے اعتبار سے فعل کی تین اقسام ہیں: ماضی، مضارع اور امر۔

③ فعل معروف میں فعل کی نسبت نائب فاعل کی طرف ہوتی ہے۔

④ فعل مضارع گزرے ہوئے زمانے پر دلالت کرتا ہے۔

⑤ فعل مجہول نائب فاعل کو رفع دیتا ہے۔

سبق 53

فعل معرب ومبنی

اعراب وبناء کے اعتبار سے فعل کی دو اقسام ہیں: ① معرب ② مبنی

فعل معرب: وہ فعل ہے جس کا آخر عوامل کے تبدیل ہونے سے تبدیل ہو جائے، جیسے: «يَفْعَلُ»، «أَنْ يَفْعَلَ»، «لَمْ يَفْعَلْ».

فعل مبنی: وہ فعل ہے جس کا آخر ایک ہی حالت پر برقرار رہے اور عامل کے داخل ہونے سے کچھ فرق نہیں پڑتا، جیسے: «نَصَرَ»، «أُنْصُرْ».

فعل ماضی اور فعل امر ہمیشہ مبنی ہوتے ہیں۔

فعل ماضی مبنی بر فتحہ ہوتا ہے، جیسے: «ضَرَبَ» اور ضمیرِ فاعل کے ساتھ مبنی بر سکون ہوتا ہے، جیسے: «ضَرَبْتَ»[1].

فعل امر مبنی بر سکون ہوتا ہے، جیسے: «اِضْرِبْ».

فائدہ: جب فعل مضارع نونِ جمع مؤنث اور نونِ تاکید کے ساتھ ہو تو مبنی ہوتا ہے، جیسے: «يَنْصُرْنَ» اور «لَيَنْصُرَنَّ».

سوالات وتدریبات

① فعل معرب کی تعریف کریں اور مثال دیں۔

② فعل مبنی کی تعریف کریں اور مثال دیں۔

③ فعل مضارع کب مبنی ہوتا ہے؟

④ دیے گئے جملوں میں فعل معرب اور مبنی کی شناخت کریں:

«حَفِظَ الْغُلَامُ»، «فَهِمَ سَعْدٌ دَرْسَهٗ»، «يَرْكَبُ هَنَّادٌ الْفَرَسَ»، «أَطْفِئِ الْمِصْبَاحَ»، «سَافَرَ خَالِدٌ إِلٰى مَكَّةَ»، «تَطْبَخُ مَارِيَةُ الطَّعَامَ»، «أَكْرِمْ وَالِدَيْكَ»، «يَتْلُو حَمَّادٌ سُورَةَ السَّجْدَةِ»، «صَلِّ الصَّلَاةَ عَلٰى وَقْتِهَا»، «لَأَكْتُبَنَّ الدَّرْسَ»، «اَلنِّسَاءُ يَذْهَبْنَ إِلَى السُّوقِ».

[1] سوائے جمع مذکر غائب کے، وہ مبنی بر ضم ہوتا ہے۔

سبق 54

فعل مضارع کا اعراب

فعل مضارع کے اعراب کی تین حالتیں ہیں: (1) رفعی (2) نصبی (3) جزمی

رفعی حالت: جب فعل مضارع عامل ناصب اور جازم سے خالی ہو، جیسے: «يَنْصُرُ».

نصبی حالت: جب فعل مضارع سے پہلے کوئی عامل ناصب ہو، جیسے: «أَنْ يَّنْصُرَ».

نواصبِ مضارع یعنی فعل مضارع کو نصب دینے والے حروف چار ہیں: «أَنْ»،[1] «لَنْ»، «كَيْ»، «إِذَنْ».

ان کی وجہ سے لفظی و معنوی تبدیلیاں ملاحظہ فرمائیں:

مثالیں: «أَنْ»، جیسے: «أُرِيدُ أَنْ أَتَعَلَّمَ» ''میں علم حاصل کرنا چاہتا ہوں۔'' «لَنْ»، جیسے: «لَنْ أَكْذِبَ» ''میں ہرگز جھوٹ نہیں بولوں گا۔'' «كَيْ»، جیسے: «ذَهَبْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ كَيْ أُصَلِّيَ» ''میں مسجد گیا تاکہ میں نماز پڑھوں۔'' «إِذَنْ»، جیسے: «أَجْتَهِدُ فِي الدُّرُوسِ» ''میں اسباق میں محنت کرتا ہوں'' کے جواب میں کہا جائے گا: «إِذَنْ تَنْجَحَ» تب تو کامیاب ہو جائے گا۔''

نوٹ: نواصب، مضارع کو مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتے ہیں۔

جزمی حالت: جب فعل مضارع سے پہلے کوئی عامل جازم ہو، جیسے: «لَمْ يَنْصُرْ».

جوازم دو طرح کے ہیں: (1) جو ایک فعل کو جزم دیتے ہیں۔ (2) جو دو فعلوں کو جزم دیتے ہیں۔

(1) جو ایک فعل کو جزم دیتے ہیں وہ درج ذیل چار حروف ہیں:

«لَمْ»، «لَمَّا»، لامِ امر، لائے نہی۔

ان کی وجہ سے لفظی و معنوی تبدیلیاں ملاحظہ فرمائیں:

[1] أَنْ چھ چیزوں کے بعد مقدر ہوتا ہے۔ «حتی»، لامِ جحد، لامِ كَيْ، «أَوْ» بمعنی إِلَى یا إِلَّا، واوِ جمع، فاء سببیہ (تفصیل بڑی کتابوں میں آئے گی)۔

«لَمْ»، جیسے: «لَمْ يَذْهَبْ حَامِدٌ إِلَى الْمَدْرَسَةِ» ''حامد سکول نہیں گیا۔''

«لَمَّا»، جیسے: «لَمَّا يَرْجِعْ مَحْمُودٌ مِنَ الْمَسْجِدِ» ''محمود ابھی تک مسجد سے نہیں لوٹا۔''

لامِ امر، جیسے: «لِيَجْلِسْ خَالِدٌ» ''لازم ہے کہ خالد بیٹھ جائے۔''

لائے نہی، جیسے: «لَا تَكْذِبْ» ''جھوٹ مت بول۔''

«لَمْ» اور «لَمَّا» [1] ماضی کے ساتھ خاص کرتے ہیں اور لامِ امر اور لائے نہی مستقبل کے ساتھ۔

② جو دو فعلوں کو جزم دیتے ہیں، وہ درج ذیل دس ہیں، جن میں سے پہلا حرف اور باقی اسم ہیں:

«إِنْ»، «مَا»، «مَنْ»، «مَهْمَا»، «إِذْمَا»، «مَتَى»، «أَيْنَمَا»، «أَنَّى»، «حَيْثُمَا»، «أَيٌّ».

یہ دو فعلوں پر داخل ہوتے ہیں، پہلے فعل کو ''شرط'' اور دوسرے کو ''جزا'' کہتے ہیں۔

مثالیں: «مَنْ يُكْرِمْنِي أُكْرِمْهُ»: «مَا تَقْرَأْ أَقْرَأْ»، «مَهْمَا تَقْعُدْ أَقْعُدْ»، «مَتَى تَذْهَبْ أَذْهَبْ»، «إِذْمَا تُسَافِرْ أُسَافِرْ»، «أَيُّهُمْ يَضْرِبْنِي أَضْرِبْهُ»، «حَيْثُمَا تَقْعُدْ أَقْعُدْ»، «أَنَّى تَكْتُبْ أَكْتُبْ»، «أَيْنَمَا تَقْصِدْ أَقْصِدْ».

ترکیب: «مَنْ يُكْرِمْنِي أُكْرِمْهُ»: «مَنْ» مبتدا، «يُكْرِمْ» فعل، «هُوَ» ضمیر فاعل، «ن» وقایہ کا «ي» ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر شرط، «أُكْرِمْ» فعل، «أَنَا» ضمیر فاعل، «هُ» ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط جزا مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

سوالات وتدریبات

① فعل مضارع کے اعراب کی کتنی حالتیں ہیں؟

② نواصبِ مضارع کتنے اور کون کون سے ہیں؟

③ مضارع کے وہ جوازم جو دو فعلوں کو جزم دیتے ہیں وہ کون کون سے ہیں؟

[1] «لَمْ» کی نفی زمانہ ماضی میں شروع ہو کر عام طور پر زمانہ ماضی ہی میں ختم ہو جاتی ہے، جبکہ «لَمَّا» کی نفی زمانہ ماضی میں شروع ہو کر عام طور پر زمانہ حال تک جاری رہتی ہے۔

④ ایک فعل مضارع کو جزم دینے والے حروف کون کون سے ہیں؟

⑤ مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ کرنے کے بعد ان میں فعل مضارع منصوب کی نشاندہی کریں اور نصب کی وجہ بھی بتائیں:

«أُحِبُّ أَنْ أُسَاعِدَ جَارِي كَيْ أَكْسِبَ مَوَدَّتَهُ»، «لَنْ أَسْتَمِعَ لِنَمَّامٍ»، «أُغَلِّفُ كُتُبِي كَيْ تَظَلَّ نَظِيفَةً»، «يَجِبُ عَلَيْنَا أَنْ نُحَافِظَ عَلَى الصَّلَوَاتِ»، «أَحْتَرِمُ أَسَاتِذَتِي.... إِذَنْ تُحْتَرَمَ».

⑥ درج ذیل جملوں میں فعل مضارع پر حرف جازم داخل کر کے مناسب تبدیلی کریں:

«يُثْمِرُ الْبُسْتَانُ»، «اَلْفَلَّاحُ يَحْلُبُ الشَّاةَ»، «اَلْقِطَارُ يَتَأَخَّرُ عَنْ مَوْعِدِهِ»، «يَذْهَبُ حَامِدٌ إِلَى الْمَدْرَسَةِ».

⑦ مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ کریں اور ان میں فعل مضارع مجزوم کی نشاندہی کریں اور جزم کی وجہ بھی بتائیں:

﴿مَنْ يَّفْعَلْ خَيْرًا يُّجْزَبِهٖ﴾، ﴿اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ﴾، «إِنْ تَأْكُلْ كَثِيرًا تَمْرَضْ»، «مَا تَقْرَأْ تَسْتَفِدْ مِنْهُ»، «مَهْمَا تَعْمَلْ تُجْزَ بِهِ»، «إِذْمَا تَفْعَلْ شَرًّا تُحَاسَبْ بِهِ»، «مَتَى يُسَافِرْ أَخِي أُسَافِرْ مَعَهُ»، «أَنَّى تَجْلِسْ أَجْلِسْ»، «حَيْثُمَا تَذْهَبْ أَذْهَبْ»، «إِنْ تَدْرُسْ تَنْجَحْ»، «مَنْ يَزْرَعْ شَوْكًا يَحْصُدْ جِرَاحًا»، «أَيْنَمَا تَنْظُرْ تَجِدْ أَثَرَ الْعِلْمِ»، «مَتَى تُخْلِصْ نِيَّتَكَ يُبَارَكْ فِي عَمَلِكَ»، «مَنْ يَجْتَهِدْ يُحَقِّقْ حُلْمَهُ»، «إِنْ تَرْحَمْ مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكَ مَنْ فِي السَّمَاءِ».

سبق 55

افعالِ مدح وذم

وہ افعال جو کسی چیز کی مدح یا مذمت کے لیے وضع کیے گئے ہیں۔

افعالِ مدح دو ہیں: «نِعْمَ» اور «حَبَّذَا»، جیسے: «نِعْمَ الطَّالِبُ زَيْدٌ» ''زید اچھا طالبِ علم ہے۔'' اور «نِعْمَ غُلَامُ الرَّجُلِ زَيْدٌ» ''زید، آدمی کا اچھا غلام ہے۔''

افعالِ ذم دو ہیں: «بِئْسَ» اور «سَاءَ»، جیسے: «بِئْسَ الشَّرَابُ الْخَمْرُ» ''شراب برا مشروب ہے۔'' اور «سَاءَ الْخُلُقُ الْخِيَانَةُ» ''خیانت بری عادت ہے۔''

افعالِ مدح وذم کے احکام

① ان کا فاعل معرف باللام یا معرف باللام کی طرف مضاف ہوتا ہے۔

② فاعل کے بعد آنے والے اسم کو ''مخصوص بالمدح'' یا ''مخصوص بالذم'' کہتے ہیں۔

③ «حَبَّذَا» کا فاعل اسم اشارہ «ذَا» ہوتا ہے، جیسے: «حَبَّذَا النَّجَاحُ» ''کامیابی اچھی ہے۔''

سوالات وتدریبات

① افعالِ مدح وذم کی تعریف کریں اور مثال دیں۔

② افعالِ مدح وذم کے احکام ذکر کریں۔

③ مندرجہ ذیل جملوں میں افعالِ مدح وذم اور ان کے فاعل کا تعین کریں:

«حَبَّذَا الْقَنَاعَةُ»، «نِعْمَ الْخُلُقُ الصَّبْرُ»، «بِئْسَ الرَّجُلُ الْبَخِيلُ»، «سَاءَ الطَّالِبُ الْكَسُولُ».

سبق 56

افعالِ تعجب

افعالِ تعجب: وہ افعال ہیں جن کے ذریعے سے تعجب کا اظہار کیا جائے۔

تعجب کے اظہار کے لیے قیاسی طور پر دو صیغے استعمال ہوتے ہیں:

1. «مَا أَفْعَلَهٗ»، جیسے: «مَا أَحْسَنَ زَيْدًا!» "زید کس قدر اچھا ہے!"
2. «أَفْعِلْ بِهٖ»، جیسے: «أَجْمِلْ بِزَيْدٍ!» "زید کس قدر خوبصورت ہے!"

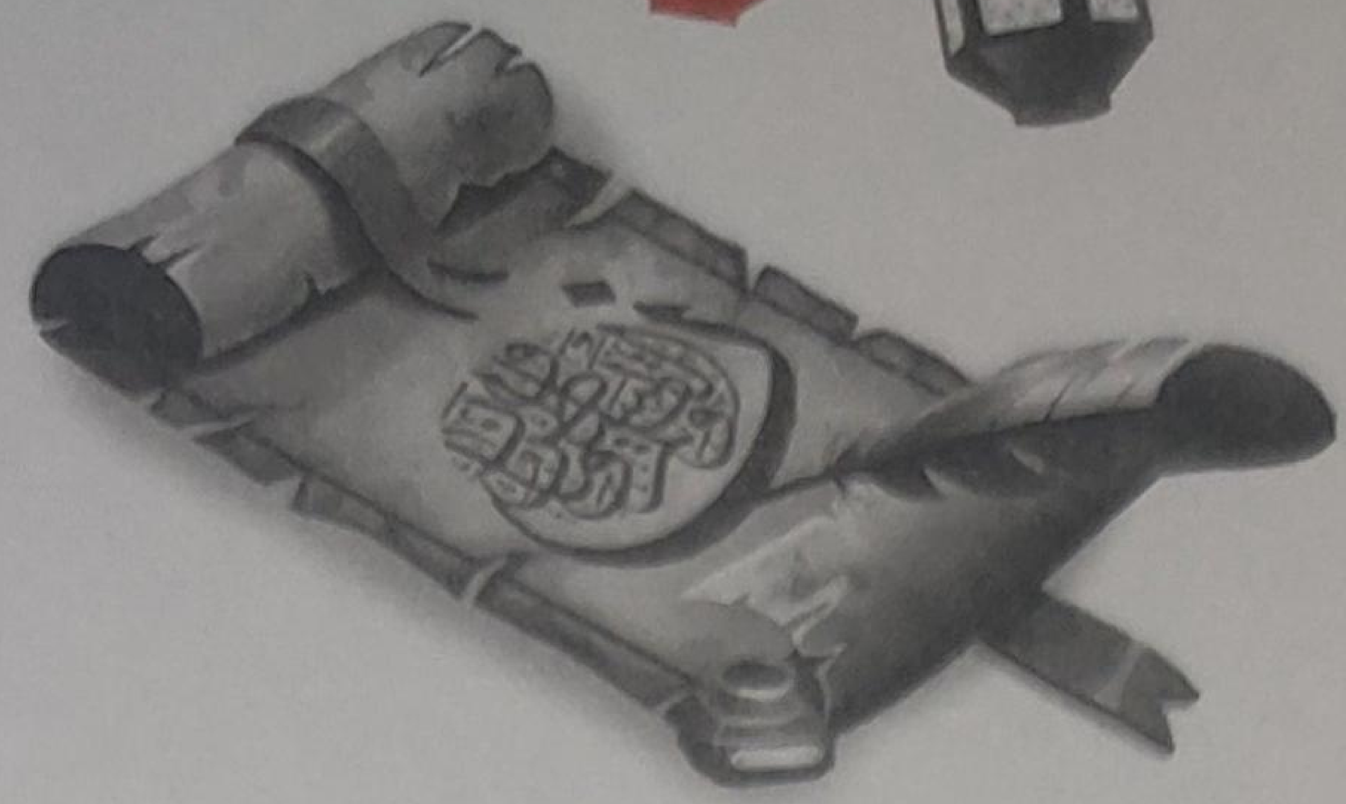
ترکیبیں: «مَا أَحْسَنَ زَيْدًا!»: «مَا» بمعنی «أَيُّ شَيْءٍ» مبتدا، «أَحْسَنَ» فعل بافاعل «زَيْدًا» مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

«أَجْمِلْ بِزَيْدٍ!»: «أَجْمِلْ» فعل امر بمعنی فعل ماضی معلوم، «بِ» زائدہ، «زَيْدٍ» فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

سوالات وتدریبات

1. افعالِ تعجب کسے کہتے ہیں؟
2. اظہارِ تعجب کے لیے قیاسی طور پر کتنے اور کون کون سے صیغے ہیں؟
3. مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ کریں:

﴿أَسْمِعْ بِهِمْ﴾، ﴿فَمَآ أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ﴾، ﴿مَآ أَكْفَرَهٗ﴾، «مَا أَحْسَنَ الْعِلْمَ!»، «أَقْبِحْ بِالْجَهْلِ!»، «أَحْسِنْ بِصُحْبَةِ الْكِرَامِ!»، «أَعْذِبْ بِمَاءِ زَمْزَمَ!».



حرف کا بیان

حرف کی اقسام

حرف کی بڑی بڑی دو اقسام ہیں:

① حروفِ عاملہ

② حروفِ غیر عاملہ

سبق 57

حروفِ عاملہ

وہ حروف جو اپنے مابعد اسم یا فعل کو رفع، نصب، جر یا جزم دیتے ہیں۔

یہ مندرجہ ذیل ہیں:

① حروفِ جارہ ② حروفِ مشبہ بالفعل ③ لائے نفی جنس ④ «مَا» وَ «لَا» مشابہِ بہ «لَيْسَ»

⑤ حروفِ ناصبہ للاسم ⑥ حروفِ ناصبہ للفعل ⑦ حروفِ جازمہ للفعل

① **حروفِ جارہ:** وہ حروف جو اپنے مابعد اسم کو جر دیتے ہیں۔ یہ سترہ حروف ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

«بَاؤ»، «تَاؤ»، «كَاف» و «لَام» و «وَاؤ»، «مُنْذُ»، «مُذْ»، «خَلَا»

«رُبَّ»، «حَاشَا»، «مِنْ»، «عَدَا»، «فِي»، «عَنْ»، «عَلٰى»، «حَتّٰى»، «إِلٰى»

حروفِ جارہ	امثلہ
باء	«قَيِّدُوا [1] الْعِلْمَ بِالْكِتَابَةِ»
تاء	«تَاللهِ! لَأَنْصُرَنَّ الْمَظْلُومَ»
کاف	«اَلْخَالَةُ كَالْأُمِّ»
لام	﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ﴾
واؤ	«وَاللهِ! لَأَفْعَلَنَّ الْخَيْرَ»
مُنْذُ	«لَمْ يَأْكُلْ أَحْمَدُ طَعَامًا مُنْذُ يَوْمَيْنِ»
مُذْ	«لَمْ يَأْكُلْ مُذْ يَوْمَيْنِ»
خَلَا	«أَحْبَبْتُ النَّاسَ خَلَا الْكَاذِبِينَ»
رُبَّ	«رُبَّ جَوَادٍ [4] يَكْبُو» [5]

حروفِ جارہ	امثلہ
حَاشَا	«صَدَقَ الطُّلَّابُ حَاشَا سَمِيرٍ»
مِنْ	﴿خُلِقَ الْإِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ﴾
عَدَا	«أَقْبَلَ التَّلَامِيذُ عَدَا حَامِدٍ»
فِي	«فِي الْحَدِيقَةِ أَشْجَارٌ كَثِيرَةٌ»
عَنْ	«اِبْتَعَدْتُ [2] عَنِ الشَّرِّ»
عَلٰى	«جَلَسْتُ عَلَى الْأَرْضِ»
حَتّٰى	«سِرْتُ [3] حَتَّى الصَّبَاحِ»
إِلٰى	«لَا تُؤَخِّرْ عَمَلَ الْيَوْمِ إِلَى الْغَدِ»

[1] علم کو لکھ کر قید کرلو۔ [2] میں دور ہوا۔ [3] میں چلا۔ [4] عمدہ گھوڑا۔ [5] لڑکھڑا جاتا ہے، منہ کے بل گر جاتا ہے۔

② **حروفِ مشبہ بالفعل:** یہ اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں، جیسے: ﴿إِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ﴾.

یہ مندرجہ ذیل چھ حروف ہیں:

«إِنَّ»، «أَنَّ»، «كَأَنَّ»، «لَيْتَ»، «لٰكِنَّ»، «لَعَلَّ»

③ **لائے نفی جنس:** یہ اپنے اسم مضاف کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے، جیسے: «لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِيفٌ».

④ **«مَا» وَ «لَا» مشابِہ بِـ «لَيْسَ»:** یہ اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں، جیسے: «مَا زَيْدٌ لِصًّا»، «لَا أَحَدٌ غَائِبًا».

⑤ **حروفِ ناصبہ للاسم:** یہ سات حروف ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

«يَا»، «أَيَا»، «هَيَا»، «أَيْ»، «أَ»، «واؤ» بمعنی «مَعَ»، «إِلَّا».

«يَا»، «أَيَا»، «هَيَا»، «أَيْ»، «أَ» حروف نداء ہیں، یہ منادی مضاف کو نصب دیتے ہیں، جیسے: «يَا صَاحِبَ الْجَمَلِ!»، «أَيَا»، «هَيَا» ندائے بعید، «أَيْ»، «أَ» ندائے قریب اور «يَا» ندائے قریب اور بعید دونوں کے لیے آتا ہے۔

«واؤ» بمعنی «مع» مفعول معہ کو نصب دیتا ہے، جیسے: «جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ» ''سردی گرم کپڑوں کے ساتھ آئی۔'' اور «إِلَّا» مستثنیٰ کو نصب دیتا ہے، جیسے: «جَاءَ الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا».

⑥ **حروفِ ناصبہ للفعل:** یہ فعل مضارع کو نصب دیتے ہیں۔

یہ چار حروف ہیں: «أَنْ»، «لَنْ»، «كَيْ»، «إِذَنْ». جیسے: «أُرِيدُ أَنْ أَتَعَلَّمَ».

⑦ **حروفِ جازمہ للفعل:** یہ فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں، یہ پانچ حروف ہیں: «إِنْ»، «لَمْ»، «لَمَّا»، لامِ امر، لائے نہی، جیسے: «إِنْ تَنْصُرْ دِينَ اللّٰهِ يَنْصُرْكَ».

سوالات وتدریبات

① حروفِ عاملہ سے کیا مراد ہے؟

② حروفِ عاملہ کون کون سے ہیں؟

③ حروفِ جارہ کتنے اور کون کون سے ہیں؟

④ حروفِ نداء کتنے اور کون کون سے ہیں؟

⑤ حروفِ ناصبہ للاسم کتنے اور کون کون سے ہیں؟

⑥ حروفِ ناصبہ للفعل کتنے اور کون کون سے ہیں؟

⑦ حروفِ جازمہ للفعل کتنے اور کون کون سے ہیں؟

⑧ مندرجہ ذیل جملوں میں حروفِ عاملہ کی شناخت کریں اور ان کا عمل بتائیں:

﴿يَاأَهْلَ الْكِتٰبِ﴾، «إِنَّ الدِّينَ يُسْرٌ»، «أَيَا بِنْتَ خَالِدٍ!»، «أَجْتَهِدُ فِي دُرُوسِي ... إِذَنْ تَنْجَحَ»[1]، «لِيُدَافِعْ كُلُّ مُسْلِمٍ عَنِ الْإِسْلَامِ»، «أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ ﷺ»، «لَمَّا تَظْهَرْ نَتِيجَةُ الِامْتِحَانِ»، «كَأَنَّ الْعِلْمَ نُورٌ»، «خَالِدٌ كَالْأَسَدِ»، «لَيْتَ الرَّجُلَ شُجَاعٌ»، «أَحْمَدُ شُجَاعٌ لٰكِنَّ أَخَاهُ جَبَانٌ»[2]، «لَعَلَّ الْحَرْبَ مُنْتَهِيَةٌ»[3]، «أَيْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ!»، «ذَهَبْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ كَيْ أُصَلِّيَ»، «اَلْقَلَمُ فِي مَحْفَظَتِي»، «لَمْ نَرْسُبْ[4] فِي الِامْتِحَانِ»، «اَلْكِتَابُ عَلَى الطَّاوِلَةِ»[5]، «لَنْ أَكْذِبَ»، «لَا تُهْمِلْ وَاجِبَكَ»[6]، «ذَهَبْتُ وَزَيْدًا»، «إِنْ تُذَاكِرْ دُرُوسَكَ تَحْفَظْهَا».

① تو کامیاب ہو جائے گا۔ ② بزدل۔ ③ ممکن ہے کہ جنگ ختم ہو گئی ہو۔ ④ ہم نہیں فیل ہوئے۔ ⑤ ڈیسک، میز۔ ⑥ اپنے ہوم ورک میں لاپرواہی (غفلت، سستی) نہ کر۔

سبق 58

حروفِ غیر عاملہ

وہ حروف جو کلمے، یا جملے پر داخل ہو کر رفع، نصب، جر یا جزم نہیں دیتے۔

حروفِ غیر عاملہ کی اقسام

ان کی مندرجہ ذیل مشہور گیارہ اقسام ہیں:

① **حروفِ عطف:** یہ دس حروف ہیں: «وَاوْ»، «فَاء»، «ثُمَّ»، «حَتّٰى»، «إِمَّا»، «أَوْ»، «أَمْ»، «لَا»، «بَلْ»، «لٰكِنْ»، جیسے: ﴿اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ﴾.

② **حروفِ تنبیہ:** یہ تین حروف ہیں: «أَلَا»، «أَمَا»، «هَا»، جیسے: ﴿اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾.

③ **حروفِ ایجاب:** یہ چھ حروف ہیں: «نَعَمْ»، «بَلٰى»، «أَجَلْ»، «إِي»، «جَيْرِ»، «إِنَّ»، جیسے: «هَلْ قَامَ زَيْدٌ» کا جواب «نَعَمْ».

④ **حروفِ تفسیر:** یہ دو حرف ہیں: «أَيْ»، «أَنْ»، جیسے: ﴿وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ﴾.

⑤ **حروفِ مصدریہ:** یہ تین حروف ہیں: «مَا»، «أَنْ»، «أَنَّ»، جیسے: «أَعْجَبَنِي أَنْ نَصَرْتَ زَيْدًا».

⑥ **حروفِ استفہام:** یہ دو حرف ہیں: «أَ»، «هَلْ»، جیسے: «هَلْ قَامَ زَيْدٌ؟».

⑦ **حرفِ ردع:** یہ صرف ایک حرف «كَلَّا» ہے، یہ اکثر انکار و منع کے لیے آتا ہے، جیسے: ﴿قَالَ كَلَّا اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ﴾.

⑧ **حروفِ تحضیض و توبیخ:** یہ چار حروف ہیں: «أَلَّا»، «هَلَّا»، «لَوْمَا»، «لَوْلَا»، جیسے: «أَلَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ»، اگر ماضی پر داخل ہوں تو انھیں ”حروفِ تندیم“ (ندامت دلانے والے حروف) کہتے ہیں۔

⑨ **حرفِ توقع:** یہ صرف ایک حرف «قَدْ» ہے، جب یہ ماضی پر داخل ہو تو تحقیق کا معنی دیتا ہے، جیسے: «قَدْ جَاءَ زَيْدٌ» ''واقعی زید آیا ہے۔'' اور جب مضارع پر داخل ہو تو تقلیل کا معنی دیتا ہے، جیسے: «قَدْ يَجِيْءُ زَيْدٌ» ''زید کبھی کبھی آتا ہے۔'' اور کبھی مضارع پر بھی تحقیق کا معنی دیتا ہے، جیسے: ﴿قَدْ يَعْلَمُ اللهُ﴾ ''یقیناً اللہ جانتا ہے۔''

⑩ **حروفِ شرط:** یہ تین حروف ہیں: «أَمَّا»، «لَوْ»، «لَوْلَا»، جیسے: ﴿لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللهُ لَفَسَدَتَا﴾.

⑪ لام مفتوح، یہ تاکید کے لیے آتا ہے، جیسے: «لَزَيْدٌ قَائِمٌ».

نوٹ: ان میں سے بعض حروفِ عاملہ بھی استعمال ہوتے ہیں، جن کی تعیین سیاق سے ہوتی ہے۔

سوالات وتدریبات

① حروفِ غیر عاملہ سے کیا مراد ہے؟ ② حروفِ عطف کتنے اور کون سے ہیں؟ ③ حروفِ تنبیہ کتنے اور کون سے ہیں؟ ④ حروفِ ایجاب کتنے اور کون سے ہیں؟ ⑤ حروفِ تفسیر کتنے اور کون سے ہیں؟ ⑥ حروفِ مصدریہ کتنے اور کون سے ہیں؟ ⑦ حروفِ استفہام کتنے اور کون سے ہیں؟ ⑧ حروفِ ردع کتنے اور کون سے ہیں؟ ⑨ حروفِ تحضیض کتنے اور کون سے ہیں؟ ⑩ حروفِ شرط کتنے اور کون سے ہیں؟

① مندرجہ ذیل جملوں میں حروفِ غیر عاملہ کی شناخت کریں اور ان کی قسم بتائیں:

﴿فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ﴾، ﴿اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ﴾، ﴿اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۗ قَالُوْا بَلٰى﴾، ﴿هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ﴾، ﴿ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ﴾ أَيْ: «بِرُحْبِهَا»، «هَلْ كَتَبْتَ وَاجِبَكَ؟»، «جَاءَ حَامِدٌ ثُمَّ عَلِيٌّ»، «نَعَمْ، صَلَّيْتُ الْفَجْرَ»، «قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُ»، «هَلَّا تُسَاعِدُ الضَّعِيْفَ».

② مندرجہ ذیل حروفِ غیر عاملہ ہیں، ان کی قسم بتائیں:

«ثُمَّ»، «أَيْ»، «أَنْ»، «إِيْ»، «هَلْ»، «أَوْ»، «أَمَا»، «أَجَلْ»، «أَمْ»، «أَلَا»، «مَا»، «كَلَّا»، «بَلْ».

احکام شریعت سمجھنے کے لیے جہاں دیگر علومِ اسلامیہ کی ضرورت ہوتی ہے وہاں عربی زبان سیکھنے کے لیے ''فن نحو'' کی تحصیل شرطِ لازم ہے۔ جب تک کوئی شخص اس فن میں مہارت تامہ حاصل نہ کرے اس وقت تک اس کے لیے علوم اسلامیہ میں پیش رفت ممکن نہیں۔ یہ فن قرآن وسنت کے علوم سمجھنے کی بنیاد ہے۔ اسی مقصد کے پیش نظر مدارس اسلامیہ میں اس فن کو بڑی اہمیت حاصل ہے اور یہی وجہ ہے کہ مختلف ادوار میں علمائے اسلام نے اس موضوع پر گرانقدر کتابیں لکھیں اور اسے آسان تر بنانے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ زیرِ نظر کتاب ''قواعد النحو'' بھی اسی سلسلے کی ایک اہم کڑی ہے۔ اس کی چند خصوصیات درج ذیل ہیں۔

* قواعد ومسائل کی عام فہم اور آسان اسلوب میں پیشکش۔ * قواعد ومسائل میں راجح قول اُجاگر کرنے کا التزام۔ * قواعد اور مثالوں کی صحت و درستی کا امکان بھر اہتمام۔ * محل استشہاد کی الفاظ اور جداگانہ رنگوں کے ذریعے وضاحت۔ * طالبانِ علم کی آسانی کے لیے درج کردہ مثالوں کا سلیس اردو میں ترجمہ۔ * طالب علم کی ذہنی استعداد اور علمی درجے کا خصوصی لحاظ۔ * قواعد کی تطبیق واجرا کے لیے ہر سبق کے بعد تدریبات کا اہتمام۔ * فن کی معتبر عربی کتابوں: مُغنِي اللَّبِيب، شرح ابن عقیل، أَوْضَحُ الْمَسَالِكِ، النحو الوافي، شرح قطر النَّدٰی، جامع الدروس العربية اور النحو الواضح کے علاوہ دیگر فارسی اور اردو کتابوں سے ضروری اخذ واستفادہ۔

ISBN 969574343-9
9789695743430

دار السلام
DARUSSALAM
کتاب و سنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ
ریاض • جدہ • شارجہ • لاہور • کراچی
اسلام آباد • لندن • ہیوسٹن • نیو یارک